ماہنامہ
احمدیہ گزٹ
کینیڈا

جنوری 2022ء

ایک عالمگیر انتباہ

خطبہ جمعہ فرمودہ یکم جنوری 2021ء سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

یہ آفات خداتعالیٰ کی طرف سے اپنے حقوق و فرائض بھولنے
اور نہ ادا کرنے بلکہ ظلم میں بڑھنے کی وجہ سے آتے ہیں، اس لیے توجہ کریں۔

(سہ روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 22 جنوری 2021ء، صفحہ 1)

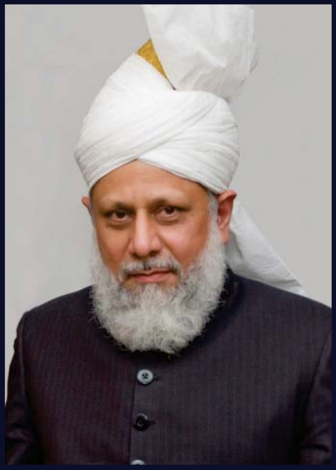

دعا کریں کہ یہ سال جماعت کے لئے ، دنیا کے لئے ، انسانیت کے لئے بابرکت ہو
ہر احمدی یہ عہد کرے کہ اس سال میں نے دنیا میں ایک انقلاب پیدا کرنے کے لیے اپنی تمام تر صلاحیتوں کو استعمال کرنا ہے

خطبہ جمعہ فرمودہ یکم جنوری 2021ء سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

ہم ایک نہایت خطرناک وبائی مرض کا سامنا کر رہے ہیں اور دنیا کا کوئی ملک بھی اس وباء سے باہر نہیں ہے، کہیں کم اور کہیں زیادہ، لیکن لگتا ہے کہ اکثریت دنیا کی اس بات کی طرف توجہ نہیں دینا چاہتی کہ کہیں یہ وباء اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہمیں اپنے حقوق و فرائض کی طرف توجہ دلانے کے لیے نہ ہو۔ یہ نہیں سوچنا چاہتے۔ یہ تو نہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ہلانا چاہتا ہے، بتانا چاہتا، توجہ دلانا چاہتا ہے۔ اس طرف کسی کی سوچ نہیں ہے۔... اِس بیماری سے نہ صرف انفرادی طور پر ہر فرد معاشی لحاظ سے کمزور ہو رہا ہے، صحت کے لحاظ سے جو ہو رہے ہیں وہ تو ہو رہے ہیں جو متاثرین ہیں۔ لیکن عمومی طور پر ہر ایک معاشی لحاظ سے بھی متاثر ہو رہا ہے بلکہ بڑی بڑی امیر حکومتوں کی معیشتوں کی بھی کمریں ٹوٹ رہی ہیں۔ .... کوئی بعید نہیں کہ اصل ہتھیاروں کی جنگ بھی ہو جائے جو نہایت خوفناک جنگ ہو گی۔ پھر یہ لوگ ایک اور گہرے کنوئیں میں گر جائیں گے۔ غریب ملک تو پہلے ہی پسے ہوئے ہیں امیر ملکوں کے عوام بھی پسیں گے اور بڑی خوفناک حد تک پسیں گے۔ ... ہر احمدی مرد، عورت، جوان، بچہ، بوڑھا اس بات کو سمجھتے ہوئے یہ عہد کرے کہ اس سال میں نے دنیا میں ایک انقلاب پیدا کرنے کے لیے اپنی تمام تر صلاحیتوں کو استعمال کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک احمدی کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ ... اللہ تعالیٰ ہر ملک میں ہر احمدی کو اپنی حفظ و امان میں رکھے اور یہ سال ہر احمدی کے لیے، ہر انسان کے لیے رحمتوں اور برکتوں کا سال بن کر آئے۔ ... اللہ تعالیٰ ہمیں اور اپنے انعاموں کا اور فضلوں کا وارث بنائے اور ہم حقیقی مومن بن جائیں۔ آمین!

(سہ روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن ۔22 جنوری 2021ء، صفحہ 10-11)

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

ماہنامہ احمدیہ گزٹ کینیڈا

جماعت احمدیہ کینیڈا کا تعلیمی، تربیتی اور دینی مجلّہ

جنوری 2022ء جمادی الاول 1443 ہجری قمری جلد نمبر 51 شمارہ 1

فہرست مضامین

★ قرآن مجید	2
★ حدیث النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	2
★ ارشادات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام	3
★ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطباتِ جمعہ کے خلاصہ جات	4
★ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے سال نو کے بارہ میں خطبہ جمعہ فرمودہ یکم جنوری 2021ء سے چند اقتباس	10
★ اسلام کی پیش کردہ توحیدِ خالص از مکرم مولانا عطاء المجیب راشدؔ صاحب	12
★ البانیہ میں مسجد کی تعمیر از مکرم مولانا محمد زکریا خاں صاحب	16
★ مکرم مولانا راجہ خورشید احمد منیرؔ صاحب مربی سلسلہ از مکرم محمد امجد خاں صاحب	23
★ رپورٹ یوم تبلیغ وان امارت از مکرم غلام احمد عابدؔ صاحب	25
★ بعض دیگر مضامین، منظوم کلام اور اعلانات	27

نگران

ملک لال خاں

امیر جماعت احمدیہ کینیڈا

مدیر اعلیٰ

مولانا ہادی علی چوہدری

مدیران

ہدایت اللہ ہادیؔ اور عثمان شاہدؔ

معاون مدیر

شفیق اللہ اور منیب احمد

نمائندہ خصوصی

محمد اکرم یوسف

معاونین

مسعود ناصر، فوزیہ بٹ، غلام احمد عابدؔ

تزئین وزیبائش

شفیق اللہ اور منیب احمد

مینیجر

مبشر احمد خالدؔ

رابطہ

editor@ahmadiyyagazette.ca

Tel: 905-303-4000 ext. 2241

www.ahmadiyyagazette.ca

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

وَالشَّمۡسِ وَضُحٰهَا ۙ۝ — قسم ہے سورج کی اور اس کی دھوپ کی۔

وَالۡقَمَرِ اِذَا تَلٰهَا ۙ۝ — اور چاند کی جب وہ اس کے پیچھے آئے۔

وَالنَّهَارِ اِذَا جَلّٰهَا ۙ۝ — اور دن کی جب وہ اس سورج کو خوب روشن کردے۔

وَالَّيۡلِ اِذَا يَغۡشٰهَا ۙ۝ — اور رات کی جب وہ اسے ڈھانپ لے۔

(سورۃ الشمس 91:2-5)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

عَنۡ اَبِي هُرَيۡرَةَ، قَالَ سَمِعۡتُ رَسُوۡلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ يَقُوۡلَ لَا تَقُوۡمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَطۡلُعَ الشَّمۡسُ مِنۡ مَغۡرِبِهَا فَاِذَا طَلَعَتۡ وَرَآهَاالنَّاسُ آمَنَ مَنۡ عَلَيۡهَا فَذٰلِکَ حِيۡنَ لَا يَنۡفَعُ نَفۡسًا اِيۡمَانُهَا لَمۡ تَكُنۡ آمَنَتۡ مِنۡ قَبۡلُ.

(سنن ابن ماجه، جلد سوم. کتاب الفتن، باب طلوع الشمس من مغربها. نمبر شمار 4068، صفحه 474)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا کہ وہ فرماتے تھے کہ قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی۔ جب تک سورج مغرب سے طلوع نہیں ہوگا ☆ جب وہ طلوع ہوگا تو لوگ اس کو دیکھ لیں گے اور جو شخص اُس وقت ایمان لائے گا اُس کا ایمان لانا اُسے کوئی فائدہ نہیں دے گا کیونکہ وہ اِس سے پہلے ایمان نہیں لایا تھا۔

☆ اب وہ دن نزدیک آتے ہیں کہ جو سچائی کا آفتاب مغرب کی طرف سے چڑھے گا۔ اور یورپ کو سچے خدا کا پتہ لگے گا۔ اور بعد اس کے توبہ کا دروازہ بند ہوگا۔

(مجموعہ اشتہارات، جلد دوم، صفحہ 305)

نئی زمین ہوگی اور نیا آسمان ہوگا
سچائی کا آفتاب مغرب کی طرف سے چڑھے گا

’’آخر توحید کی فتح ہے۔ غیر معبود ہلاک ہوں گے اور جھوٹے خدا اپنی خدائی کے وجود سے منقطع کئے جائیں گے۔...

نئی زمین ہوگی اور نیا آسمان ہوگا۔ اب وہ دن نزدیک آتے ہیں کہ جو سچائی کا آفتاب مغرب کی طرف سے چڑھے گا۔ اور یورپ کو سچّے خدا کا پتہ لگے گا۔ اور بعد اس کے توبہ کا دروازہ بند ہوگا۔ کیونکہ داخل ہونے والے بڑے زور سے داخل ہو جائیں گے اور وہی باقی رہ جائیں گے جن کے دل پر فطرت سے دروازے بند ہیں اور نور سے نہیں بلکہ تاریکی سے محبّت رکھتے ہیں۔ قریب ہے کہ سب ملّتیں ہلاک ہوں گی مگر اسلام۔ اور سب حربے ٹوٹ جائیں گے مگر اسلام کا آسمانی حربہ کہ وہ نہ ٹوٹے گا نہ کند ہوگا جب تک دجّالیت کو پاش پاش نہ کر دے۔ وہ وقت قریب ہے کہ خدا کی سچی توحید جس کو بیابانوں کے رہنے والے اور تمام تعلیموں سے غافل بھی اپنے اندر محسوس کرتے ہیں، ملکوں میں پھیلے گی۔ اس دن نہ کوئی مصنوعی کفّارہ باقی رہے گا اور نہ کوئی مصنوعی خدا۔‘‘

(مجموعہ اشتہارات، جلد 2، صفحہ 304-305)

سنو اب وقتِ توحیدِ اتم ہے
ستم اب مائلِ ملکِ عدم ہے
خدا نے روک ظلمت کی اٹھا دی
فَسُبْحَانَ الَّذِی اَخْزَی الْاَعَادِی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے

ارشاد فرمودہ خطبات جمعہ نومبر 2021ء کے خلاصہ جات

خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ 05 نومبر 2021ء

تحریکِ جدید کے (87) ستاسیویں سال کے دوران افرادِ جماعت کی طرف سے پیش کی جانے والی مالی قربانیوں کا ایمان افروز تذکرہ

اور (88) اٹھاسیویں سال کے آغاز کا اعلان

☆ تحریکِ جدید کے (87) ستاسیویں سال کے اختتام پر جماعت ہائے احمدیہ عالم گیر کو دورانِ سال اس مالی نظام میں 15.3 ملین پاؤنڈ مالی قربانی پیش کرنے کی توفیق ملی۔ یہ وصولی گزشتہ سال کے مقابلے میں آٹھ لاکھ بیس ہزار پاؤنڈ زیادہ ہے۔

☆ اس سال دنیا بھر کی جماعتوں میں جرمنی سرِ فہرست رہا۔ پھر برطانیہ، امریکہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 05 نومبر 2021ء کو مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ، یوکے میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے توسط سے پوری دنیا میں نشر کیا گیا۔

تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے مومنین کی جو خصوصیات بیان فرمائی ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ وہ اپنے پاک مال سے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے اس کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں کہیں تو یہ فرمایا کہ مومن وہ ہیں جو اللہ کی راہ میں مال خرچ کرتے ہیں۔ کہیں زکوٰۃ اور صدقات کے حوالہ سے مالی قربانی کا ذکر کیا۔ اسی طرح ان اموال کے مصارف بھی تفصیل سے بیان فرمائے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالیٰ کی توحید اور آنحضرت ﷺ اور اسلام کا جھنڈا دنیا میں لہرانے کا جو مشن لے کر دنیا میں آئے اس وسیع کام کی انجام دہی کے لیے احبابِ جماعت دنیا بھر میں مالی قربانی کے نمونے پیش کرتے ہیں۔ ان نمونوں کو دیکھ کر انسان اس یقین پر پہلے سے بڑھ کر قائم ہو جاتا ہے کہ یقیناً حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالیٰ کے وہی فرستادہ ہیں جن کے ذریعہ آخری زمانہ میں اسلام کی خوبصورت تعلیم دنیا میں پھیلنی تھی۔ اگر مخالفینِ احمدیت صرف اس ایک نشان کو ہی اپنے دلوں کے بغض نکال کر دیکھیں تو احمدیت کی سچائی کی یہی نشانی ان کے دلوں کو پاک کر سکتی ہے۔ لیکن ان نام نہاد علماء کے دل تو پتھروں سے بھی زیادہ سخت ہیں۔

جماعت احمدیہ کوئی ارب پتی لوگوں کی جماعت نہیں، اس جماعت کی اکثریت غریب اور اوسط درجہ کے لوگوں پر مشتمل ہے۔ لیکن اس کے باوجود قربانی کا ایک جذبہ ہے۔ جماعت اپنے محدود وسائل میں جس کام کو بھی شروع کرتی ہے اللہ تعالیٰ اس میں برکت ڈالتا ہے۔ جب جماعت بڑھتی ہے تو مختلف سوچ رکھنے والے، کم تربیت یافتہ یا پرانے احمدیوں میں سے بھی ایسے لوگ نظر آجاتے ہیں جو یہ سوال کرتے ہیں کہ ہم چندہ کیوں اور کس لیے دیں۔ ایسے لوگ گھروں میں بچوں کے سامنے بھی اس قسم کی باتیں کرتے ہیں اور یوں بچوں کے ذہنوں میں بھی سوال اٹھنے شروع ہو جاتے ہیں۔ پس یہ عہدیداروں کا کام ہے کہ اپنے رویوں اور عملوں سے لوگوں کے شکوک و شبہات دور کریں۔ لوگوں کو اعتماد دلائیں، انہیں پتہ ہو کہ جو لوگ قربانی کر رہے ہیں اس کا ایک مصرف ہے۔ لوگوں کو سمجھائیں کہ اس مالی قربانی کی اللہ تعالیٰ کی نظر میں کتنی اہمیت ہے، اس قربانی کے بدلے میں انہیں اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہوتی ہے۔ یہ قربانیاں اشاعتِ اسلام پر خرچ ہوتی ہیں۔ ہمارا ٹی وی چینل چل رہا ہے۔ مبلغین کی تعلیم اور ان کے ذریعہ تبلیغ پر خرچہ ہوتا ہے۔ مساجد بن رہی ہیں، کتب شائع ہو رہی ہیں، غریب بچوں کی تعلیم اور بھوکوں کو کھانا کھلانے پر یہ مالی قربانیاں خرچ ہوتی ہیں۔

یہ بات میں نے اس لیے نہیں کہی کہ خدانخواستہ لوگوں میں بہت زیادہ سوالات اٹھنے لگے ہیں بلکہ اس لیے بتائی ہے کہ جب جماعت پھیلتی ہے تو پھیلاؤ کی وجہ سے شر پھیلانے والے اور شیطانی وساوس پیدا کرنے والے بھی آجاتے ہیں جو فتنہ پیدا کرنے کی اور کم تربیت یافتہ ذہنوں میں شکوک وشبہات پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ جماعت کے افراد ایسی پختہ سوچ رکھتے ہیں کہ انہیں پتہ ہے کہ جماعت چلانے کے لیے اخراجات کی ضرورت ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ اس کی راہ میں خرچ کرو۔

اللہ تعالیٰ ان قربانیوں کو ضائع نہیں کرتا، یہ اس کا وعدہ ہے کہ وہ قربانی کرنے والے کو وہاں سے رزق دے گا اور دیتا ہے جہاں سے رزق آنے کا اسے خیال بھی نہیں ہوتا۔ پس اللہ تعالیٰ اپنے وعدے پورے کرتا ہے اور احباب جماعت میں ایسی بے شمار مثالیں موجود ہیں کہ اپنے پاس کچھ نہ ہونے کے باوجود جب اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے خرچ کیا تو کسی نہ کسی ذریعے سے اللہ تعالیٰ نے انتظام کر دیا۔ یہ نہیں کہ یہ کوئی پرانی باتیں ہیں بلکہ یہ ایسے تجربات ہیں جن کے بارہ میں لوگ آج بھی لکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آج بھی مومنوں کے ایمان مضبوط کرتا ہے اور نہ صرف قربانی کرنے والوں پر فضل فرماتا ہے بلکہ ان واقعات سے قربانی کرنے والوں کے قریبیوں کے بھی ایمان مضبوط ہوتے ہیں۔ آج میں ایسی ہی بعض مثالیں پیش کروں گا۔

ایمان افروز واقعات

اس کے بعد حضورِ انور نے گنی کناکری، کینیڈا، جنوبی افریقہ، آسٹریلیا، قزاقستان، یوکے، بھارت، برکینا فاسو، سیرالیون، گیبون، اردن، بیلیز، زنجبار، مراکش، ارجنٹائن، لائبیریا، مالی اور بینن وغیرہ ممالک سے مرد وخواتین، بوڑھوں، بچوں، امراء اور غرباء غرض مختلف طبقات، صنف اور قوم سے تعلق رکھنے والے مخلص احمدیوں کی مالی قربانیوں کے ایمان افروز واقعات بیان فرمائے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ یہ ہے وہ انقلاب جو لوگوں میں پیدا ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم میں سے ہر ایک کو اسلام کی اشاعت کے لیے قربانی کی توفیق عطا فرمائے اور اپنی پاک کمائی میں سے قربانی کرنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں یہ قربانیاں مقبول بھی ہوں

اور اللہ تعالیٰ ہم سے راضی ہو۔

تحریکِ جدید کے ستاسیویں سال کے اختتام پر جماعت ہائے احمدیہ عالم گیر کو دورانِ سال اس مالی نظام میں 15.3 ملین پاؤنڈ مالی قربانی پیش کرنے کی توفیق ملی۔ یہ وصولی گزشتہ سال کے مقابلے میں آٹھ لاکھ بیس ہزار پاؤنڈ زیادہ ہے۔ اس کے ساتھ ہی حضورِ انور نے تحریکِ جدید کے اٹھاسیویں سال کے آغاز کا اعلان فرمایا۔

امسال جرمنی دنیا بھر کی جماعتوں میں نمایاں طور پر آگے ہے۔

پاکستان کا ذکر کرتے ہوئے سیدنا امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ پاکستان کے اقتصادی حالات خراب ہیں، وہ لوگ قربانیوں میں بڑھتے تو ہیں۔ ان کے لیے دعا کریں۔ اقتصادی حالات کے علاوہ ویسے بھی مشکلات ہیں، آج کل بعض لوگ گرفتار بھی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی پریشانیاں دور کرے اور وہ بھی آزادی سے اپنے تمام اجتماعات، جلسے اور دیگر سرگرمیاں کر سکیں۔ کھل کر ہم ان کی قربانیوں کا اظہار کر سکیں، ابھی تو بعض مجبوریوں کی وجہ سے ان کی قربانیوں کا ذکر بھی نہیں کیا جاسکتا۔

اس سال دنیا بھر کی جماعتوں میں جرمنی سرِفہرست رہا۔ پھر برطانیہ، امریکہ، کینیڈا، پھر مشرقِ وسطیٰ کی ایک ریاست، بھارت، آسٹریلیا، انڈونیشیا، گھانا اور پھر مشرقِ وسطیٰ کی ایک اور ریاست شامل ہے۔

افریقی ممالک میں مجموعی وصولی کے لحاظ سے نمایاں پوزیشن گھانا کی ہے، پھر نائیجیریا، برکینا فاسو، تنزانیہ، سیرالیون، گیمبیا، بینن، یوگنڈا، کینیا اور پھر لائبیریا کا نمبر ہے۔

حضورِ انور نے سیرالیون کے متعلق فرمایا کہ میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ بہتری ہو سکتی ہے، بہتری کی بہت گنجائش ہے لیکن جو توجہ دینی چاہیے وہ دے نہیں رہے۔

شاملین میں اضافہ کرنے کے لحاظ سے افریقی ممالک میں نائیجیریا نمبر ایک پر ہے، پھر گیمبیا، سینیگال، گھانا، تنزانیہ، گنی کناکری، ملاوی، یوگنڈا، گنی بساؤ، کونگو کنشاسا، برکینا فاسو اور پھر کانگو برازاویل کا نمبر ہے۔

شاملین میں اضافے کے اعتبار سے افریقی ممالک کے علاوہ جرمنی، برطانیہ، ہالینڈ، بنگلہ دیش اور ماریشس میں تعداد میں کافی اضافہ ہوا ہے۔

جرمنی کی پہلی دس جماعتیں

روئیڈر مارک، نوئس، مہدی آباد، کولون، روڈ گاؤ، نیڈا، فلورس ہائیم، پنے برگ، فرنکنتھال اور اوسنا برگ ہیں۔

جرمنی کی پہلی دس لوکل امارتیں اس طرح ہیں۔

ہیمبرگ، فرینکفرٹ، گروس گراؤ، ڈیٹسن باخ، ویزبادن، مور فلڈن، ریڈسٹڈ، من ہائم، ڈامسٹڈ اور رسلز ہائم۔

پاکستان میں وصولی کے لحاظ سے لاہور اوّل نمبر پر ہے، پھر ربوہ اور تیسرے نمبر پر کراچی ہے۔

اضلاع میں اسلام آباد کا ضلع ہے پھر گوجرانوالہ، سیالکوٹ، عمر کوٹ، ملتان، ٹوبہ ٹیک سنگھ، میر پور خاص، اٹک، میر پور آزاد کشمیر اور پھر ڈیرہ غازی خان کا نمبر ہے۔

وصولی کے اعتبار سے امارتوں میں امارت ڈیفنس لاہور پہلے نمبر پر ہے، پھر امارت گلشن کراچی، امارت عزیز آباد، امارت ٹاؤن شپ لاہور، امارت ماڈل ٹاؤن لاہور، امارت مغل پورہ لاہور، امارت دہلی گیٹ لاہور، امارت کلفٹن کراچی، بہاول نگر شہر اور پھر حافظ آباد شہر کا نمبر ہے۔

برطانیہ کے پہلے پانچ ریجن یوں ہیں۔

مسجد بیت الفتوح ریجن، مسجد فضل ریجن، اسلام آباد ریجن، مڈلینڈز ریجن اور پھر بیت الاحسان ریجن۔

مجموعی وصولی کے لحاظ سے برطانیہ کی دس بڑی جماعتیں:

فارن ہم، اسلام آباد، ساؤتھ چیم، مسجد فضل، ووسٹر پارک، برمنگھم، ساؤتھ والس ہال، آلڈر شارٹ، جلنگھم اور ٹلفورڈ۔

مجموعی وصولی کے لحاظ سے امریکہ کی جماعتیں

میری لینڈ، لاس اینجلیس، ڈیٹرائٹ، سیلیکون ویلی، شکاگو، سیٹل، سینٹرل ورجینیا، آش کاش، اٹلانٹا، جارجیا، ساؤتھ ورجینیا، ہیوسٹن، یارک اور پھر بوسٹن۔

وصولی کے اعتبار سے کینیڈا کی لوکل امارات

وان، پیس ویلج، کیلگری دونوں برابر ہیں، وینکوور، ٹورانٹو ویسٹ اور پھر ٹورانٹو۔

بھارت کی پہلی دس جماعتیں کچھ یوں ہیں۔

قادیان نمبر ایک، کوئمبٹور، حیدر آباد، کرولائی، پتھ پرم، کلکتہ، بنگلور، کیرنگ، کالی کٹ اور میلا پالم۔

قربانی کے لحاظ سے بھارت کے صوبہ جات میں کیرالہ، تامل ناڈو، جموں کشمیر، کرناٹک، تلنگانہ، اڑیسہ، پنجاب، بنگال، دہلی اور لکش دیپ۔

آسٹریلیا کی پہلی دس جماعتیں

میلبرن لانگ وارن، کاسل ہل، مارسڈن پارک، میلبرن بیروک، ایڈیلیڈ ساؤتھ، پین رتھ، پرتھ، اے سی ٹی کینبرا، پیراماٹا اور ایڈیلیڈ ویسٹ شامل ہیں۔

حضورِ انور نے تمام قربانی پیش کرنے والوں کے لیے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ سب کے اموال ونفوس میں بے انتہا برکت عطا فرمائے اور قربانیوں کو قبول فرمائے۔ آمین!

خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ 12 نومبر 2021ء

آنحضرت ﷺ کے عظیم المرتبت خلیفہ راشد فاروقِ اعظم حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اوصافِ حمیدہ کا تذکرہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 12 نومبر 2021ء کو مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ، یوکے میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے توسط سے پوری دنیا میں نشر کیا گیا۔

تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ایک دفعہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ اللہ نے رزق کو وسیع کیا ہے اور آپؓ کو فتوحات کے علاوہ کثرت سے مال بھی عطا کیا ہے تو کیوں نہ آپؓ زیادہ نرم غذا کھایا کریں اور زیادہ نرم لباس پہنا کریں۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جہاں تک مجھ میں طاقت ہوگی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زندگیوں کی سختی میں شامل رہوں گا تا کہ ان دونوں کی راحت کی زندگی میں بھی شریک ہو جاؤں۔ حضرت عکرمہ بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کچھ اور لوگوں نے بھی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ اگر آپؓ زیادہ عمدہ غذا کھائیں تو حق کے لیے کام کرنے پر آپؓ زیادہ قوی ہو جائیں گے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اگر میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا راستہ چھوڑ دیا تو میں ان دونوں سے منزل میں نہیں مل سکوں گا۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زمانہ خوف وخطر میں سادگی کی ضرورت کو دیکھتے ہوئے ہدایت کی تھی کہ ایک سے زیادہ سالن استعمال نہ کیا جائے۔ ایک دفعہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے سرکہ اور نمک رکھا گیا تو آپ نے کہا یہ دو سالن ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ

فعل رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں انتہا کا پہلو ہے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی تحریک جدید کا اعلان کرتے ہوئے مطالبہ کیا تھا کہ ہر احمدی یہ اقرار کرے کہ وہ آج سے صرف ایک سالن استعمال کرے گا تا کہ احباب جماعت اپنے خرچے کم کرکے چندے دے سکیں۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عبد الرحمٰن بننے کے لیے دو شرائط بیان فرمائیں۔ اول اپنے مال میں اسراف نہ کرے۔ دوم اس کا کھانا قوت طاقت اور بدن کو قائم رکھنے کے لیے اور پہننا بدن کو ڈھانکنے اور محفوظ رکھنے کے لیے ہو۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک دفعہ ملک شام گئے تو وہاں بعض صحابہ کو ریشمی کپڑے پہنے دیکھ کر بہت برا منایا۔ اس پر ایک صحابی نے اس کے نیچے موٹی اون کا سخت کرتہ پہنا ہوا دکھا کر بتایا کہ ہم نے اپنے لباسوں کو ملکی سیاست کے طور پر بدلا ہے کیونکہ یہاں کے لوگ شان و شوکت سے رہنے والے امراء کو دیکھنے کے عادی ہیں۔ تُستر کی فتح کے وقت فارسی سپہ سالار ہرمزان کو جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے ریشمی لباس میں بھیجا گیا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں آگ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آتا ہوں اور اللہ سے مدد مانگتا ہوں۔ جب تک ہرمزان کا زرق برق لباس اور زیورات نہ اتارے گئے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سے بات نہ کی۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عاجزی اور تقویٰ کے معیار کا یہ عالم تھا کہ مختلف وفود اطاعت کرتے ہوئے آئے تو دل میں بڑائی کا احساس توڑنے کے لیے پانی کا مشکیزہ اپنے کندھے پر اٹھا کر لے گئے۔ مکہ سے واپسی پر ضجنان کی گھاٹیوں میں رُک کر تو فرمایا کہ مجھے اس جگہ پر وہ وقت بھی یاد ہے جب اپنے والد کے اونٹوں پر ایک مرتبہ لکڑیاں لے کر جاتا تھا اور دوسری مرتبہ گھاس جب کہ آج میرا یہ حال ہے کہ میں ایک وسیع و عریض علاقے کا حاکم ہوں۔ ایک دفعہ حج سے آتے ہوئے ایک درخت کے پاس کھڑے ہو گئے۔ فرمایا کہ ایک وقت تھا جب میں اپنے ایک اونٹ کو چراتا تھا اور اس درخت کے نیچے لیٹنے پر میرے والد نے مجھے بہت ڈانٹ ڈپٹ کی تھی اور اب یہ وقت ہے کہ کئی لاکھ آدمی میرے اشارہ پر جان دینے کو تیار ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو قبول کیا تو خدا تعالیٰ نے مجھے یہ درجہ دیا۔ اس قسم کے واقعات سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے صحابہ نے وہ درجہ اور علم پایا جو کسی کو حاصل نہ تھا۔

حضرت جبیر بن نفیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک جماعت نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مخاطب کر کے کہا اللہ کی قسم! ہم نے کسی شخص کو آپؓ سے زیادہ انصاف کرنے والا، حق گو اور منافقین پر سختی کرنے والا نہیں دیکھا۔ حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ اللہ کی قسم! ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بہتر حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ عوفؓ نے سچ بولا۔ اللہ کی قسم! حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مشک کی خوشبو سے بھی زیادہ پاکیزہ ہیں اور میں اپنے گھر والوں کے اونٹوں سے بھی زیادہ بھٹکا ہوا ہوں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سمیت ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے تھے کہ آپؐ اٹھ کر چلے گئے اور آپؐ کی واپسی میں دیر ہو گئی۔ مجھے فکر ہوئی تو آپؐ کو ڈھونڈتے ہوئے ایک باغ میں پایا۔ آپؐ نے مجھے اپنے جوتے دیئے اور فرمایا: جو کوئی اس باغ کے پرے تمہیں ملے اور دل میں یقین رکھتے ہوئے یہ گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی قابل عبادت نہیں تو اسے جنت کی بشارت دے دو۔ سب سے پہلے مجھے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ملے انہوں نے یہ سنتے ہی مجھے واپس بھیجا اور ساتھ ہی خود بھی آ پہنچے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ! ایسا نہ کیجئے کیونکہ لوگ صرف اسی پر بھروسہ کرنے لگ جائیں گے۔ بہتر یہی ہے کہ وہ نیکیوں کے احکامات پر عمل کریں تاکہ حقیقی مومن بن سکیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح کرنے کی اجازت فرمائی۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ قریش کی کچھ عورتیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اونچی آواز میں باتیں کر رہی تھیں۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آنے پر ڈر کے مارے جلدی سے پردے میں چلی گئیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ حبشہ کی ایک عورت ناچ کر کرتب دکھا رہی تھی۔ میں بھی اپنی ٹھوڑی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کندھے پر رکھ کر دیکھنے لگی۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے تو لوگ بھاگ گئے۔ حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک سیاہ فام لونڈی منت ماننے کی وجہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت سے دف بجانے لگی۔ حضرت ابوبکر، حضرت علی اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم آئے پھر بھی دف بجاتی رہی لیکن حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آنے پر دف بجانا بند کر دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عمرؓ! شیطان بھی تجھ سے ڈرتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ نے حق کو عمرؓ کی زبان اور دل پر جاری کر دیا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے بھائی فضل سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ میرے ساتھ ہوتے ہیں جہاں میں پسند کرتا ہوں اور میں ان کے ساتھ ہوتا ہوں جہاں وہ پسند کرتے ہیں اور میرے بعد عمر بن خطابؓ جہاں ہوں گے حق ان کے ساتھ رہے گا۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ معاہدہ کے باوجود مکہ والوں کی غداری پر ان سے مقابلے کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں تو روز دعائیں کرتا تھا کہ ہم آپؐ کی حفاظت میں کفار سے لڑیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قول صادق عمرؓ کی زبان سے ہی زیادہ جاری ہوتا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ میں بیٹھے ہوتے تو کوئی بھی اپنی نگاہ آپؐ کی طرف نہیں اٹھاتا تھا لیکن حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپؐ کو دیکھتے اور مسکراتے اور آپؐ ان دونوں کو دیکھتے اور مسکراتے۔ حضرت عبداللہ بن حطب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھ کر فرمایا یہ دونوں کان اور آنکھ ہیں۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ کسی آدمی پر سورج طلوع نہیں ہوا جو عمرؓ سے بہتر ہو۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے بعد ابوبکرؓ اور عمرؓ کی پیروی کرنا۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نبی کے آسمان والوں میں سے دو وزیر اور زمین والوں میں سے بھی دو وزیر ہوتے ہیں۔ آسمان والوں میں سے میرے دو وزیر جبرئیل اور میکائیل اور زمین والوں میں سے میرے دو وزیر ابوبکرؓ اور عمرؓ ہیں۔ ابو جحیفہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ اس اُمت میں نبی صلی

اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے بہترین ابوبکرؓ ہیں پھر عمرؓ ہیں۔

یہ ذکر ابھی چل رہا ہے آئندہ بھی ان شاءاللہ بیان ہوگا۔

حضورانور نے آخر میں مکرم کامران احمد صاحب آف پشاور کی شہادت، مکرم ڈاکٹر مرزا زبیر احمد اوران کی اہلیہ مکرمہ عائشہ عنبر سید کی امریکہ میں ایک حادثے میں وفات اور مکرم چودھری نصیر احمد صاحب کراچی اور مکرمہ سرداراں بی بی صاحبہ دارالرحمت غربی ربوہ کی وفات پران سب کا ذکر خیر کرتے ہوئے ان کی جماعتی خدمات کا بھی تذکرہ فرمایا اور بعد نماز جمعہ ان کے نماز جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان بھی فرمایا۔

خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ 19 نومبر 2021ء

آنحضرت ﷺ کے عظیم المرتبت خلیفہ راشد فاروقِ اعظم حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اوصافِ حمیدہ کا تذکرہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 19 نومبر 2021ء کو مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ، یوکے میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے توسط سے پوری دنیا میں نشر کیا گیا۔

تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

صحابہ کی پہلی حالت اور قبولِ اسلام کے بعد پیدا ہونے والے انقلاب کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قبولِ اسلام کے واقعے کو بطور مثال بیان فرمایا ہے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی بہن اور بہنوئی سے قرآن کریم سنا تو رو پڑے اور دوڑے دوڑے رسول کریم ﷺ کے پاس گئے اور عرض کی کہ گھر سے نکلا تو آپؐ کو مارنے کے لیے تھا لیکن خود شکار ہو گیا ہوں۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ یہی صحابہ تھے جو پہلے شراب پیا کرتے، آپس میں لڑا کرتے لیکن جب انہوں نے آنحضرت ﷺ کو قبول کیا اور دین کے لیے ہمت اور کوشش سے کام لیا تو نہ صرف خود اعلیٰ درجے پر پہنچ گئے بلکہ دوسروں کو بھی اعلیٰ مقام پر پہنچانے کا باعث ہو گئے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خشیتِ الٰہی کی یہ حالت تھی کہ فرماتے اگر دریائے فرات کے کنارے کوئی بکری بھی مر گئی تو مجھے ڈر ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن مجھ سے سوال کرے گا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اے ابن خطاب! تو ضرور اللہ سے ڈر ورنہ وہ ضرور تجھے عذاب دے گا۔ آپؓ کی انگوٹھی پر یہ الفاظ کندہ تھے کہ واعظ ہونے کے لحاظ سے موت کافی ہے۔ حضرت عبداللہ بن شہزاد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہچکیاں سنیں اور میں آخری صف میں تھا آپؓ یہ تلاوت کر رہے تھے کہ اِنَّمَآ اَشۡکُوۡا بَثِّیۡ وَ حُزۡنِیۡۤ اِلَی اللّٰہِ یعنی میں اپنے رنج والم کی صرف اللہ کے حضور فریاد کرتا ہوں۔ اس روایت کو بیان کر کے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جو ذکرِ الٰہی میں گم رہتے ہیں ان کو خدا کے سوا کسی اور کا دربار ملتا ہی نہیں جہاں وہ اپنے غم اور دکھ روئیں اور اپنے سینوں کے بوجھ کو ہلکا کریں۔

پرانے خدمت کرنے والوں اور قربانی کرنے والوں کا آپؓ اتنا خیال رکھتے کہ ایک دفعہ کچھ قیمتی اوڑھنیاں آئیں تو آپؓ نے وہ تقسیم فرمائیں اور حضرت امِ سلیط رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو یہ کہتے ہوئے اس کا حق دار قرار دیا کہ احد کے دن امِ سلیطؓ ہمارے لیے مشکیں اٹھا اٹھا کر لاتی تھیں۔ ایک عورت نے اپنے خاوند کی وفات کے بعد پریشانیوں کا ذکر کیا اور بتایا کہ وہ حضرت خفاف بن ایما غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیٹی ہے جو صلح حدیبیہ میں حضور ﷺ کے ساتھ موجود تھے۔ یہ سن کر آپؓ ٹھہر گئے اور فرمایا کہ واہ واہ! بہت قریب کا تعلق ہے پھر ایک مضبوط اونٹ پر اناج کی بوریاں لادیں، سال بھر کے لیے مال اور کپڑے رکھے اور اونٹ کی نکیل اس عورت کے ہاتھ میں دی اور فرمایا کہ یہ ختم نہیں ہوگا کہ اللہ تمہیں اور دے گا۔

ایک دفعہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رات گئے مختلف گھروں میں داخل ہوئے جہاں حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپؓ کو دیکھ لیا۔ اگلی صبح حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان گھروں میں سے ایک گھر میں گئے وہاں ایک بوڑھی نابینا عورت تھی جس نے حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پوچھنے پر بتایا کہ رات جو شخص میرے گھر آیا وہ کافی عرصہ سے میری خدمت کر رہا ہے اور میرے کام کاج کو ٹھیک کرتا ہے اور میری گندگی دور کرتا ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ شام سے واپسی پر قافلے سے الگ ہو کر لوگوں کے حالات معلوم کرنے کے لیے نکلے۔ دور دراز ایک خیمے میں ایک بوڑھی عورت سے اس کا حال دریافت کیا تو اس نے کہا کہ خدا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو میری طرف سے جزائے خیر نہ دے جب سے وہ خلیفہ ہوا ہے مجھے اس کی طرف سے کوئی عطیہ نہیں ملا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ عمرؓ کو تیرے حالات کی خبر کیسے ہوگی۔ اس عورت نے کہا سبحان اللہ! میں گمان نہیں کرتی کہ کوئی شخص لوگوں پر والی بن جائے اور اسے یہ خبر نہ ہو کہ اس کے مشرق و مغرب میں کیا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ سن کر رو پڑے اور فرمانے لگے کہ ہائے ہائے عمر! کتنے دعویدار ہوں گے ہر ایک تجھ سے زیادہ دین کی سمجھ رکھنے والا ہے۔ پھر آپؓ نے اس عورت سے کہا کہ تو اپنی مظلومیت کے حق کو کتنے میں بیچتی ہے کہ میں عمرؓ کو جہنم سے بچانا چاہتا ہوں۔ اس عورت نے اول تو اسے مذاق جانا پھر پچیس دینار قبول کر لیے۔ اسی اثناء میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہاں داخل ہوئے اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو امیر المومنین کہہ کر مخاطب کیا۔ یہ سن کر وہ عورت ڈر گئی، پر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تجھ پر کوئی جرم نہیں۔ اس کے بعد آپؓ نے ایک تحریر لکھی کہ آج عمرؓ نے فلاں عورت سے اس کا حق مظلومیت پچیس دینار میں خریدا ہے، اب اگر وہ محشر میں اللہ کے سامنے دعویٰ کرے تو عمرؓ اس سے بری ہے۔ علیؓ اور عبداللہؓ اس پر گواہ ہیں۔ آپؓ نے وہ تحریر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دی اور فرمایا کہ اگر میں تم سے پہلے گزر جاؤں تو یہ تحریر میرے کفن میں رکھ دینا۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک لڑکی سے اپنے بیٹے عاصم کا رشتہ صرف اس کی سچائی کو دیکھ کر کر دیا تھا۔ ایک شخص کو بازار میں راستے سے ہٹانے کے لیے اپنے کوڑے سے اشارہ کیا وہ کوڑا ہلکا سا اس کے لباس سے لگ گیا۔ ایک سال بعد اس شخص کو چھ سو درہم دیے اور فرمایا کہ یہ اس کا بدلہ ہے۔ آپؓ یہ بھی دیکھا کرتے کہ بازار میں اشیاء کی قیمتیں ایسی ہوں جن سے کسی بھی فریق کے شہری حقوق متاثر نہ ہوں۔ ایک شخص نے اپنی بیٹی کے متعلق بتایا کہ اس سے گزشتہ زندگی میں غلطی ہوئی تھی اور اللہ تعالیٰ کی حدود میں سے ایک حد اس پر لگ گئی تھی۔ اس نے خودکشی کی بھی کوشش کی تھی لیکن اب وہ توبہ کر چکی ہے۔ کیا اس کی شادی کے لیے پیغامات لانے والوں کو اس سب کا بتایا جائے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اللہ نے اس کا پردہ رکھا اور تو اس کو ظاہر کرنا چاہتا ہے۔ اللہ کی قسم! اگر تو نے ایسا کیا تو میں تجھے پورے شہر والوں کے سامنے عبرت کا نشان بناؤں گا۔

سترہ ہجری میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدینے سے شام

کے لیے روانہ ہوئے اور سرغ مقام پر پہنچے وہاں آپؓ کو علم ہوا کہ رملہ اور بیت المقدس کے راستے میں چھ میل کے فاصلے پر ایک وادی عمواس ہے، جہاں طاعون پھوٹ پڑی ہے۔ اس وباء نے پورے شام کو اپنی لپیٹ میں لے لیا اور پچیس ہزار کے قریب اموات ہوئیں۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس دوران کس طرح لوگوں کی فکر کرتے رہے، اس کا بیان صحیح بخاری کی روایت میں ملتا ہے۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول کریم ﷺ کا یہ فرمان پیش فرمایا کہ جہاں وباء پھوٹ پڑے وہاں مت جاؤ اور اگر اس جگہ پر ہو تو وہاں سے فرار ہوتے ہوئے مت نکلو۔ اس وباء کے نتیجے میں حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور شام میں آپؓ کے جانشین حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فوت ہوگئے۔ حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنا قائم مقام حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مقرر فرمایا تھا۔ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لوگوں کو فرمایا کہ پہاڑوں میں چھپ کر اپنی جانیں بچاؤ۔ اس طریق سے وباء آہستہ آہستہ کم ہو کر ختم ہوگئی۔ جب یہ اطلاع حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ملی تو آپؓ نے اسے بہت پسند فرمایا۔

حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے علاوہ حضرت معاذ بن جبل، حضرت یزید بن ابوسفیان، حضرت حارث بن ہشام، حضرت سہیل بن عمرو اور حضرت عتبہ بن سہیل رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور دیگر معززین بھی اس وباء سے فوت ہوئے۔

قبولیت دعا کے واقعات

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قبولیت دعا کے واقعات میں ذکر ملتا ہے کہ ایک دفعہ شدید قحط پڑا تو آپؓ نے نماز استسقاء ادا کی اور خدا سے دعا کی تو فی الفور بارش ہوگئی۔ اسلام سے قبل مصر کے لوگوں میں رسم تھی کہ جب دریائے نیل خشک ہوتا تو وہ ایک کنواری لڑکی کو سجا سنوار کر دریا میں ڈال دیتے۔ اسلام کے بعد جب دریائے نیل خشک ہوا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دعا کر کے ایک رقعہ بھجوایا جس پر درج تھا کہ اے دریائے نیل! اگر تجھے اللہ تعالیٰ چلا رہا ہے تو میں دعا کرتا ہوں کہ وہ تجھے چلائے۔ آپؓ کے حکم کے مطابق وہ رقعہ دریا میں ڈالا گیا تو دریا جاری ہوگیا۔ حضرت ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسلامی لشکر کے ساتھ مشکل میں گرفتار ہوئے تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زبان پر مدینے میں یہ الفاظ جاری ہوئے کہ یَا سَارِیَةَ الْجَبَلَ یہ الفاظ حضرت ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو میدانِ جنگ میں سنائی دیے اور یوں مسلمان بڑی تباہی سے محفوظ رہے۔ ایک دفعہ قیصر روم کو شدید سر درد کی شکایت ہوگئی جو ہزار علاج سے بھی ٹھیک نہ ہوا۔ بالآخر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پرانی، میلی ٹوپی بطور تبرک پہننے سے خدا نے شفا دی۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ دعا کیا کرتے کہ اے اللہ! مجھے نیک لوگوں کے ساتھ وفات دے، مجھے آگ کے عذاب سے بچا۔ اے اللہ! میری عمر زیادہ اور قوت کم ہوگئی ہے اور میری رعیت پھیل گئی ہے تو مجھے ضائع کیے بغیر وفات دے دے۔

آنحضور ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ دعا سکھائی تھی کہ اے اللہ! میرے ظاہر کو میرے باطن سے بہتر بنا اور میرے ظاہر کو اچھا کر۔ آپؓ اللہ کی راہ میں بہت زیادہ خرچ کرنے والے تھے۔ خشیتِ الٰہی کا یہ عالم تھا کہ بوقتِ وفات آنکھوں سے آنسو رواں تھے اور فرماتے جاتے تھے کہ میں کسی انعام کا مستحق نہیں، میں صرف یہ چاہتا ہوں کہ سزا سے بچ جاؤں۔

خطبہ کے اختتام پر حضورِ انور نے فرمایا کہ ابھی تھوڑی سی باتیں ہیں جو آئندہ ان شاء اللہ بیان ہوجائیں گی۔

خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ 26 نومبر 2021ء

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 26 نومبر 2021ء کو مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ، یو کے میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے توسط سے پوری دنیا میں نشر کیا گیا۔

تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دربار میں قرآن کریم کا علم رکھنے والوں کا بڑا مقام تھا چاہے وہ نوجوان ہوں یا بڑے۔ حر بن قیس حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قریب بیٹھنے والوں میں سے تھے۔ عیینہ بن حصن بن حذیفہ نے اپنے بھتیجے حر بن قیس کی سفارش پر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دربار میں پیش ہو کر کہا کہ آپؓ انصاف کے ساتھ ہمیں مال نہیں دیتے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ناراض ہو کر کچھ کہنے ہی والے تھے کہ حر نے فوراً عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا:

خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ۔

یعنی عفو اختیار کر اور معروف کا حکم دے اور جاہلوں سے کنارہ کشی اختیار کر۔

اور یہ عیینہ جاہلوں ہی میں سے ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہیں رک گئے کیونکہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کتاب اللہ کو سن کر رک جاتے تھے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسی ضمن میں بیان فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک امیر کو سزا دینے کی خاطر جلاد کو بلایا تو ایک دس سال کا لڑکا پکار اٹھا۔

وَالْکٰظِمِیْنَ الْغَیْظَ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجَاھِلِیْنَ. ھٰذَا مِنَ الْجَاھِلِیْنَ.

حضرت عمر کا چہرہ زرد ہوگیا اور وہ خاموش ہوگئے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بچوں کی تربیت اور ان کی عقلوں کو تیز کرنے کے لیے اپنے دربار میں ان کو بھی بلاتے اور ان سے مشورہ لیا کرتے تھے۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیت المال کے اموال کی حفاظت اور نگرانی میں بہت محتاط ہوا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ کسی نے آپؓ کو ایک گلاس دودھ دیا آپؓ نے پیا اور پوچھا کہ یہ کہاں سے آیا۔ بتایا گیا کہ یہ زکوٰۃ کے اونٹوں کا ہے۔ آپؓ نے زکوٰۃ کا مال پینے سے انکار کر کے ہاتھ منہ میں ڈال کر قے کر کے اس کو نکال دیا۔ ایک مرتبہ آپؓ کی بیماری کے لیے شہد تجویز کیا گیا جو کہ بیت المال میں موجود تھا لیکن آپؓ نے لوگوں کی اجازت کے بغیر اسے لینا حرام قرار دیا۔ ایک دوپہر شدید گرمی میں پیچھے رہ جانے والے دو اونٹوں کو خود ہانک کر چراگاہ میں لے گئے کہ کہیں گم نہ ہو جائیں اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرمایا کہ یہ میرا کام ہے میں ہی کروں گا۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو مال دیا دولت دی عزت دی رتبہ دیا مگر وہ اسلامی تعلیم سے غافل نہیں ہوئے۔ حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک یہودی اور مسلمان کی لڑائی میں یہودی کے حق پر ہونے کی وجہ سے اس کے موافق فیصلہ کیا۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیٹے نے مصر کے ایک شخص کو دوڑ میں آگے نکلنے پر کوڑے مارے تو اسی مصری شخص سے حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیٹے کو کوڑے لگوائے۔ ایک روایت ہے کہ ایک مرتبہ ایک آدمی نے کہا کہ اگر ہم آپؓ میں ٹیڑھا پن دیکھیں گے تو اسے اپنی تلواروں سے سیدھا کریں گے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اللہ کا شکر ادا کیا کہ اس امت میں ایسا آدمی بھی ہے۔ ایک موقع پر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میرے نزدیک سب سے پسندیدہ وہ شخص ہے جو

میرے عیوب سے مجھے آگاہ کرے۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مذہبی امور میں اسلامی تعلیم کا بھی حد درجہ خیال رکھتے تھے۔ فتح اسکندریہ کے بعد جنگی قیدیوں کو مکمل آزادی دی گئی کہ اگر اسلام قبول کیا تو ان کے حقوق و فرائض مسلمانوں جیسے ہوں گے اور جو اپنے مذہب پر قائم رہے گا اس پر جزیہ مقرر ہوگا۔ اس پر بہت سے قیدی مسلمان ہو گئے۔ ایک مرنے کے قریب ضرورت مند بوڑھی نصرانی عورت کو اسلام کی دعوت دی اور بعد ازاں اللہ تعالیٰ سے توبہ کی کہ کہیں اس کی مجبوری اسے مسلمان بنانے کے مترادف نہ ہو جائے۔ اپنے ایک عیسائی غلام اَشق کو مسلمان ہونے کا کہا تو اس نے انکار کر دیا۔ آپؓ نے فرمایا لَآ اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ یعنی دین میں کوئی جبر نہیں اور اپنی وفات کے قریب اس کو آزاد کر دیا۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جانوروں پر بھی بہت شفقت فرماتے تھے۔ ایک اونٹ کی پشت پر زخم دیکھا تو کہا کہ تیرے بارہ میں اللہ کی باز پرس سے ڈرتا ہوں۔ ایک مرتبہ ایک غلام ایک سواری کو چار میل تک دوڑا کر مچھلی خرید لایا تو آپؓ نے اس کی سواری کے پسینہ کو دیکھ کر مچھلی چکھنے سے انکار کر دیا کہ میرے لیے ایک جانور کو تکلیف میں مبتلا کر دیا۔

بعض بزرگان بیان کرتے ہیں کہ جب لوگ کسی مسئلے میں اختلاف کریں تو دیکھو کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس معاملے میں کیا کیا ہے کیونکہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بغیر مشورہ کے کوئی کام نہیں کرتے تھے۔ حضرت قبیصہ بن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے آپؓ سے زیادہ کتاب اللہ کو پڑھنے والا، اللہ کے دین کو سمجھنے والا اور درس و تدریس کرنے والا کوئی نہیں دیکھا۔ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ علیہ نے کہا جب تم اپنی مجلس کو خوشبودار بنانا چاہو تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بہت ذکر کرو۔ مجاہد سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں شیاطین جکڑے ہوئے تھے جب آپؓ شہید ہوئے تو شیاطین زمین میں کودنے لگے۔ علی محمد صلابی لکھتے ہیں کہ آپؓ اسلامی خصوصیات کی عکاسی کرنے والے اشعار پسند کرتے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عشقیہ اشعار میں شریف عورتوں کا نام لانے کی رسم کو مٹا دیا اور اس کی سخت سزا مقرر کی۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل اور مناقب کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ قیصر اور کسریٰ کے خزانہ کی کنجیاں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ملیں کیونکہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وجود ظلی طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود ہی تھا اس لیے عالمِ وحی میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہاتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ قرار دیا گیا۔ پھر آپؑ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو اسلام کے دروازے اور خیر الانام محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فوج کے ہراول دستے بنایا ہے۔ پس جو شخص ان کی عظمت سے انکار کرتا ہے مجھے اس کے بد انجام اور سلب ایمان کا ڈر ہے۔ خلفائے راشدین بلا شبہ حضرت خیر الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں عظیم مقام پر فائز تھے اور اللہ نے انہیں وہ کچھ عطا فرمایا جو دنیا جہان میں کسی اور کو نہ دیا گیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ شیعہ حضرات میں سے جو یہ خیال کرتے ہیں کہ ابوبکر صدیق یا عمر فاروق نے علی مرتضیٰ یا فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے حقوق کو غصب کیا اور ان پر ظلم کیا تو ایسے شخص نے انصاف کو چھوڑا، زیادتی سے پیار کیا اور ظالموں کی راہ اختیار کی۔ سچ تو یہ ہے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ دونوں نے ادائیگی حقوق میں کبھی کوتاہی نہیں کی۔ انہوں نے تقویٰ کو اپنی راہ اور عدل کو اپنا مقصود بنا لیا تھا اور اپنے نفوس کو اللہ کی اطاعت میں لگا رکھا تھا۔ کثرتِ فیوض اور نبی الثقلین کے دین کی تائید میں ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما جیسا میں نے کسی کو نہ پایا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ و حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صدق و خلوص کی کیا بلند شان ہے۔ دونوں ایسے مبارک مدفن میں دفن ہوئے کہ اگر موسیٰ اور عیسیٰ زندہ ہوتے بصد رشک وہاں دفن ہونے کی تمنا کرتے لیکن یہ مقام بارگاہ رب العزت کی طرف سے ایک ازلی رحمت ہے جو صرف انہی لوگوں کی طرف رخ کرتی ہے جن کی طرف عنایت الٰہی ازل سے متوجہ ہو۔ یہی لوگ ہیں جن کو انجام کار اللہ کے فضل کی چادریں ڈھانپ لیتی ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جو کچھ اسلام کا بنا ہے وہ اصحابِ ثلاثہ سے ہی بنا ہے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو کچھ کیا ہے وہ اگرچہ کچھ کم نہیں مگر کامیابی کی پڑی تو صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہی جمائی تھی۔ صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رستہ صاف کر دیا تو پھر اس پر عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فتوحات کا دروازہ کھولا۔

حضرت مولوی عبد الکریم رضی اللہ تعالیٰ عنہ لکھتے ہیں کہ ایک دفعہ ایک دوست نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں عرض کیا کہ کیوں نہ ہم آپؑ کو مدارج میں حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے افضل سمجھا کریں اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب قریب مانیں؟ اس بات کو سن کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا رنگ اڑ گیا اور آپؑ کے وجود پر عجیب اضطراب و بیتابی طاری ہو گئی۔ آپؑ نے مکمل چھ گھنٹے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے محامد و فضائل، اپنی غلامی وادنیٰ مرتبہ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ و حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ میرے لیے یہ کافی فخر ہے کہ میں ان کا مداح اور خاکِ پا ہوں۔ جو فضیلت خدا تعالیٰ نے انہیں بخشی ہے وہ قیامت تک اور کوئی شخص نہیں پا سکتا۔ کب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں دوبارہ پیدا ہوں اور پھر کسی کو ایسی خدمت کا موقع ملے جو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ملا تھا۔

حضور انور نے آخر میں فرمایا کہ ان خطبات میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر یہاں ختم ہوتا ہے۔ آئندہ اللہ تعالیٰ نے توفیق دی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر شروع ہوگا۔ ان شاء اللہ

(سہ روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 9، 16، 23، 30 نومبر 2021ء)

ایک عظیم الشان چیلنج

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

’’اگر مسلم دنیا کے تمام ممالک کے سربراہان، اور امتِ مسلمہ کے تمام مسالک کے تمام افراد، متفقہ طور پر کسی ایک شخص کو بطور خلیفہ تسلیم کر لیں اور اس کی بیعت میں شامل ہو جائیں، تو جماعت احمدیہ بھی اُس خلیفہ کو تسلیم کرنے اور اُمت کے باقی مسالک کے ساتھ اُس کی بیعت کرنے پر ضرور غور کرے گی!‘‘

’’یہ بھی اُن کو اچھی طرح بتا دینا کہ تم ایسا نہیں کر سکو گے۔ نہیں کر سکو گے۔ ایسا تم کر ہی نہیں سکتے۔‘‘

(سہ روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ یکم جنوری 2021ء، صفحہ 1)

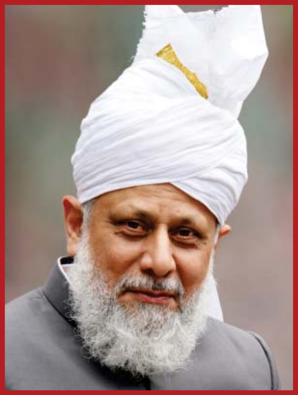

دعا کریں کہ یہ سال جماعت کے لئے، دنیا کے لئے، انسانیت کے لئے بابرکت ہو۔
ہر احمدی یہ عہد کرے کہ اس سال میں نئے دنیا میں ایک انقلاب پیدا کرنے کے لیے اپنی تمام تر صلاحیتوں کو استعمال کرنا ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے فرمودہ خطبہ جمعہ یکم جنوری 2021ء سے چند اقتباس

آج نئے سال کا پہلا دن ہے اور پہلا جمعہ ہے۔ دعا کریں کہ یہ سال جماعت کے لیے، دنیا کے لیے، انسانیت کے لیے بابرکت ہو۔ ہم بھی اپنا فرض ادا کرتے ہوئے پہلے سے بڑھ کر خدا تعالیٰ کی طرف جھکنے والے اور اپنی عبادتوں کے معیار بڑھانے والے ہوں اور دنیا والے بھی اپنی پیدائش کے مقصد کو سمجھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرنے والے بن جائیں اور ایک دوسرے کے حقوق کو پامال کرنے کی بجائے اللہ تعالیٰ کے حکموں پر چلتے ہوئے ایک دوسرے کے حق ادا کرنے والے بن جائیں ورنہ پھر اللہ تعالیٰ اپنے رنگ میں دنیا والوں کو ان کے فرائض کی طرف توجہ دلاتا ہے۔ کاش کہ ہم اور دنیا کے تمام لوگ اس اہم نکتے کو سمجھ جائیں اور اپنی دنیا و عاقبت سنوار سکیں۔

گزشتہ ایک سال سے ہم ایک نہایت خطرناک وبائی مرض کا سامنا کر رہے ہیں اور دنیا کا کوئی ملک بھی اس وباء سے باہر نہیں ہے، کہیں کم اور کہیں زیادہ، لیکن لگتا ہے کہ اکثریت دنیا کی اس بات کی طرف توجہ نہیں دینا چاہتی کہ کہیں یہ وباء اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہمیں اپنے حقوق و فرائض کی طرف توجہ دلانے کے لیے نہ ہو۔ یہ نہیں سوچنا چاہتے۔ یہ تو نہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ہلانا چاہتا ہے، بتانا چاہتا، توجہ دلانا چاہتا ہے۔ اس طرف کسی کی سوچ نہیں ہے۔

چند ماہ پہلے میں نے بہت سے سربراہانِ حکومت کو اس طرف توجہ دلانے کے لیے خطوط لکھے تھے اور کووڈ کے حوالے سے سمجھانے کی کوشش کی تھی اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حوالے سے اس طرف توجہ دلائی تھی کہ یہ آفات خدا تعالیٰ کی طرف سے اپنے حقوق و فرائض بھولنے اور ادا نہ کرنے بلکہ ظلم میں بڑھنے کی وجہ سے آتی ہیں، اس لیے توجہ کریں۔ بعض سربراہان نے جواب بھی دیئے لیکن ان کے دنیاداری والے جواب تھے کہ ہم بھی یہی چاہتے ہیں (دنیا کی نظر سے اُبالی باتیں کیں، دین والی بات نہیں کی۔ خدا کا بہت بڑا خانہ جو بیچ میں تھا اور میں نے بیان کیا تھا اس کا ذکر ہی نہیں کیا۔) اور ضرور ایسا ہونا چاہئے لیکن نہ اپنی حالتوں کو بدلنے کی طرف عملی قدم اٹھانا چاہتے ہیں یہ لوگ، نہ قوم کے ہمدرد بن کر قوم کو اصل مقصد کی طرف توجہ دلانا چاہتے ہیں۔ یہ جاننے کے باوجود کہ اس وباء کے بعد کے اثرات بہت خطرناک ہوں گے، یہ دنیا کے ہر لیڈر کو پتہ ہے، ہر عقل مند انسان کو پتہ ہے، ہر تجزیہ نگار کو یہ پتہ ہے لیکن اس کے باوجود اصل حل کی طرف توجہ نہیں ہے صرف دنیا کی جو کوششیں ہیں اسی کی طرف توجہ ہے۔

اس بیماری سے نہ صرف انفرادی طور پر ہر فرد معاشی لحاظ سے کمزور ہو رہا ہے، صحت کے لحاظ سے جو ہو رہے ہیں وہ تو ہو رہے ہیں جو متاثرین ہیں۔ لیکن عمومی طور پر ہر ایک معاشی لحاظ سے بھی متاثر ہو رہا ہے بلکہ بڑی بڑی امیر حکومتوں کی معیشتوں کی بھی کمریں ٹوٹ رہی ہیں۔ دنیاداروں کے پاس اس کا صرف ایک حل ہے کہ پھر جب ایسی صورت حال ہو جائے گی، جب معیشت تباہ ہو جائے گی تو دوسرے چھوٹے ملکوں کی معیشتوں پر قبضہ کیا جائے، اُن کو کسی طرح اپنے جال میں پھنسایا جائے، اپنے دام میں لایا جائے اور پھر بہانے بہانے سے ان کی دولتوں پر قبضہ کیا جائے۔ اُس کے لیے بلاک بنیں گے اور بن رہے ہیں۔ سرد جنگ دوبارہ شروع ہو جائے گی اور اب کہا جانے لگا ہے کہ شروع ہوگئی ہے ایک طرح سے اور کوئی بعید نہیں کہ اصل ہتھیاروں کی جنگ بھی ہو جائے جو نہایت خوفناک جنگ ہوگی۔ پھر یہ لوگ ایک اور گہرے کنوئیں میں گر جائیں گے۔ غریب ملک تو پہلے ہی پسے ہوئے ہیں امیر ملکوں کے عوام بھی پسیں گے اور بڑی خوفناک حد تک پسیں گے۔

پس اس سے پہلے کہ دنیا اس حالت کو پہنچے، ہمیں اپنا فرض ادا کرتے ہوئے دنیا کو ہوشیار کرنا چاہئے۔ پس یہ سال مبارکبادوں کا سال اس وقت بنے گا جب ہم اپنے فرائض کو اس نہج پر ادا کرنے والے ہوں گے کہ لوگوں کو سمجھائیں، دنیا کو سمجھائیں اور ظاہر ہے کہ یہ سب کرنے کے لیے ہمیں اپنی حالتوں کے بھی جائزے لینے ہوں گے۔ ہم جو زمانے کے امام مسیح موعود اور مہدی معہود کو ماننے والے ہیں کیا ہماری اپنی حالتیں ایسی ہو چکی ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کے حقوق ادا کرنے کے ساتھ خالصۃً لِلّٰہ اس کے بندوں کے حقوق بھی ادا کرنے والے ہیں یا ابھی ہمیں اپنی اصلاح کرنے اور ایک دوسرے سے پیار و محبت کے جذبات کو غیر معمولی معیاروں تک لانے کی ضرورت ہے۔ پس ہر احمدی کو غور کرنا چاہئے کہ اس کے سپرد ایک بہت بڑا کام کیا گیا ہے اور اس کے سرانجام دینے کے لیے پہلے اپنے اندر پیار اور محبت اور بھائی چارے کی فضا کو پیدا کریں، اپنے معاشرے میں، احمدی معاشرے میں اور پھر دنیا کو اس جھنڈے کے نیچے لائیں جو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلند کیا تھا اور جو اللہ تعالیٰ کی توحید کا جھنڈا ہے۔ تبھی ہم اپنی بیعت کے مقصد میں کامیاب ہو سکتے ہیں، تبھی ہم بیعت کا حق ادا کرنے والے بن سکتے ہیں، تبھی ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث ہو سکتے ہیں اور تبھی ہم نئے سال کی مبارکباد دینے کے اور لینے کے مستحق قرار دیے جا سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے اور ہر احمدی مرد، عورت، جوان، بچہ، بوڑھا اس بات کو سمجھتے ہوئے یہ عہد کرے کہ اس سال میں نئے دنیا میں ایک انقلاب پیدا کرنے کے لیے اپنی تمام تر صلاحیتوں کو استعمال کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک احمدی کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

آج کل پاکستان کے احمدیوں کے لئے اور الجزائر کے احمدیوں کے لیے دعا کی طرف بھی میں توجہ دلا رہا ہوں۔ ان کو اپنی دعاؤں میں بھی یاد رکھیں۔ پاکستان میں بعض جگہ بعض مولوی اور سرکاری اہلکار ظلموں پر اترے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسے ناقابل اصلاح لوگوں کی جلد پکڑ کے سامان کرے۔ اللہ تعالیٰ کے تو علم میں ہے کن کی اصلاح ہونی ہے اور کن کی نہیں ہونی۔ جن کی نہیں ہونی تو پھر ان کی جلد پکڑ کے سامان پیدا فرمائے۔ توہین رسالت کے جس قانون کے تحت یہ لوگ احمدیوں پر ظلم کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور احمدیوں کی اپنی تربیت کے لیے جو بھی ہمارے بعض ذرائع ہیں ہر ذریعہ پر پابندی لگانے کی کوشش کر رہے ہیں، اس کو اللہ تعالیٰ جلد ان سے دور فرمائے اور ہمیں اِن سے نجات دلائے۔ اصل میں تو رحمۃ للعالمین کے نام کو یہ بدنام کرنے والے لوگ ہیں۔ احمدی تو

ناموسِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اپنی جانیں قربان کرنے والے ہیں۔ آج دنیا کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کے نیچے لانے والے سب سے زیادہ کام بلکہ حقیقی کام احمدی کر رہے ہیں بلکہ کہنا چاہئے کہ اگر کوئی یہ کام کر رہا ہے تو وہ صرف احمدی ہیں۔ پس یہ دنیادار دنیاوی حکومت اور دولت کے بل بوتے پر ہم پر ظلم تو کر سکتے ہیں لیکن یہ یاد رکھیں کہ ہم اس خدا کو ماننے والے ہیں جو نِعۡمَ الۡمَوۡلٰی وَنِعۡمَ النَّصِیۡرِ ہے۔ وہ خدا ہے جو نعم المولیٰ ہے اور نعم النصیر ہے۔ یقیناً اس کی مدد آتی ہے اور ضرور آتی ہے اور اس وقت پھر ان دنیاداروں اور اپنے زعم میں طاقت اور ثروت رکھنے والے جو لوگ ہیں اُن کی پھر خاک بھی نظر نہیں آتی جب اللہ تعالیٰ کی مدد و نصرت آتی ہے۔ پس ہمارا کام ہے کہ دعاؤں سے اپنی عبادتوں کو مزید سجائیں اور اگر ہم یہ کر لیں گے تو پھر ہی ہم کامیاب ہیں۔

الجزائر کے بارہ میں میں نے کہا تھا کہ سب کو بری کر دیا گیا ہے۔ وہاں ایک کورٹ نے، ایک عدالت نے سب کو بری کیا تھا۔ دوسرے نے بھی معمولی جرمانہ کر کے تقریباً ساروں کو فارغ کر دیا لیکن اس کے باوجود بھی وہاں ابھی کچھ لوگ ہیں جو جیل میں اسیر ہیں۔ ان کے لیے بھی دعا کریں کہ ان کی جلد رہائی کے سامان ہوں۔ پاکستان کے اسیروں کی رہائی کے لیے بھی دعا کریں۔ ہماری خوشیاں چاہے وہ سال کے شروع کی ہوں یا عید کی، اصل تو اس وقت ہوں گی جب ہم دنیا میں ہر طرف اللہ تعالیٰ کی توحید کا جھنڈا لہرانے والے بنیں گے جسے لے کر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے تھے۔

خوشیاں اس وقت ہوں گی جب انسانیت انسانی قدروں کو پہچاننے والی بنے گی۔ جب آپس کی نفرتیں محبتوں میں بدل جائیں گی۔ اللہ تعالیٰ اس خوشی کے سامان بھی ہمیں جلد پہنچائے۔ مسلم اُمّہ کو بھی عقل دے کہ وہ آنے والے مسیح موعود اور مہدی معہود کو مان لیں۔ دنیا کو بھی عقل دے کہ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے بندوں کے حقوق ادا کرنے کی طرف توجہ دینے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہر ملک میں ہر احمدی کو اپنی حفظ و امان میں رکھے اور یہ سال ہر احمدی کے لیے، ہر انسان کے لیے رحمتوں اور برکتوں کا سال بن کر آئے اور جو کوتاہیاں اور کمیاں گزشتہ سالوں میں ہم سے ہو گئیں جو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا باعث بنیں یا ہمیں بعض انعاموں سے محروم رکھنے کا باعث بنیں اُن سے اللہ تعالیٰ ہمیں بچائے اور اپنے انعاموں کا اور فضلوں کا وارث بنائے اور ہم حقیقی مومن بن جائیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان دعاؤں کی بھی توفیق عطا فرمائے۔

(سہ روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 22 جنوری 2021 صفحہ 10-11)

خاندانِ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں شادی کی مبارک تقریب

مورخہ 13 نومبر 2021ء بروز شنبہ ایوانِ مسرور، اسلام آباد ٹلفورڈ میں ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے نواسے اور مکرم فاتح احمد ڈاہری صاحب، وکیل تعمیل و تنفیذ برائے انڈیا، نیپال و بھوٹان اور صاحبزادی امۃ الوارث فرح صاحبہ کے بیٹے مکرم منصور احمد ڈاہری صاحب کی تقریب شادی خانہ آبادی محترم سید خالد احمد شاہ صاحب، ناظرِ اعلیٰ وامیر مقامی ربوہ اور محترمہ سیدہ امۃ الباسط ماریہ صاحبہ کی صاحبزادی محترمہ سیدہ یمنیٰ خلود صاحبہ کے ساتھ ہوئی۔

اگلے روز 14 نومبر کو اسی ہال میں تقریب ولیمہ کا انعقاد ہوا۔ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت دونوں روز اس بابرکت تقریب کو رونق بخشی۔

ادارہ احمدیہ گزٹ کینیڈا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور دیگر افرادِ خاندان حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس پُر مسرت موقع پر مبارکباد پیش کرتے ہوئے نو بیاہتا جوڑے کے لیے دعا گو ہے کہ

بَارَکَ اللّٰہُ لَکَ وَبَارَکَ عَلَیۡکَ وَجَمَعَ بَیۡنَکُمَا فِی الۡخَیۡرِ (سنن ابی داؤد، کتاب النکاح)

اللہ تعالیٰ آپ کے لئے مبارک فرمائے اور آپ پر برکتیں نازل فرمائے اور آپ دونوں کو خیر پر جمع رکھے۔ (آمین!)

(سہ روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن 16 نومبر 2021ء)

نئے سال کی دعا

اَللّٰھُمَّ اَدۡخِلۡہُ عَلَیۡنَا بِالۡاَمۡنِ، وَالۡاِیۡمَانِ، وَالسَّلَامَۃِ، وَالۡاِسۡلَامِ، وَجَوَارٍ مِّنَ الشَّیۡطَانِ، وَرِضۡوَانٍ مِّنَ الرَّحۡمٰنِ

(معجم الصحابہ لمغزی 1539)

اے اللہ! اس سال کو ہمارے اوپر امن اور ایمان اور اسلام کے ساتھ اور شیطان سے بچاؤ اور رحمٰن کی رضامندی کے ساتھ داخل فرما۔ (آمین!)

نیک تمنائیں برائے سال نو

مکرم عبد السلام اسلام صاحب

ہو مبارک سالِ نو نوعِ بشر کے واسطے
باعثِ امن و سکوں ہو خشک و تر کے واسطے
اس طرح گونجے جہاں میں مہدیٔ برحق کی لے
گوشے گوشے سے صدا اٹھے ''غلام احمد کی جے''
افتراقِ باہمی ہے آج جن طبقوں کی خُو
جذبۂ الفت مٹا دے ان کا فرق ما و تُو
باہمی نفرت ہے پیدا آج جن اقوام میں
آ گھریں یارب وہ ازخود الفتوں کے دام میں
وہ سکوں ہو زندگی جنت کا گہوارہ بنے
شانتی ہر قوم کی تقدیر کا تارہ بنے
گوش گیتی سن لے طاہر کی صدائے دل گداز
فاش ہو چشمِ جہاں پر مقصد ہستی کا راز
باغِ ہستی میں کھلیں غنچے دم مسرور سے
دینِ حق کی آئے خوشبو عین نزد و دُور سے
وہ فضا ہو پیار کی دنیا بنے جنت نظیر
گورے، کالے، اسود و احمر ہوں سب الفت اسیر
مقصدِ تخلیقِ ہستی جان لے ہر آدمی
اور مقامِ خویش کو پہچان لے ہر آدمی
مصطفیٰ ؐ کا ہو علم ہرایک پرچم سے بلند
مسند آرائے جہاں ہو میرا شاہِ ارجمند
ہم فدا ہوں ہر گھڑی اپنے وطن کی آن پر
رحمتیں برسیں خدا کی ارض پاکستان پر
ہاں مبارک سالِ نو ہو احمدیت کے لئے !
نوعِ انساں کے لئے دین و شریعت کے لئے!

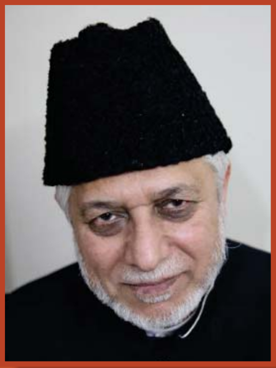

اسلام کی پیش کردہ توحیدِ خالص

توحید ہمارے پروردگار کو سب سے زیادہ پیاری ہے۔
(حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

مکرم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب، امام مسجد فضل لندن

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ. اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ.

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ ۝ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝

(سورۃ اخلاص 112:2-5)

اردو ترجمہ: تو کہہ دے کہ وہ اللہ ایک ہی ہے۔ اللہ بے احتیاج ہے۔ نہ اس نے کسی کو جنا اور نہ وہ جنا گیا۔ اور اس کا کبھی کوئی ہمسر نہیں ہوا۔

آج میری تقریر کا موضوع ہے۔ اسلام کی پیش کردہ توحید خالص

سامعین کرام! چند الفاظ پر مشتمل یہ موضوع معارف کا ایک قلزمِ بیکراں ہے۔ اس میں مذہب اسلام کی ایک ایسی خوبی کا بیان ہے جو اس کو ادیان عالم کے مقابل پر بے مثال برتری عطا کرتی ہے۔ اس دقیق اور پر معارف موضوع کا تقاضا ہے کہ ہم ہمہ تن گوش ہو کر اس کو سنیں اور اسلام کی اس خوبی کو پوری گہرائی میں جا کر اپنے دلوں میں جگہ دیں۔

سامعین کرام! اللہ کا تصور دنیا کے سب مذاہب میں کسی نہ کسی صورت میں پایا جاتا ہے خواہ کسی بالا ہستی کی صورت میں ہو یا کسی بت وغیرہ کی شکل میں۔ لیکن مذہب اسلام کی نمایاں خوبی یہ ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات کا ایسا جامع اور تسلی بخش بیان ملتا ہے جو دلوں کو حقیقی اطمینان اور کامل عرفان عطا کرتا ہے۔

توحید باری تعالیٰ کا ثبوت

توحیدِ خالص کے ذکر سے سارا قرآن مجید بھرا پڑا ہے۔ خدا کی ہستی کے زبردست شواہد پیش کرنے کے ساتھ قرآن کریم نے خدا تعالیٰ کی کامل اور خالص توحید کو نہایت واضح الفاظ میں پیش کیا ہے۔ اس سلسلے میں بطور مثال صرف پانچ آیات پر مشتمل اکیلی سورت اخلاص میں (جس کی تلاوت ابتدا میں کی گئی ہے۔) نہایت صفائی اور جامعیت کے ساتھ اس مسئلے پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

سورۃ اخلاص کے آغاز میں قل کا لفظ رکھ کر اس اہم عقیدے کا ذکر کیا گیا ہے کہ خدا کے متعلق جو قطعی اور یقینی بات ہے وہ یہی ہے کہ اللہ احد کی ذات ایسی ہے کہ ہر رنگ میں اور ہر طرح اپنے وجود میں ایک ہی ہے۔ نہ وہ کسی کی ابتدائی کڑی ہے اور نہ آخری۔ نہ کسی کے مشابہ ہے اور نہ کوئی اس کے مشابہ۔

اس نکتہ معرفت کی وضاحت کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

”عربی زبان میں دو الفاظ ایک کا مفہوم ادا کرنے کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔ ایک واحِد کا لفظ اور دوسرا احد ہے۔

واحد وہ عدد کہلاتا ہے جس سے آگے اور عدد چلتے ہیں یعنی دو۔ تین۔ چار۔ لیکن احد کا لفظ عربی میں اس وقت بولا جاتا ہے جب دوسرے عدد کا ذہن میں کوئی مفہوم ہی پیدا نہ ہو۔“

(تفسیر کبیر۔ جلد دہم، صفحہ 524)

”پھر احد اور واحِد کے الفاظ جو اللہ تعالیٰ کی ذات کے لئے استعمال ہوتے ہیں ان میں ایک فرق یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کے لئے احد کا لفظ استعمال ہو تو وہ اللہ تعالیٰ کی ذات کی وحدانیت بیان کرتا ہے۔ دوسری کسی ذات کا خیال بھی دل میں نہیں آتا۔ اور جب اللہ تعالیٰ کے لئے واحد کا لفظ استعمال کیا جائے تو وہاں صفات کی وحدانیت مراد ہوتی ہے یعنی وہ اپنی صفات میں کامل ہے اور اس کے سوا کوئی اور وجود نہیں جو صفات کے لحاظ سے کامل ہو۔“

(تفسیر کبیر۔ جلد دہم، صفحہ 525)

ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

اللہ تعالیٰ نے امام الزمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو حضرت خاتم النبیین ﷺ کی کامل متابعت کی برکت سے اسلامی تعلیمات کا بے مثال عرفان عطا فرمایا تھا۔ اسلام کی پیش کردہ توحیدِ خالص کے حوالے سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو پُر معرفت ارشادات بیان فرمائے ہیں ان میں سے چند ایک بطور نمونہ پیش کرتا ہوں۔

آپؑ فرماتے ہیں:

”توحید ہمارے پروردگار کو سب سے زیادہ پیاری ہے۔“

(خطبہ الہامیہ۔ روحانی خزائن، جلد 16، صفحہ 256)

پھر آپؑ فرماتے ہیں:

”میں ہمیشہ تعجب کی نگاہ سے دیکھتا ہوں کہ یہ عربی نبی جس کا نام محمدؐ ہے (ہزار ہزار درود اور سلام اس پر) یہ کس عالی مرتبہ کا نبی ہے اس کے عالی مقام کا انتہا معلوم نہیں ہو سکتا اور اس کی تاثیرِ قدسی کا اندازہ کرنا انسان کا کام نہیں۔ افسوس کہ جیسا حق شناخت کا ہے اس کے مرتبہ کو شناخت نہیں کیا گیا۔ وہ توحید جو دنیا سے گم ہو چکی تھی وہی ایک پہلوان ہے جو دوبارہ اس کو دنیا میں لایا۔“

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن، جلد 22، صفحہ 115)

پھر آپؑ نے بیان فرمایا:

”ہمارے نبی ﷺ اظہار سچائی کے لیے ایک مجددِ اعظم تھے جو گم گشتہ سچائی کو دوبارہ دنیا میں لائے۔ اس فخر میں ہمارے نبی ﷺ کے ساتھ کوئی بھی نبی شریک نہیں کہ آپؐ نے تمام دنیا کو ایک تاریکی میں پایا اور پھر آپؐ کے ظہور سے وہ تاریکی نور سے بدل گئی۔ جس قوم میں آپؐ ظاہر ہوئے آپؐ فوت نہ ہوئے جب تک کہ اس تمام قوم نے شرک کا چولہ اتار کر توحید کا جامہ نہ پہن لیا۔“

(لیکچر سیالکوٹ۔ روحانی خزائن، جلد 20، صفحہ 206)

حقیقی توحید کی وضاحت فرماتے ہوئے فرمایا:

"توحید صرف اِس بات کا نام نہیں کہ منہ سے لا اِلٰہ اِلا اللہ کہیں اور دل میں ہزاروں بت جمع ہوں۔ بلکہ جو شخص کسی اپنے کام اور مکر اور فریب اور تدبیر کو خدا کی سی عظمت دیتا ہے یا کسی انسان پر بھروسہ رکھتا ہے جو خدا تعالیٰ پر رکھنا چاہئے، یا اپنے نفس کو وہ عظمت دیتا ہے جو خدا کو دینی چاہئے، ان سب صورتوں میں وہ خدا تعالیٰ کے نزدیک بت پرست ہے۔ بت صرف وہی نہیں ہیں جو سونے یا چاندی یا پیتل یا پتھر وغیرہ سے بنائے جاتے ہیں اور ان پر بھروسہ کیا جاتا ہے بلکہ ہر ایک چیز یا قول یا فعل جس کو وہ عظمت دی جائے جو خدا تعالیٰ کا حق ہے وہ خدا تعالیٰ کی نگاہ میں بت ہے۔"

پھر آپ نہایت عارفانہ انداز میں توحیدِ خالص کا بیان اس طرح فرماتے ہیں:

"یاد رہے کہ حقیقی توحید جس کا اقرار خدا ہم سے چاہتا ہے اور جس کے اقرار سے نجات وابستہ ہے یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کو اپنی ذات میں ہر ایک شریک سے خواہ بت ہو، خواہ انسان ہو، خواہ سورج ہو یا چاند ہو یا اپنا نفس، یا اپنی تدبیر اور مکر و فریب ہو، منزہ سمجھنا اور اس کے مقابل پر کوئی قادر تجویز نہ کرنا۔ کوئی رازق نہ ماننا۔ کوئی معز اور مذِل خیال نہ کرنا۔ کوئی ناصر اور مددگار قرار نہ دینا۔ خدا تعالیٰ کے علاوہ کوئی مددگار نہ ہو۔ اور دوسرے یہ کہ اپنی محبت اسی سے خاص کرنا۔ اپنی عبادت اسی سے خاص کرنا۔ اپنا تذلل اسی سے خاص کرنا۔ اپنی امیدیں اسی سے خاص کرنا۔ اپنا خوف اسی سے خاص کرنا۔ پس کوئی توحید بغیر ان تین قسم کی تخصیص کے، کامل نہیں ہو سکتی۔"

وہ تین باتیں کون سی ہیں:

"اول ذات کے لحاظ سے توحید۔ یعنی یہ کہ اس کے وجود کے مقابل پر تمام موجودات کو معدوم کی طرح سمجھنا۔ اور تمام کو ہالک الذات اور باطل الحقیقت خیال کرنا۔

دوم صفات کے لحاظ سے توحید۔ یعنی یہ کہ ربوبیت اور الوہیت کی صفات بجز ذاتِ باری کسی میں قرار نہ دینا اور جو بظاہر رب الانواع یا فیض رساں نظر آتے ہیں یہ اسی کے ہاتھ کا ایک نظام یقین کرنا۔

تیسرے اپنی محبت اور صدق اور صفا کے لحاظ سے توحید۔ یعنی محبت وغیرہ شعارِ عبودیت میں دوسرے کو خدا تعالیٰ کا شریک نہ گرداننا اور اسی میں کھوئے جانا۔"

(سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب۔ روحانی خزائن، جلد 12، صفحہ 349-350)

سامعین کرام! جیسا کہ ذکر ہو چکا ہے توحیدِ باری تعالیٰ کا مضمون بہت گہرا اور عمیق ہے۔ اس پر گہرے تدبر اور غور و فکر کی ضرورت ہے۔ اس کو سمجھنے کے لیے ہمیں بار بار عارف باللہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پر حکمت ارشادات کی طرف جانا ہوگا۔ چند مزید ارشادات پیش کرتا ہوں جن سے توحیدِ حقیقی اور اس کے مختلف پہلوؤں پر بصیرت افروز روشنی پڑتی ہے۔ سماعت فرمائیے! آپؑ فرماتے ہیں:

"توحید صرف یہی نہیں ہے کہ الگ رہ کر خدا کو ایک جاننا۔ بلکہ ساتھ اس کے یہ بھی ضروری ہے کہ عملی رنگ میں یعنی محبت کے کامل جوش سے اپنی ہستی کو محو کر کے خدا کی وحدت کو اپنے پر وارد کر لینا، یہی کامل توحید ہے جو مدارِ نجات ہے جس کو اہل اللہ پاتے ہیں۔"

(براہین احمدیہ، حصہ پنجم۔ روحانی خزائن جلد 21، صفحہ 64)

دلی محبت سے نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"اے نادانو! جب تک خدا کی ہستی پر یقین کامل نہ ہو اس کی توحید پر کیونکر یقین ہو سکے۔ پس یقیناً سمجھو کہ توحیدِ یقینی محض نبی کے ذریعہ سے ہی مل سکتی ہے جیسا کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عرب کے دہریوں اور بدمذہبوں کو ہزارہا آسمانی نشان دکھلا کر خدا تعالیٰ کے وجود کا قائل کر دیا بات یہی سچ ہے کہ جب تک زندہ خدا کی زندہ طاقتیں انسان مشاہدہ نہیں کرتا، شیطان اس کے دل میں سے نہیں نکلتا اور نہ سچی توحید اس کے دل میں داخل ہوتی ہے اور نہ یقینی طور پر خدا کی ہستی کا قائل ہو سکتا ہے۔ اور یہ پاک اور کامل توحید صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے ملتی ہے۔"

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن، جلد 22، صفحہ 121)

توحیدِ خالص کی پر معارف تشریح

سامعین کرام! خدا تعالیٰ کی وحدانیت کا عقیدہ مذہبِ اسلام کی جان ہے۔ اسلام کی پیش کردہ توحیدِ خالص کا گہرا علم اور فہم و ادراک جو خدائے علیم و خبیر اور معلمِ کل جہان نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو عطا فرمایا وہ ہمارے لیے عظیم راہ نما ہے۔ آیئے آپؑ کی زبان مبارک سے ایک بار پھر اسلام کی پیش کردہ توحیدِ خالص کا مفہوم جانتے ہیں۔ آپؑ فرماتے ہیں:

"خدا نہ کسی کا بیٹا ہے نہ کوئی اس کا بیٹا ہے۔ کیونکہ وہ غنی بالذات ہے۔ اس کو نہ باپ کی حاجت ہے اور نہ بیٹے کی۔ یہ توحید ہے جو قرآن شریف نے سکھلائی ہے جو مدارِ ایمان ہے۔"

(لیکچر لاہور۔ روحانی خزائن، جلد 20، صفحہ 155)

پھر حضرت مسیح پاکؑ نے حقیقی توحید کو ان الفاظ میں بیان فرمایا کہ: "وہ واحد ہے اپنی ذات میں اور صفات میں اور افعال میں اور قدرتوں میں۔ اور اس تک پہنچنے کے لئے تمام دروازے بند ہیں مگر ایک دروازہ جو فرقان مجید نے کھولا ہے۔"

(رسالہ الوصیت۔ روحانی خزائن، جلد 20، صفحہ 311)

توحید کی حقیقت بیان فرماتے ہوئے مسیح پاک علیہ السلام فرماتے ہیں:

"توحید اس کا نام نہیں کہ صرف زبان سے کلمہ شہادت کہہ لیا۔ بلکہ توحید کے یہ معنی ہیں کہ عظمتِ الٰہی بخوبی دل میں بیٹھ جاوے اور اس کے آگے کسی دوسری شئے کی عظمت دل میں جگہ نہ پکڑے۔ ہر ایک فعل اور حرکت اور سکون کا مرجع اللہ تعالیٰ کی پاک ذات کو سمجھا جاوے اور ہر ایک امر میں اسی پر بھروسہ کیا جاوے کسی غیر اللہ پر کسی قسم کی نظر اور توکل ہرگز نہ رہے اور خدا تعالیٰ کی ذات میں اور صفات میں کسی قسم کا شرک جائز نہ رکھا جاوے۔"

(ملفوظات۔ جلد 3، صفحہ 230، ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

حضرت مسیح پاک علیہ السلام کی آمد کا مقصد کیا تھا۔ آپؑ کے اپنے الفاظ میں سنیئے:

"خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیا۔ ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دینِ واحد پر جمع کرے۔ یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کے لئے میں دنیا میں بھیجا گیا۔ سو تم اس مقصد کی پیروی کرو مگر نرمی اور اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے سے۔"

(رسالہ الوصیت۔ روحانی خزائن، جلد 20، صفحہ 306-307)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشادات

علوم ظاہری و باطنی سے پر کیے جانے والے وجود حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے اپنی شہرہ آفاق تفسیر کبیر میں اسلام کی پیش کردہ توحیدِ خالص کو مختلف جہات سے خوب واضح فرمایا ہے۔ چند نکات معرفت پیش کرتا ہوں۔

قرآن مجید کے متعلق آپ فرماتے ہیں:

"توحید کا ایسا واضح بیان کسی دوسری کتاب میں نہیں۔"

(تفسیر کبیر۔ جلد دہم۔ صفحہ 517)

پھر فرمایا:

"سب انبیا کا مشترکہ مشن اشاعتِ توحید تھا خواہ وہ نبی کسی ملک میں پیدا ہوا ہو۔"

(تفسیر کبیر۔ جلد 5، صفحہ 506)

مزید فرمایا:

''حقیقت یہی ہے کہ توحید مذہب کی جان ہے۔اگر کوئی شخص توحید کو اچھی طرح سمجھ لے تو مذہب کا بہت سا حصہ اس پر روشن ہو جاتا ہے۔'' (تفسیر کبیر۔جلد دہم،صفحہ 383)

''اسلام کے سوا کوئی مذہب دنیا میں ہے ہی نہیں جو توحیدِ کامل کو پیش کرتا ہو!'' (تفسیر کبیر۔جلد دہم،صفحہ 395)

''ہر نبی دنیا میں توحید کے قیام کے لئے مبعوث ہوتا ہے لیکن رسول کریم ﷺ نے جس رنگ میں توحید کو قائم کیا ہے اور جو جذبۂ غیرت اللہ تعالیٰ کی توحید کے متعلق آپؐ کے اندر پایا جاتا تھا اس کی مثال کسی نبی میں ہمیں نظر نہیں آتی۔''

(تفسیر کبیر۔جلد دہم،صفحہ 340)

''توحید کا عقیدہ اس دنیا کی آبادی کی بنیاد ہے۔''

(تفسیر کبیر۔جلد دہم،صفحہ 518)

یہ ایک پر معارف ارشاد ہے جو غور و فکر کے لائق ہے۔

توحید خالص کے حوالے سے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پر معارف فقرات جن میں دقیق نکاتِ حکمت و دانش بیان ہوئے ہیں۔ان میں سے چند اور فقرات بطور نمونہ پیش کرتا ہوں جو پوری توجہ سے گہرے غور و فکر کے متقاضی ہیں۔آپؓ فرماتے ہیں:

☆ مسلمانوں میں اخوت توحید کی وجہ سے پیدا ہوئی۔

☆ توحید کامل کے بغیر امن قائم نہیں ہوسکتا۔

☆ توحید باری تعالیٰ کے نکتہ پر ہی تمام مذاہب کا اتحاد ممکن ہے۔

(تفسیر کبیر۔جلد 7)

پھر آپؓ فرماتے ہیں:

☆ توحید مذہب کی جان ہے۔

☆ توحید رحمانیت کا منبع ہے۔

☆ توحیدِ کامل کا نتیجہ توکلِ کامل ہوتا ہے۔

☆ پہلے توحید کو سمجھنا چاہئے اس کے بعد دعائے کامل پیدا ہوگی۔

☆ کامل توحید والے کو صرف خدا تعالیٰ پر توکل کرنا چاہئے۔

☆ خالص توحید پر قائم ہونے والا انسان جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔

☆ توحید کا نقش قدرت کی ہر چیز میں رکھا ہوا ہے۔

(تفسیر کبیر۔جلد 10)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے متعدد خطابات اور خطبات جمعہ میں توحیدِ خالص کے مضمون کو بہت کھول کھول کر بیان فرمایا ہے۔اس کا ایک نمونہ پیش کرتا ہوں۔ایک خطبہ جمعہ میں آپ فرماتے ہیں:

''حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے اپنی خالص توحید کے قیام کے لئے دنیا میں مبعوث فرمایا تھا۔اور بچپن سے ہی اللہ تعالیٰ نے اپنی جناب سے ایسے انتظامات فرما دیئے کہ آپؐ کے دل کو صاف، پاک اور مصفّٰی بنا دیا۔بچپن سے ہی اللہ تعالیٰ نے آپؐ کے اندر اپنی محبت اور شرک سے نفرت کا بیج بو دیا۔''

پھر آپ فرماتے ہیں:

'' خدائے واحد کی محبت کا ایک جوش تھا جس نے آپؐ کی راتوں کی نیند اور دن کا چین و سکون چھین لیا تھا۔اگر کوئی تڑپ تھی تو صرف ایک کہ کسی طرح دنیا ایک خدا کی عبادت کرنے لگ جائے، اپنے پیدا کرنے والے خدا کو پہچاننے لگ جائے۔اس پیغام کو پہنچانے کے لئے آپؐ کو تکلیفیں بھی برداشت کرنا پڑیں، سختیاں بھی جھیلنی پڑیں۔لیکن یہ سختیاں، یہ تکلیفیں آپؐ کو ایک خدا کی عبادت اور خدائے واحد کا پیغام پہنچانے سے نہ روک سکیں۔''

آپ مزید فرماتے ہیں:

''پھر آپؐ کی جوانی کا زمانہ دیکھیں کس طرح ایک غار میں جا کر ایک خدا کی عبادت کیا کرتے تھے۔آپؐ غار حرا میں کئی کئی دن گزارتے۔علیحدگی میں اپنے رب سے راز و نیاز کی باتیں کرتے، اس کی عبادت کرتے۔یہ دیکھ کر آپؐ کے ہم قوم بھی کہنے لگ گئے عَشِقَ مُحَمَّدٌ رَبَّهٗ کہ محمد (ﷺ) تو اپنے رب کا عاشق ہو گیا ہے۔

پھر زمانہ نبوت شروع ہوا تو آپؐ کے چچا نے جب کفار کے خوف سے آپؐ کو اللہ تعالیٰ کے پیغام کے اظہار سے روکنے کی کوشش کی تو اس عاشقِ صادق نے کیا خوبصورت جواب دیا، کہ اے میرے چچا! اگر یہ لوگ میرے دائیں ہاتھ میں سورج اور بائیں طرف چاند بھی لا کر رکھ دیں تب بھی میں اس کام کو نہیں چھوڑ سکتا۔یہاں تک کہ خدا اس کو پورا کردے یا خود میں اس میں ہلاک ہو جاؤں۔'' (خطبہ جمعہ فرمودہ 4 فروری 2005ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا ذکر قمر الانبیاء حضرت مرزا بشیر احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے الفاظ میں یوں فرمایا ہے:

''بلال بن رباحؓ، امیہ بن خلف کے ایک حبشی غلام تھے امیہ ان کو دوپہر کے وقت جب کہ اوپر سے آگ برستی تھی اور مکہ کا پتھریلا میدان بھٹی کی طرح تپتا تھا باہر لے جاتا اور ننگا کر کے زمین پر لٹا دیتا اور بڑے بڑے گرم پتھر ان کے سینے پر رکھ کر کہتا: لات اور عزیٰ کی پرستش کر اور محمدؐ سے علیحدہ ہو جا، ورنہ اسی طرح عذاب دے کر مار دوں گا۔بلالؓ زیادہ عربی نہیں جانتے تھے۔بس صرف اتنا کہتے: احد احد یعنی اللہ ایک ہے۔اور یہ جواب سن کر امیہ اور تیز ہو جاتا اور ان کے گلے میں رسہ ڈال کر انہیں شریر لڑکوں کے حوالہ کر دیتا اور وہ ان کو مکہ کے پتھریلے گلی کوچوں میں گھسیٹتے پھرتے جس سے ان کا بدن خون سے تر بتر ہو جاتا مگر ان کی زبان پر سوائے احد احد کے کوئی اور لفظ نہ آتا۔حضرت ابوبکرؓ نے ان پر یہ جور و ستم دیکھا تو ایک بڑی قیمت پر خرید کر انہیں آزاد کر دیا۔''

(سیرت خاتم النبیینؐ، صفحہ 140)

اور یوں یہ پروانہ توحید خوشی خوشی توحید باری تعالیٰ کے عظیم ترین علمبردار کی غلامی میں آ کر سیدنا بلال بن گیا!

رسول پاکؐ کی حیات مبارکہ میں توحیدِ خالص کے ایمان افروز نظارے

حضرات! ہمارے پیارے آقا حضرت خاتم الانبیاءؐ کی مقدس زندگی ایک کھلی کتاب کی مانند ہے جس میں تعلق باللہ اور توحید کے حوالے سے روح پرور نظارے جگمگاتے نظر آتے ہیں۔آپؐ کی مبارک زندگی میں توحید خالص کی محبت اور غیرت کے حوالے سے بھی ایسے ایسے نمونے نظر آتے ہیں جو دلوں کو رسول پاکؐ کی محبت سے کناروں تک بھر دیتے ہیں۔آیئے ذرا مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کی گلیوں میں جا کر رسول مقبولؐ کے نقوشِ پا سے اپنے دلوں اور آنکھوں کو منور کرنے کی سعادت حاصل کریں!

رسولِ خداؐ کی پشت پر گوشت کا ابھرا ہوا ایک ٹکڑا تھا۔ابو رمثہ کے والد نے نبی کریمؐ سے کہا کہ آپ کی پشت پر جو ابھار سا ہے مجھے دکھائیں۔میں طبیب ہوں اس کو علاج سے دور کردوں گا۔رسولِ خدا ﷺ نے یہ بات سن کر توحید کی بے پناہ غیرت سے فرمایا کہ اصل طبیب تو اللہ کی ذات ہے اس ٹکڑے کا طبیب بھی وہی ہے جس نے اسے پیدا کیا ہے! (سنن ابوداؤد)

رسول کریمؐ کی ہر بات کی تان توحید الٰہی اور عظمت باری کے بیان پر ختم ہوتی تھی۔ایک بار آپؐ کی تیز رفتار اونٹنی ایک اعرابی کی اونٹنی کے مقابل میں پیچھے رہ گئی۔اس موقع پر آپؐ نے کیا ہی عمدہ تبصرہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہی ہے جو کسی چیز کو اونچا کرتا ہے اور کبھی نیچا بھی کرتا ہے۔سب سے اونچی ذات خدا تعالیٰ کی ہے!

(سنن ابوداؤد)

سبحان اللہ! توحید خالص کا کیا ہی خوبصورت بیان ہے!

توحید باری تعالیٰ کے لیے رسول مقبول ﷺ کی غیرت کا معراج غزوہ احد کے اس واقعہ میں نظر آتا ہے جب مسلمانوں کی عارضی پسپائی کے دوران آپؐ نے احد پہاڑ کے دامن میں ایک تنگ سی جگہ میں پناہ لی۔ ابوسفیان نے بڑے زور سے آواز دی اور کہا کہ ہم نے محمد ﷺ کو مار دیا ہے۔ رسول پاک ﷺ نے اس تعلّی کا کوئی جواب نہ دیا۔ یہی حکمت کا تقاضا تھا۔ اس پر ابوسفیان نے کہا ہم نے ابوبکرؓ کو بھی مار دیا ہے۔ رسول پاکؐ نے فرمایا کہ کوئی جواب نہ دیا جائے۔ پھر ابوسفیان نے آواز دی کہ ہم نے عمرؓ کو بھی مار دیا ہے۔ رسول پاکؐ نے اس پر بھی خاموش رہنے کا حکم دیا۔ اب کفار کو یقین ہوگیا کہ ہم نے میدان مار لیا ہے اس پر ابوسفیان اور اس کے ساتھیوں نے خوشی میں نعرہ لگایا أُعْلُ هُبَلُ أُعْلُ هُبَلُ کہ ہمارے بت ہبل کی شان بلند ہو!

دیکھنے کی بات یہ ہے کہ اس موقع پر وہی رسولِ خدا ﷺ جو اپنی موت کے اعلان پر، ابوبکرؓ کی موت کے اعلان پر اور عمرؓ کی موت کے اعلان پر اپنے ساتھیوں کو خاموشی کی نصیحت فرما رہے تھے، اب جب کہ خدائے واحد کی عزت کا سوال پیدا ہوا اور شرک کا نعرہ میدان سے بلند کیا گیا تو توحیدِ خالص کی غیرت سے آپؐ کی روح بے تاب ہوگئی اور آپؐ نے صحابہؓ سے فرمایا تم لوگ اس تعلّی کا جواب کیوں نہیں دیتے؟ صحابہؓ نے کہا یا رسول اللہ! ہم کیا کہیں۔ فرمایا تم کہو کہ اَللّٰہُ أَعْلٰی وَأَجَلُّ . اَللّٰہُ أَعْلٰی وَأَجَلُّ۔ کفار کو بتا دو کہ تم جھوٹ بولتے ہو کہ ہبل کی شان بلند ہوئی ہے۔ سنو! وحدہ لاشریک خدا ہی معزز ہے اور اسی کی شان بلند و بالا ہے۔

اس طرح آپؐ نے اپنی جان کا خطرہ مول لیتے ہوئے توحیدِ خالص کا نعرہ بلند فرمایا۔ اس دلیرانہ اور بہادرانہ جواب کا کفار کے لشکر پر اتنا گہرا اثر ہوا کہ وہ دوبارہ حملہ کرنے کی جرأت نہ کر سکا!

توحیدِ خالص کی خاطر غیرت کا یہ نمونہ تاریخ عالم میں ہمیشہ سنہری حروف سے لکھا جائے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں توحید الٰہی کی یہی محبت اور اس کے لیے غیرت کا شاندار نمونہ اس واقعہ میں ملتا ہے کہ ایک بار آپ کو شدید سر درد کی شکایت ہوئی۔ ہر ممکن علاج کیا گیا لیکن آرام نہ آسکا۔ ایک ماہر حکیم کو دور سے بلایا گیا۔ وہ آیا اور دیکھ کر کہنے لگا کہ کوئی فکر نہ کریں دو دن میں آرام کر دوں گا۔ حضرت مسیح پاک علیہ السلام نے یہ مشرکانہ بات سنی تو فرمایا کہ میں اس حکیم سے ہرگز کوئی علاج نہیں کروانا چاہتا۔ کیا وہ اپنے آپ کو خدا سمجھتا ہے؟ جس قدر رقم علاج کے لیے اس سے طے کی گئی تھی اس سے زیادہ دے دی اور اسے واپس بھجوا دیا۔ فرمایا: اصل شافی مطلق ہمارا خدا ہے!

سامعین کرام! اسلام کے ذریعہ دنیا میں توحیدِ خالص کا قیام ہوا۔ خلافت راشدہ کے بعد گمراہی اور ضلالت کا ایک لمبا دور آیا اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے ذریعہ توحیدِ خالص کا از سرِ نو قیام ہوا جو خلافت احمدیہ کے سایہ میں روز بروز وسیع تر ہوتا جا رہا ہے اس کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم کلام میں ملتا ہے۔ چند اشعار سماعت فرمائیں۔

توحیدِ خالص کے پاکیزہ اثرات کا ذکر کرتے ہوئے آپؑ فرماتے ہیں:

کہتے ہیں تثلیث کو اب اہلِ دانش الوداع
پھر ہوئے ہیں چشمہ توحید پر از جاں نثار
آسماں سے ہے چلی توحید خالق کی ہوا
دِل ہمارے ساتھ ہیں گو منہ کریں بک بک ہزار
مجھ کو خود اس نے دیا ہے چشمہ توحیدِ پاک
تا لگاوے از سرِ نو، باغِ دیں میں لالہ زار

سامعین کرام! اسلام کی پیش کردہ توحید خالص کے بارے میں چند امور پیش کرنے کے بعد تقریر کے آخر میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا ایک ارشاد پیش کرنا چاہتا ہوں جو ہم سب کو بہت ہی غور سے سن کر حرزِ جان بنانا ضروری ہے۔

آپؓ فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے الہاماً یہ فرمایا تھا کہ:

خُذُوا التَّوْحِیْدَ التَّوْحِیْدَ یَا اَبْنَاءَ الْفَارِسْ

(براہین احمدیہ۔ روحانی خزائن، جلد 1 صفحہ 267)

یعنی اے ابنائے فارس! توحید کو مضبوطی سے پکڑو۔ ابنائے فارس سے مراد صرف آپ کا خاندان ہی نہیں ہے بلکہ تمام جماعت روحانی لحاظ سے ابنائے فارس کے ماتحت آتی ہے اور یہ حکم تمام جماعت کے لیے ہے اور یہ قاعدہ ہے کہ مصیبت کے وقت انسان کسی خاص چیز کو پکڑتا ہے۔ فرمایا کہ تم مصائب کے وقت توحید کو پکڑ لیا کرو کہ اس کے اندر باقی تمام چیزیں ہیں۔ پس ہماری جماعت کا فرض ہے کہ وہ لا الٰہ الا اللہ کے ماٹو کو ہر وقت اپنے سامنے رکھیں۔‘‘

(ماخوذ از خطبہ جمعہ فرمودہ 28 اگست 1936ء مطبوعہ خطبات محمودؓ۔ جلد 17 صفحہ 570-571)

سامعین کرام! قیام توحید کے لیے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک دعا پر اپنی تقریر کا اختتام کرتا ہوں۔

آپؑ فرماتے ہیں:

’’بالآخر ہم دعا کرتے ہیں کہ اے قادر خدا! اے اپنے بندوں کے راہنما۔ جیسا تو نے اس زمانہ کو صنائع جدیدہ کے ظہور و بروز کا زمانہ ٹھہرایا ہے ایسا ہی قرآن کریم کے حقائق و معارف ان غافل قوموں پر ظاہر کر اور اب اس زمانہ کو اپنی طرف اور اپنی کتاب کی طرف اور اپنی توحید کی طرف کھینچ لے۔ کفر اور شرک بہت بڑھ گیا اور اسلام کم ہوگیا۔ اب اے کریم! مشرق اور مغرب میں توحید کی ایک ہوا چلا اور آسمان پر جذب کا ایک نشان ظاہر کر۔ اے رحیم! تیرے رحم کے ہم سخت محتاج ہیں۔ اے ہادی! تیری ہدایتوں کی ہمیں شدید حاجت ہے۔ مبارک وہ دن جس میں تیرے انوار ظاہر ہوں۔ کیا نیک ہے وہ گھڑی جس میں تیری فتح کا نقارہ بجے۔

تَوَکَّلْنَا عَلَیْکَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ

(آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن، جلد 5 صفحہ 213-214، حاشیہ در حاشیہ)

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

(سہ روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 28 اگست 2021ء)

قارئین ماہنامہ احمدیہ گزٹ کینیڈا کو سالِ نو بہت بہت مبارک!!

اللہ تعالیٰ ہم سب کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، آپؐ کے غلام صادق حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور خلفائے کرام کی دی گئی رہنمائی کی روشنی میں اپنی زندگیاں گزارنے کی توفیق بخشے۔ آمین!

(ادارہ)

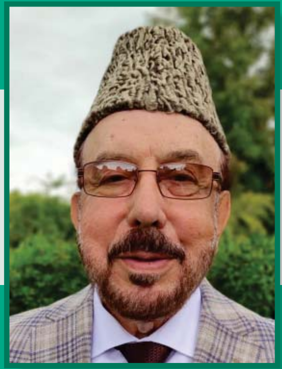

البانیہ میں مسجد کی تعمیر

مکرم مولانا محمد زکریا خان صاحب امیر و مشنری انچارج ڈنمارک

1993ء میں جب البانیہ میں کمیونزم کا خاتمہ ہوا تو خاکسار نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمتِ اقدس میں بذریعہ خط یہ تجویز عرض کی کہ کمیونزم کا دور ختم ہوگیا۔ ہمیں فوراً وہاں جاکر مسجد بنالینی چاہئے۔ ممکن ہے بعد میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑے۔ 1994ء میں حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ملا کہ عاجز فوراً ایک ماہ کے لئے البانیہ چلا جائے اور صورت حال کا تفصیلی جائزہ لے کر رپورٹ پیش کرے۔ خاکسار نے فوراً اس کی تعمیل کی لیکن ویزا کے حصول میں رکاوٹ رہی اور یہ سفر نہ ہوسکا۔

1995ء میں حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے مکرم مولانا ہادی علی چوہدری صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن اور مکرم مشہود الحق صاحب امیر جماعت سویڈن کو جو اس وقت البانیہ کے نگران بھی تھے، بیعتوں، نومبائعین میں جماعتی تنظیم کے قیام، مسجد کے لئے مناسب جگہ کی تلاش اور دیگر بعض معاملات کی تحقیق کے لئے البانیہ جانے کا ارشاد فرمایا۔ اس وفد میں حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو بھی شامل فرمایا تا کہ ان کاموں میں معاونت کے ساتھ ساتھ ترجمانی کے فرائض بھی انجام دے سکے۔ چنانچہ اس سفر میں دیگر کاموں کے ساتھ ساتھ مسجد کے لئے بعض جگہیں دیکھی گئیں مگر وہ ہماری ضرورت کے لحاظ سے مناسب نہ تھیں۔

خاکسار نے البانین زبان کی تعلیم یوگوسلاویہ کے صوبہ کوسووو Kosovo سے حاصل کی تھی اور خاکسار کا البانیہ کا یہ پہلا دورہ تھا۔ خاکسار کی زندگی کا یہ ایک ایسا سفر تھا جسے کبھی فراموش نہیں کیا جاسکتا۔ اس وقت یہ ملک، غربت، افلاس اور نہایت درجہ پسماندگی کا شکار تھا۔ مگر پھر یہ چند برسوں میں ترقیات کی منازل طے کرتا ہوا آج ایک نیا اور خوشحال ملک بن چکا تھا۔

1996ء میں حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے البانیہ کا انتظام و انصرام خاکسار کے سپرد کردیا اور ہدایت فرمائی کہ مسجد کی تعمیر کے لئے کوئی مناسب، وسیع اور کشادہ زمین تلاش کی جائے جو شہر سے ذرا فاصلہ پر ہو۔ یہ وہ وقت تھا جب خاکسار حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت پر جرمنی کے شہر شہر اور بستی بستی میں جاکر البانین احباب تک احمدیت کا پیغام پہنچانے میں دن رات مصروف رہتا۔ ماہ دو ماہ کے لئے البانیہ چلا جاتا اور مختلف علاقوں میں کسی اچھی زمین کی تلاش کرتا رہتا۔

1996ء میں جب خاکسار البانیہ سے واپس سویڈن آیا تو اگلے روز حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کا فون آیا تو آپ نے خاکسار سے تفصیلی رپورٹ لی اور پھر فرمایا کہ خاکسار ایک ہفتہ کے لئے لندن آجائے۔ چنانچہ اگلے ہی روز خاکسار لندن روانہ ہوگیا۔ جب خاکسار مسجد فضل کے احاطہ میں داخل ہوا حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نماز پڑھا کر مسجد سے باہر تشریف لا رہے تھے۔ آپؒ نے از راہِ شفقت مجھے معانقہ کا شرف بخشا۔ حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے بندہ پروری فرماتے ہوئے اس عاجز کو رات کے کھانے پر بلایا۔ خاکسار نے آقا کے ساتھ کھانے کی سعادت حاصل کی۔ اسی اثنا میں حضور انورؒ نے فرمایا:

''اب جب البانیہ جاؤ تو اچھی اور کشادہ زمین خرید لینا، میں ایک ملین ڈالر آپ کے اکاونٹ میں ٹرانسفر کروادیتا ہوں۔ زیادہ پوچھ گچھ کی ضرورت نہیں خود فیصلہ کرلینا۔''

مارچ 1997ء میں خاکسار البانیہ روانہ ہوگیا۔ قیام طویل رکھا تھا کہ مسجد کے لئے زمین کی تلاش اور اس کی خرید کی کاروائی مکمل ہوسکے۔ خاکسار نے ایک مکان (فلیٹ) کرایہ پر لے لیا اور اس میں بستر، برتن، اور دیگر ضروری اشیا ڈالدیں۔ چھ ماہ کا کرایہ بھی مالک مکان کو پیشگی ادا کردیا۔

ایک پلاٹ جو پسند آیا تھا وہ تقریباً 12 ہزار مربع میٹر تھا۔

خاکسار نے مناسب سمجھا کہ مرکز سے کوئی آرکیٹیکٹ آجائیں تا کہ ان کی رائے بھی لے لی جائے اور وہ نقشہ جات کی تیاری میں زمین اور اس کے اردگرد کے ماحول کو سامنے رکھ سکیں۔ چنانچہ خاکسار نے حضور انورؒ کی خدمت میں درخواست کی۔ اس پر مکرم چوہدری عبدالرشید صاحب آرکیٹیکٹ لندن سے البانیہ آگئے۔ اس پلاٹ کو کافی موزوں خیال کرتے ہوئے ہم نے اس کا سودا کرنا شروع کردیا۔ ابھی قیمت پر گفت وشنید جاری تھی کہ ایک رات اچانک گولیوں کے چلنے کی آواز نے لرزہ طاری کردیا۔ جب کھڑکی سے جھانکا تو ہر طرف گولیاں چل رہی تھیں۔ خاکسار نے مکرم چوہدری عبدالرشید صاحب کو جگایا کہ اٹھیں ہر طرف گولیاں چل رہی ہیں۔ یہ فی الحقیقت ایک انتہائی خوفناک اور بھیانک رات تھی۔

اس صورت حال میں ہم نے مناسب سمجھا کہ لندن فون کرکے صورت حال سے آگاہ کریں اور البانیہ سے نکلنے کی اجازت طلب کریں۔ چنانچہ قریب ہی ایک ہوٹل میں گئے۔ یہاں سے پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کے دفتر میں فون کیا تو مکرم پیر محمد عالم صاحب نے فون اٹھالیا۔ انہوں نے بغیر کسی تمہید کہا کہ آپ ابھی تک وہاں سے نکلے نہیں۔ حضور رحمہ اللہ تعالیٰ بہت پریشان ہیں۔ حضور انورؒ کو البانیہ کے حالات کی نزاکت کا پہلے سے علم ہو چکا تھا۔

اس وقت حالت یہ تھی کہ بازار بند پڑے تھے، ہر طرف گولیاں چل رہی تھیں۔ ایئر پورٹ بند ہو چکا تھا، کوئی راستہ وہاں سے نکلنے کا نظر نہیں آتا تھا۔ ہم نے ایک دو افراد سے پوچھا بھی کہ ہم کس طرح باہر جاسکتے ہیں چنانچہ کسی نے بتایا کہ ابھی 12 بجے دوپہر ایک Ferry اٹلی جارہی ہے، کوشش کریں کہ یہ آپ کو مل جائے ورنہ اس کے بعد سب راستے بند ہوجائیں گے۔ اس Ferry کے حصول کے لئے ہمیں اب Tirana سے ساحلی شہر Durres جانا تھا جس کا فاصلہ 35 کلومیٹر تھا۔ جائیں کیسے، کچھ سمجھ نہیں آرہی تھی۔ لیکن بمشکل یہ انتظام بھی ہوگیا۔

خاکسار نے مالکِ مکان سے بات کی وہ اپنے علاقہ کا اثر ورسوخ والا شخص تھا۔ کہنے لگا کہ یہ میری مرسڈیز کار حاضر ہے، لے جاؤ۔ خاکسار نے اس سے کہا کہ سارے علاقہ میں لوٹ مار اور قتل وغارت ہورہی ہے۔ کوئی بندوبست کردو۔ وہ خاکسار کے ساتھ بہت اچھا سلوک رکھتا اور بڑی عزت کرتا تھا۔ اس نے سارے محلے میں کہہ دیا تھا کہ یہ میرا مہمان ہے اس کو کوئی آنچ نہ پہنچے۔ اس نے کسی کو فون کیا تو تھوڑی دیر میں ایک مضبوط قوی آدمی

حاضر ہوا۔ اس کو بڑے رعب سے کہنے لگا کہ ان کو Sea Port چھوڑ آؤ۔ بس ہم نے اپنا سامان اس کی کار میں رکھا اور روانہ ہوگئے اور ساڑھے دس بجے صبح وہ شخص ہمیں Sea Port کے قریب اتار کر چلا گیا۔

مگر 35 کلومیٹر کا یہ سفر نہایت بھیانک اور لرزہ طاری کردینے والا سفر تھا۔ ہر طرف لوٹ مار، قتل وغارت کا بازار گرم تھا، کتنی لاشیں سڑک کے کنارے پڑی تھیں، گودام لوٹے جارہے تھے، دوکانیں نذرِ آتش کی جارہی تھیں، غرض ہر طرف قیامت صغریٰ برپا تھی۔

ان حالات میں جب ہم بندرگاہ پہنچے تو یہ مختصر سی بندرگاہ ہزاروں افراد سے بھری پڑی تھی۔ ڈرائیور تو ہمیں کچھ فاصلہ پر چھوڑ کر چلا گیا۔ ہم اپنا سامان اٹھا کر جب بندرگاہ پر پہنچے تو وہاں بہت غیرملکی اور اٹالین شامل تھے۔ ہمیں کسی نے بتایا کہ آپ اگر غیرملکی ہیں تو امریکن سفیر کے پاس رپورٹ کریں۔ چنانچہ ہم امریکن سفیر سے ملے اور انہیں بتایا کہ ہم میں سے ایک برٹش ہے اور ایک سویڈش۔ انہوں نے ہمارے نام نوٹ کرلئے اور کہنے لگے کہ بس انتظار کریں۔ دوصد اٹالین تھے باقی اتنے ہی دوسرے یورپین ممالک کے لوگ تھے اس کے علاوہ ہزار کے قریب البانین اسلحہ کی نمائش کرتے ہوئے وہاں جمع ہوگئے اور کہنے لگے کہ جہاں یہ جائیں گے ہم بھی وہیں جائیں گے تاکہ اسائلم کرسکیں۔ گولیاں بدستور چل رہی تھیں۔ ایک دو افراد اس مجمع میں بھی زخمی ہوئے تھے۔

جس Ferry نے 12 بجے روانہ ہونا تھا اور ہم جس کے لئے دشوار گزار راستہ طے کرکے آئے تھے معلوم ہوا کہ وہ اٹلی سے ہی نہیں آئی اور اس طرح یہ امید بھی کہ Ferry پر چڑھ جائیں گے اور ان خطرناک لمحات سے جان چھوٹ جائے گی، جاتی رہی۔ ہمارے سامنے بندرگاہ پر 9 بڑے بڑے کنٹینرز کھڑے تھے جو سامان سے لدے ہوئے تھے، ہمارے دیکھتے ہی دیکھتے البانین لوگوں نے گولیوں کی بوچھاڑ کی اور ان سب کنٹینرز کے دروازے توڑ ڈالے اور چند لمحات میں سارا سامان لوٹ مار کی نذر ہوگیا۔

شدید گرمی تھی، البانیہ کا موسم بھی پاکستان کی طرح ہے، ہم بس کھڑے ایک امید کے بعد دوسری امید باندھتے رہے۔ وہاں کھانا نہ پانی، کرسیاں نہ میز، بس انتظار اور انتظار کہ کب اور کس طرح یہاں سے نکلیں۔ چند گھنٹے گزرنے پر امریکن سفیر نے بتایا کہ ابھی تھوڑی دیر میں ہیلی کاپٹرز آئیں گے اور وہ ہمیں نکال لے جائیں گے۔ بس پھر کیا تھا کہ نگاہیں آسمان کی طرف لگ گئیں کہ کب وہ ہیلی کاپٹرز آتے ہیں۔

مغرب کا وقت ہوگیا۔ شام 7 بجے بڑے بڑے 9 ہیلی کاپٹرز ایک لائن میں آتے دکھائی دیئے، ادھر ان کو Land کروانے کے لئے عملہ بھی آن پہنچا۔ مگر وہاں موجود البانین نے انہیں زدوکوب کیا، ان کے کپڑے پھاڑ دیئے اور سمندر میں پھینک دیئے اور ساتھ Anti aircraft guns کا استعمال شروع کردیا جس کی وجہ سے وہ ہیلی کاپٹرز وہاں اتر نہ سکے اور واپس اٹلی کی طرف چلے گئے۔ کوئی ایک گھنٹہ بعد وہ دوبارہ آئے مگر اس بار بھی انہیں اترنے نہ دیا گیا اور ہم کھڑے رہ گئے۔ کیونکہ البانین جانتے تھے کہ ان ہیلی کاپٹرز میں ان کو سوار کیا جائے گا نہ ہی ان کے لئے جگہ ہوگی۔

ادھر ہم اس طرح پریشان اور غمزدہ کھڑے تھے ادھر ہمارے پیارے امام ہمارے غم میں سجدہ ریز رہے۔ حضور انورؒ نے امیر صاحب سویڈن کو پیغام بھجوایا کہ فوراً سویڈش حکومت سے رابطہ کریں اور ان کو بتائیں کہ ہمارا مبلغ وہاں پھنس گیا ہے، اس کو نکالنے کے لئے حکومت کوشش کرے۔ سویڈش حکومت نے بتایا کہ اٹلی اس سلسلہ میں کارروائی کررہا ہے اور تمام غیرملکیوں کو وہاں سے بحفاظت نکالنے کا فریضہ سرانجام دے رہا ہے۔ ان حالات میں جن جن ممالک کے باشندے وہاں پھنس گئے تھے ان ممالک کو باقاعدہ تازہ ترین صورت حال سے آگاہ کیا جاتا رہا کہ اب کیا ہورہا ہے اور کیا صورت حال ہے۔

رات ڈیڑھ بجے جب کہ تاریک رات نے اپنے خیمے زمین پر گاڑ دیئے تھے اور سمندر کی لہروں کا شور اس بھیانک رات کو مزید خوفناک بنا رہا تھا کہ اچانک تاریکی میں ڈوبی ہوئی بندرگاہ جو وقفہ وقفہ سے چلنے والی Anti Air Craft Guns اور دیگر اسلحہ کے استعمال سے لمحہ کے لئے روشن ہوجاتی، یکدم عجیب وغریب خوفناک سی آوازیں سنائی دینے لگیں، کچھ سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ یہ کیا شور ہے اور کیسی آواز ہے؟۔ اچانک ایک تیز روشنی نے ہمیں چونکا دیا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ اٹالین فوج کے کمانڈوز، مضبوط قد آور فوجی جو بڑی بڑی مشین گنیں اور ہر طرح کے اسلحہ وآلات سے لیس تھے، نظر آرہے تھے۔ یہ کمانڈوز نیوی کی چند کشتیاں لے آئے تھے تاکہ سب غیرملکیوں کو وہاں سے نکال لے جائیں، ہمیں یہ کشتیاں نظر نہیں آرہی تھیں۔ بس چند کمانڈوز نظر آرہے تھے۔

ان کمانڈوز نے اعلان کیا کہ پہلے اٹالین باشندے سوار ہوں گے اور پھر دیگر ممالک کے باشندے اور آخر میں وہاں پر موجود البانین سوار ہوں گے۔ چنانچہ انہوں نے سب کو ہٹا کر ایک راستہ بنایا جہاں سے یہ سب سوار ہونے تھے۔ اٹالین چڑھنا شروع ہوئے تو ہمیں کچھ تسلی ہوئی کہ اب ہم یہاں سے نکل جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے اپنا سامان اٹھائے، نہایت سست رفتاری سے آگے بڑھنے لگے۔ لیکن ابھی بمشکل ایک دومیٹر آگے گئے ہوں گے کہ اٹالین کمانڈوز نے فائر کھول دیئے اور خوفناک طریقے پر گولیاں برسانی شروع کردیں۔ یہ ایک ایسا لرزہ خیز لمحہ تھا کہ بندرگاہ پر موجود ہر شخص ایک سیکنڈ میں زمین پر لیٹ گیا۔ ہم بھی زمین بوس ہوچکے تھے گولیاں ہمارے سر کے اوپر، دائیں، بائیں سے گزر رہی تھیں ان کی چمک اور شعلے بس موت کا پیغام تھیں۔ ایسی حالت میں موت یقینی ہوگئی تھی۔ اور اب زندہ بچنے کی امید دم توڑ چکی تھی۔

ایک طرف جہاں خوفناک گولیاں چل رہی تھیں وہاں دوسری طرف ہر دو منٹ بعد ایک دھماکہ کیا جاتا جس کے شور سے کان پھٹ جاتے اور یوں معلوم ہوتا کہ زمین تہہ و بالا ہوجائے گی۔ رات کی تاریکی اور پھر یہ دھماکے اور گولیوں کی بوچھاڑ، ایسے لمحات تھے کہ خاکسار لرز جاتا تھا۔ اس ڈر یا خوف سے نہیں کہ موت کا وقت آگیا ہے یا یہ کہ میری نعش میرے اہل خانہ تک پہنچ پائے گی یا نہیں! بلکہ اس خیال سے کہ میرے فکرمند اور دردمند آقاؒ کو اس سے کس قدر صدمہ ہوگا۔

جب اٹالین کمانڈوز نے گولیاں چلانی شروع کردیں تو خاکسار نے زمین پر لیٹتے ہی کوشش کی کہ اپنا اٹیچی سر کے آگے رکھ لے تاکہ گولی اگر لگے تو اس میں سے گزر کر لگے تو شاید اس کا کچھ اثر کم ہوجائے۔ بس یہی ایک واحد تدبیر تھی وگرنہ سب بے بسی تھی۔ تقریباً سات آٹھ منٹ تک یہ کیفیت رہی پھر اس کے بعد یکدم مکمل سناٹا چھا گیا اور ہُو کا عالم تھا۔ اس وقت یوں لگ رہا تھا کہ صرف خاکسار ہی بچا ہے، باقی سب ختم ہوچکے ہیں۔ چند لمحات بعد دائیں بائیں دیکھا تو لوگ ایک دوسرے کو دیکھتے ہوئے اٹھنے لگے۔ ذرا ہوش آیا تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہاں کشتیاں نہ کمانڈوز، بس گہری تاریک رات اور سیاہ سمندر۔ دوسری طرف شہر میں چلنے والی گولیوں کی چارسو فضا میں چمک اور آواز سنائی دے رہی تھی۔ معلوم ہوا کہ اٹالین صرف اپنے ملک کے باشندوں کو سوار کرا کر لے گئے ہیں اور باقی سب وہیں کھڑے رہ گئے ہیں۔ گولیوں اور دھماکوں کے شور میں کشتیوں کی روانگی کا احساس تک نہ ہوا۔ ان

کمانڈوز نے امریکن سفیر کو پیغام بھجوایا کہ ہماری مجبوری تھی ہم اتنے زیادہ البانین کو لے جانہیں سکتے تھے۔ نیز ڈر تھا کہ وہ حملہ نہ کردیں اور جانی نقصان نہ ہوجائے اس لئے اب آپ انتظار کریں ہم کوئی راستہ نکالتے ہیں۔ اس وقت حالت یہ تھی کہ ہر البانین کے ہاتھ میں خطرناک ہتھیار تھے اور خطرہ تھا کہ وہ ردّعمل کے طور پہ وہاں موجود لوگوں کو گولیوں سے بھون دیں۔ اس وقت رات کے دو بج چکے تھے اور ہم صبح 10 بجے کے وہاں کھڑے تھے۔ اب ہماری نگاہیں فضا میں ہیلی کاپٹرز کو دیکھنے کی بجائے اس تاریک سمندر پر جم گئیں جہاں سے یہ کشتیاں آئیں تھیں۔ اندھیرے میں تاریک سمندر کو دیکھتے رہے کہ شاید امید کی کوئی کرن نظر آجائے۔ اسی انتظار میں صبح کی روشن کرنیں نمودار ہوگئیں۔ سارا دن گرمی کی شدت اور گردوغبار اور ساری رات یاس وامید میں گزارنے کے باعث ہر چہرہ تھکا ہوا اور جسم کمزوری کا شکار تھا۔ مسلسل انتظار تھا کہ کب اور کس طرح یہاں سے خدا کی تقدیر ہمیں نکالتی ہے۔ صبح ساڑھے سات بجے ایک بار پھر وہی آوازیں سنائی دی جانے لگیں جو رات کی تاریکی میں سنائی دی تھیں۔ اب چونکہ دن چڑھ چکا تھا اور ہم حدنظر تک دیکھ سکتے تھے، ہم نے دیکھا کہ چار بڑی بڑی کشتیاں جو صرف سٹیل کے بڑے بڑے ڈبے تھے جن کے گرد لوہے کے جنگلے لگے ہوئے تھے۔ ان کے چاروں اطراف اٹالین کمانڈوز تھے، انہوں نے اپنے آپ کو درختوں کی شاخوں سے چھپا رکھا تھا اور چہروں پر سیاہ رنگ ملے ہوئے تھے یہی کمانڈوز رات کی تاریکی میں اور بھی زیادہ بھیانک نظر آتے تھے۔

چند ہی لمحوں میں یہ جنگلے نما کشتیاں پلیٹ فارم پر لگ گئیں۔ اس وقت یہی آواز آئی کہ ان پر سوار ہوجاؤ۔ ہر کشتی کا ایک دروازہ تھا۔ لوگ دروازے سے کم داخل ہورہے تھے اور جنگلے کے اوپر سے چھلانگیں لگاتے ہوئے اندر جارہے تھے۔ خاکسار نے بھی پہلے اپنا سامان اندر پھینکا اور پیچھے خود بھی چھلانگ لگادی۔ جب سب لوگ سوار ہوگئے تب یہ چاروں کشتیاں ایک قطار میں سمندر میں چلنی شروع ہوگئیں۔ ایک گھنٹہ کی مسافت کے بعد ہم نے دیکھا کہ نیوی کا ایک بہت بڑا جہاز کھڑا تھا اور دیکھتے ہی دیکھتے یہ کشتیاں اس جہاز کے اندر داخل ہوگئیں۔

اٹالین فوج اندر کھڑی تھی۔ جس کے ساتھ امیگریشن کا عملہ بھی تھا۔ انہوں نے ہمارے یورپین پاسپورٹ چیک کئے اور پھر ہمیں کہا کہ آپ اوپر چلے جائیں وہاں آپ کے کھانے پینے کا انتظام ہے۔ چنانچہ ہم اوپر چلے گئے وہاں کھانے پینے کی مختلف چیزیں رکھی ہوئی تھیں۔ ہم نے خوب کھایا اور پیا کیونکہ 24 گھنٹوں سے فاقہ کررہے تھے۔ ایک گھنٹہ کے بعد ہمیں کہا گیا کہ ہم دوبارہ نیچے چلے جائیں اور اسی کشتی میں سوار ہوجائیں۔ اس وقت ہم صرف یورپین نیشنل اس میں سوار ہوئے۔ باقی جو البانین تھے ان کی تلاشی وغیرہ لی اور تمام اسلحہ قبضہ میں لیا اور پھر باقی تین کشتیوں میں ان کو واپس البانیہ لے گئے اور وہاں اتار دیا۔ اب صرف ایک جنگلا نما بڑی کشتی تھی جس میں ہم سوار تھے ایک گھنٹہ کی مسافت کے بعد یہ کشتی پہلے سے بڑے نیوی کے جہاز میں داخل ہوگئی اور ہمیں کہا گیا کہ اب یہ جہاز آپ کو اٹلی لے جائے گا۔

تقریباً 9-8 گھنٹے کے سفر کے بعد ہم رات 10 بجے اٹلی کی بندرگاہ Brindisi پہنچ گئے۔ جونہی ہم اس جہاز سے باہر نکلے تو کیا دیکھتے ہیں کہ سامنے برٹش ائرویز کا جہاز اور دیگر چند یورپین ممالک کے جہاز کھڑے تھے جو اپنے اپنے ملک کے باشندوں کو لینے کے لئے آئے تھے۔ مکرم عبدالرشید صاحب آرکیٹیکٹ کہنے لگے، زکریا آپ بھی میرے ساتھ لندن چلیں۔ خاکسار نے کہا کہ میں نے لندن جانے کی اجازت نہیں لی اور بغیر اجازت لندن جانا مناسب نہیں لگتا۔ بس اسی اثناء میں وہ برٹش ایرویز کے جہاز پر سوار ہوگئے اور بندہ اکیلا رہ گیا۔ خاکسار نے خیال کیا کہ رات کسی ہوٹل میں گزار لے اور پھر صبح سویڈن کے لئے روانہ ہوجائے گا۔

چنانچہ خاکسار نے ہوٹل کے بارہ میں معلوم کیا تو پتہ چلا کہ شہر میں کسی ہوٹل میں کوئی جگہ نہیں۔ خاکسار نے ایک ٹیکسی والے سے کہا کہ اگر 25-20 کلومیٹر کے اندر کوئی Motel وغیرہ ہو تو مجھے وہاں لے جاؤ۔ چنانچہ 20 کلومیٹر کے فاصلہ پر وہ خاکسار کو ایک Motel لے گیا۔ یہ عاجز کی بہت بڑی غلطی تھی کہ اٹلی جیسے ملک میں رات 12 بجے اس طرح اکیلا ٹیکسی ڈرائیور کے ساتھ گھومتا رہا۔ مگر یہی توکل تھا کہ جس طرح میرے خدا نے البانیہ جیسے حالات سے سلامتی کے ساتھ نکالا ہے، وہ یقیناً اب بھی میری حفاظت کرے گا۔ چنانچہ خاکسار نے ایک کمرہ لیا۔ رات کا ڈیڑھ بج چکا تھا مگر شدید تکان اور دو دن کی کربناک حالت نے مجھے سونے نہ دیا۔ صبح ساڑھے چھ بجے خاکسار نے ٹیکسی بلائی اور سیدھا ائرپورٹ روانہ ہوگیا۔

جب خاکسار ائرپورٹ پہنچا تو معلوم ہوا کہ یہ امریکن Militry Base ہے کوئی Civil ایرپورٹ نہیں ہے۔ اس وقت چند امریکن فوجی وہاں ٹہل رہے تھے۔ جب میں نے ان سے ڈنمارک جانے کی بات کی تو انہوں نے بتایا کہ یہاں سے Civil فلائٹس نہیں چلتیں۔ ہاں آج شام کو چار بجے ایک فلائٹ یہاں سے Milano جائے گی۔ آپ وہاں سے کوپن ہیگن کے لئے کوئی ہوائی جہاز لے لیں۔

دس بجے کے قریب ایئرپورٹ ہی پر کچھ عملہ آیا تو میں نے ٹکٹ خریدا اور شام چار بجے تک وہیں انتظار کرتا رہا۔ گیارہ بجے خاکسار نے ایک فون کارڈ خریدا اور لندن پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کے دفتر فون کیا تا کہ اطلاع دے کہ خاکسار خیریت سے ہے اور رات تک سویڈن پہنچ جائے گا۔ پہلی گھنٹی پر مکرم پیر محمد عالم صاحب نے فون اٹھایا۔ ابھی خاکسار نے پہلا فقرہ مکمل نہیں کیا تھا کہ وہ کہنے لگے ٹھہرو! ٹھہرو! پھر دوسرے ہی لمحے میرے پیارے آقا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ گویا ہوئے، فرمایا: السلام علیکم ورحم اللہ وبرکاتہ۔ اھلاً و سھلاً و مــرحبـــاً! میرا مجاہد خیریت سے ہے۔ زکریا! میں تین راتیں تمہارے لئے نہیں سویا اور تمہارے لئے بہت دعائیں کیں۔ میں نے عرض کی، حضور! آپؒ کی دعائیں ہی ہیں جو عاجز کو بحفاظت بچالائی ہیں، ورنہ خاکسار موت کو بہت قریب سے دیکھ کر آیا ہے۔

حضور انورؒ نے فرمایا۔ تمہیں میرے پاس لندن آجانا چاہئے تھا۔ (اس وقت خاکسار کو دکھ ہوا کہ خاکسار لندن کیوں نہیں گیا) لیکن ساتھ ہی فرمایا۔ تمہاری بیوی اور بچے بھی پریشان ہیں چلو پہلے تم ان کو مل لو۔ پھر آپؒ نے فرمایا۔ زکریا! اٹلی میں تمہارا سامان محفوظ رہا ہے؟ خاکسار نے عرض کی، حضور! ابھی تک تو محفوظ ہے، باقی اللہ تعالیٰ حفاظت کرنے والا ہے۔ اس روز خاکسار شام کو Milano پہنچا اور پھر کوپن ہیگن کی فلائٹ لی اور وہاں سے فیری کے ذریعہ رات بارہ بجے مالمو، سویڈن بخیریت پہنچ گیا۔ الحمدللہ! ثم الحمدللہ! رات ساڑھے بارہ بجے وزارت خارجہ کے دفتر سے فون آیا کہ آپ خیریت سے گھر پہنچ گئے ہیں؟ خاکسار نے کہا: جی! ابھی ابھی پہنچا ہوں، اس طرح وزارت خارجہ بھی ہماری پل پل کی خبر رکھتی رہی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی شب وروز کی دعائیں

ماہنامہ رسالہ خالد ربوہ نے مارچ 2004ء میں سیدنا طاہرؒ کے حوالہ سے ایک خصوصی شمارہ شائع کیا۔ جس میں مکرم مولانا عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن اس ایمان افروز واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

’’حضور رحمہ اللہ کی ہدایت پر 1997ء میں مکرم عبدالرشید صاحب آرکیٹکٹ اور مکرم محمد زکریا خان صاحب البانیہ گئے۔ جہاں مسجد اور مشن ہاؤس کے لئے جگہ کی خرید اور تعمیر کے متعلق جائزہ لینا تھا۔ ان کے وہاں پہنچنے کے بعد ملکی حالات خراب ہوگئے۔ فون کے رابطے کٹ گئے۔ خانہ جنگی کی کیفیت تھی۔ رابطہ نہ ہونے اور ان کی خیریت کی اطلاع نہ ملنے کی وجہ سے حضور کو سخت پریشانی تھی۔ حضور انورؒ وقفہ وقفہ سے رپورٹ طلب فرماتے۔ دو روز اس پریشانی میں گزرے۔ کسی قسم کا رابطہ ہونا بظاہر ناممکن تھا۔ حضور انورؒ کی ہدایت تھی کہ جب بھی رابطہ ہوجائے اور کوئی اطلاع آئے تو حضورؒ کو فوراً پہنچائی جائے۔ خواہ رات کو ہی کوئی وقت کیوں نہ ہو۔ رابطہ کئے ہوئے تیسرا دن تھا کہ رات ساڑھے گیارہ بجے کے قریب فون کی گھنٹی بجی تو فون پر چوہدری عبد الرشید صاحب آرکیٹکٹ تھے۔ انہوں نے اطلاع دی کہ ہم بڑی مشکل سے اپنی زندگیاں بچا کر بذریعہ فیری (بحری جہاز) البانیہ سے نکل کر اٹلی پہنچ گئے ہیں اور خیریت سے ہیں۔ خاکسار نے اسی وقت حضور انورؒ کو فون پر اطلاع دی۔ حضورؒ اپنے دفتر میں کام کر رہے تھے۔ حضورؒ یہ سن کر بے حد خوش ہوئے اور مبارک باد دی۔ حضور کو پیغام دینے کے قریباً ایک منٹ بعد خاکسار نے چوہدری عبدالرشید صاحب کے گھر فون کیا تا کہ ان کی اہلیہ اور بچوں کو بھی خیریت کی اطلاع دی جائے تو ان کی اہلیہ نے بتایا کہ ابھی حضور انورؒ نے خود فون کر کے ان کو چوہدری صاحب کی خیریت کی اطلاع دے دی ہے۔ اس کے بعد خاکسار نے سویڈن فون کر کے زکریا خان صاحب کے گھر بھی اطلاع کر دی۔ صبح جب خاکسار دفتر حاضر ہوا تو حضور انورؒ نے یاد فرمایا۔ خاکسار حاضر ہوا تو مٹھائی کا ڈبہ عطا فرمایا اور فرمایا یہ رات کی اس خوشخبری کی خوشی میں ہے جو آپ نے دی تھی۔‘‘

(ماہنامہ خالد ربوہ۔ سیدنا طاہرؒ نمبر مارچ، اپریل 2004ء، صفحہ 96-97)

خاکسار اسے اپنی بڑی خوش نصیبی اور سعادت سمجھتا ہے کہ خلیفۂ وقت کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنے بیوی بچوں کو اللہ کے سپرد کرتے ہوئے ان مشکلات کا سامنا کرتے ہوئے احمدیت کا پرچم بلند کرنے کے لئے البانیہ کا سفر کرتا رہا۔ اور جس توجہ اور ہمدردی سے حضرت امیر المومنین رحمہ اللہ تعالیٰ خاکسار کے لئے دعائیں کرتے رہے یہ سب خاکسار کی زندگی کا قیمتی سرمایہ ہیں۔

اس کے بعد بھی البانیہ کے حالات بہت خراب رہے۔ سارا دن رات میں صرف چند گھنٹوں کا وقفہ ہوتا باقی اوقات میں مکمل کرفیو رہتا۔ اپریل 1997 تا 1998ء میں حالات کی بنا پر البانیہ نہ جاسکا۔

محترمہ والدہ صاحبہ کی وفات

اگست 1999ء کے اختتام پر حضور انورؒ کا ارشاد موصول ہوا کہ خاکسار فوراً ایک ماہ کے لئے البانیہ جائے اور چند امور خاکسار کے سپرد کئے کہ ان پر کام مکمل کرے۔ ابھی خاکسار البانیہ کے لئے تیاری کر رہا تھا کہ بڑے بھائی مکرم دانیال خاں صاحب نے کینیڈا سے فون پر بتایا کہ والدہ صاحبہ اچانک شدید بیمار ہوگئی ہیں اور ڈاکٹروں نے دو ماہ ان کی زندگی کے بتائے ہیں۔

اس وقت عجیب کیفیت سے دوچار ہوگیا کہ کیا کروں؟ مگر اللہ تعالیٰ نے دل و دماغ میں یہ بات راسخ کردی کہ پہلے امام وقت کی آواز پر لبیک کہوں اور وہ کام مکمل کرلوں جن کی تکمیل کے لئے حضورؒ نے ارشاد فرمایا ہے اور اس کے بعد والدہ صاحبہ کی عیادت اور ملاقات کی جائے۔

چنانچہ خاکسار البانیہ روانہ ہوگیا اور مفوضہ امور کی انجام دہی میں لگ گیا۔ البانیہ جا کر خاکسار نے حضور انورؒ کی خدمت میں فیکس بھجوائی اور والدہ صاحبہ کی آخری بیماری کا ذکر کرتے ہوئے التجا کی کہ اگر حضورؒ پسند فرمائیں تو یہ عاجز مفوضہ امور کی انجام دہی کے بعد ایک ماہ کے لئے کینیڈا چلا جائے تا کہ والدہ صاحبہ کی عیادت بھی کر لے اور اگر اس عرصہ میں ان کی وفات ہوتی ہے تو جنازہ اور تدفین میں شامل ہوجائے۔ حضورؒ نے از راہ شفقت خاکسار کی درخواست کو قبولیت کا شرف بخشا اور کینیڈا جانے کی اجازت مرحمت فرمائی۔

خاکسار نے اپنی اہلیہ کو سویڈن فون کیا اور کہا کہ میری کینیڈا کے لئے ٹکٹ بک کرا دیں۔ چنانچہ 6 اکتوبر 1999ء کی بکنگ ہوگئی۔ یکم اکتوبر کی رات خاکسار البانیہ سے واپس سویڈن آگیا۔ 2 اور 3 اکتوبر کو والدہ صاحبہ کے ساتھ فون پر بات ہوئی اور عیادت کی۔ آپ بے حد خوش تھیں کہ خاکسار آرہا ہے۔ خاکسار کے باقی بہن بھائی کینیڈا میں ہی مقیم تھے۔ اس لئے خاکسار کا آنا ان کے لئے بہت خوشی کا باعث تھا۔ ویسے بھی جامعہ احمدیہ ربوہ سے فراغت کے بعد ہماری ملاقات کبھی پانچ سال بعد اور کبھی آٹھ سال بعد ہوتی تھی۔ شدید بیماری اور تکلیف میں بھی والدہ صاحبہ، خاکسار کی ہمشیرہ اور بھابی کو خاکسار کے آرام اور کھانے پینے کا خیال رکھنے کے بارہ میں تلقین کرتی رہیں۔

6 اکتوبر کی صبح ساڑھے چھ بجے خاکسار نے کوپن ہیگن سے ٹرانٹو کے لئے روانہ ہونا تھا اور سفر کے لئے تیار تھا کہ اطلاع ملی کہ والدہ صاحبہ اپنے خالق حقیقی سے جاملی ہیں۔ **انا للہ و انا الیہ راجعون**۔ چند گھنٹوں کا فاصلہ رہ گیا تھا کہ ملاقات نہ ہوسکی۔ اللہ تعالیٰ انہیں غریقِ رحمت کرے اور اپنے قرب میں جگہ دے آمین۔

جہاں ایسے وقت میں والدہ صاحبہ کی وفات اور آپ سے ملاقات کی محرومی کا غم اور صدمہ خاکسار کے لئے بہت بھاری تھا، وہاں دل اس بات پر مطمئن تھا کہ خاکسار نے امام وقت کی آواز کو مقدم رکھا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے ساتھ کئے ہوئے عہد کہ ’دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا‘۔ کو پورا کرنے کی کوشش کی۔ **فالحمد للہ رب العالمین**

8 اکتوبر 1999ء کو والدہ صاحبہ کی نماز جنازہ اور تدفین عمل میں لائی گئی۔ ابھی تدفین کے بعد گھر آئے ہی تھے اور احباب تعزیت کے لئے آرہے تھے کہ جرمنی جماعت کی طرف سے ایک فیکس موصول ہوئی کہ آپ فوراً واپس آجائیں اور البانیہ روانہ ہوجائیں کیونکہ معلوم ہوا ہے کہ مسجد کے لئے خریدے جانے والے پلاٹ پر کوئی اور سودا کر رہا ہے۔ چنانچہ 9 اکتوبر کو میں واپس سویڈن آگیا اور 10 اکتوبر 1999ء کو علی الصبح البانیہ روانہ ہوگیا۔

البانیہ میں مسجد کی تعمیر

حضور انورؒ کے ارشاد پر خاکسار مسجد کی زمین کی خرید کے لئے ایک بار پھر البانیہ پہنچ گیا۔ ان دنوں شام سے صبح تک کرفیو ہوتا تھا۔ خاکسار نے ہوٹل میں ٹھہرنا مناسب نہ سمجھا کیونکہ بہت مہنگا پڑتا تھا۔ اس لئے ایک البانین دوست جو علاقہ کے نمبردار تھے، کے گھر پر ایک اپارٹمنٹ کرایہ پر لے لیا۔ اس میں دو کمرے، باتھ روم اور کچن تھا۔ یہ ہوٹل کی نسبت بہت سستا پڑ رہا تھا۔ دوسرا یہ کہ وہ دوست چونکہ علاقہ کے نمبردار تھے اور ملک کے حالات مخدوش تھے چنانچہ حفاظتی پہلو کو سامنے رکھتے ہوئے اس رہائش کا انتخاب کیا۔

مالکِ مکان کا رویہ خاکسار کے ساتھ بہت ہی مشفقانہ اور ہمدردانہ تھا۔ جب بھی ضرورت پڑتی وہ اپنی کار پر خاکسار کو ادھر ادھر لے جاتے۔ ایک دن وہ میرے پاس بیٹھے تھے اور گپ شپ ہو رہی تھی، خاکسار نے ان سے ذکر کیا کہ ہم یہاں ایک مسجد بنانا چاہتے ہیں اس کے لئے ہم نے ایک پلاٹ دیکھا تھا۔ جس کا ہم سودا کرنے والے تھے تو حالات خراب ہوگئے اور ہمیں یہاں سے

نکلنا پڑا۔ انہوں نے کہا کونسا پلاٹ تھا؟ چنانچہ ان کو وہ پلاٹ دکھایا جو تقریباً 12 ہزار مربع میٹر کا پلاٹ تھا اور اس میں سے بجلی کی ہائی پاور سپلائی لائن گزر رہی تھی۔ اس پر نمبردار صاحب نے کہا کہ یہ پلاٹ ہرگز موزوں نہیں اور انہوں نے اس کے قریب ایک ایسے پلاٹ کی نشاندہی کی جو 35 ہزار مربع میٹر کا تھا اور شہر سے 3 کلو میٹر کے فاصلہ پر تھا۔ وہ کہنے لگے کہ اس پلاٹ کے چودہ مالکان ہیں اور وہ سب ان کے رشتہ دار ہیں اور سب متفقہ طور پر اپنے اپنے حصہ کا پلاٹ فروخت کرنے کے لئے تیار ہیں۔

یہ وہ وقت تھا جب البانیہ میں زمین اور پراپرٹی کی خرید و فروخت، دھوکہ، فراڈ اور شدید مالی نقصان سے آپ کو دوچار کر سکتی تھی۔ آپ کسی پر اعتبار نہیں کر سکتے تھے۔ جعلی کاغذات اور جعلی مالکان کی کوئی کمی نہ تھی۔

خاکسار حقیقت میں بہت پریشان اور فکرمند رہتا کہ جماعت کا پیسہ ہے کسی دھوکہ بازی کی نذر نہ ہو جائے۔ یہ علاقہ کے نمبردار جن کے ساتھ خاکسار کو کئی دن رات گزارنے کا موقع مل چکا تھا، ایک اچھے اور قابل اعتبار شخص نظر آئے۔ جب انہوں نے اپنے اقرباء کے پلاٹ کی فروخت کی بات کی تو انہوں نے خاکسار کو بڑی تسلی دی کہ تمام کاغذات متعلقہ محکمہ میں بیٹھ کر تیار ہوں گے اور کسی اچھے وکیل کی مدد سے ساری کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔ جس پر خاکسار کو تسلی ہوگئی۔ جب قیمت کی بات آئی تو انہوں نے کہا کہ 22 امریکن ڈالر فی مربع میٹر ہوگی۔ خاکسار نے کہا کہ ہم نے مسجد کے لئے یہ جگہ خریدنی ہے کچھ قیمت کم کریں۔ کافی بحث کے بعد 17 ڈالر فی مربع میٹر طے پائی۔

چنانچہ تمام مالکان کے ساتھ انفرادی و اجتماعی میٹنگ کی گئی اور سب کی رضامندی کے بعد ایک ایک مالک سے سٹامپ وکیل کی موجودگی میں بھروایا گیا اور پھر متعلقہ حکومتی ادارہ سے ان کی ملکیت کے تمام کاغذات حاصل کئے گئے اور ہر ایک کو امریکن بنک البانیہ کے ذریعہ ادائیگی کی گئی اور ملکیت کے نئے سرٹیفکیٹس جماعت کے نام تیار کروائے گئے۔ اس سارے کام کے لئے ایک ماہ سے زائد عرصہ تک روزانہ 8-6 گھنٹے لگ جاتے اور اتنی احتیاط اور چھان بین کے باوجود ہر وقت خدشہ لگا رہتا کہ کہیں کوئی جماعت کے ساتھ فراڈ نہ کر جائے۔ الحمدللہ، ثم الحمدللہ کہ اللہ تعالیٰ نے ہر قسم کے شر اور دھوکہ سے محفوظ رکھا اور جماعت کو بہت ہی کم دام پر اتنی بڑی زمین مل گئی۔ ایک سال بعد ملحقہ پلاٹس 100 ڈالر فی مربع میٹر کے حساب سے فروخت ہوئے اور اب تو اس کی قیمت کئی ملین ڈالر ہے۔

جس روز ان 14 مالکان کو رقم ادا کی جانی تھی تو ایک شخص جس کی زمین ڈیڑھ ہزار مربع میٹر تھی نے ہاتھ کھینچ لیا اور اپنے حصہ کی زمین فروخت نہ کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ اس طرح 33500 مربع میٹر زمین جماعت کو مل گئی۔ اس سارے رقبہ کی کچھ شکل اس طرح تھی کہ اس کے ایک کونے پر کسی ترک کا پلاٹ تھا اور دوسرے کونے پر ٹیلیفون کی کمپنی Vodafon کا پلاٹ تھا اور بہت تنگ راستہ ہمیں موٹروے کے سامنے ملتا تھا۔ لیکن یہ جگہ بہت مناسب تھی اور ہر کسی کے لئے یہاں آنا بہت آسان تھا۔ ایئرپورٹ اور بندرگاہ کو جانے والی موٹروے سامنے سے گزرتی ہے۔

جب یہ پلاٹ خرید لیا گیا تو خاکسار نے ترک شخص سے ملاقات کی اور اس کو درخواست کی کہ وہ اپنے پلاٹ کا کچھ حصہ جو موٹروے کے سامنے ہے ہمیں دے دے اور ہمارے پلاٹ کا حصہ عقب سے لے لے، تاکہ ہمارا فرنٹ کھلا ہو جائے۔ چنانچہ اس شریف آدمی نے میری یہ پیشکش قبول کر لی اور اس طرح اب ہمیں ایک نہایت ہی موزوں جگہ مسجد اور مشن ہاؤس کی تعمیر کے لئے مل گئی۔

خاکسار نے اس کامیابی کے بعد حضور انورؒ سے درخواست کی کہ اب کوئی آرکیٹکٹ مسجد اور مشن ہاؤس کے نقشہ جات تیار کردے تاکہ جلد تعمیر شروع کی جاسکے۔ جلدی صرف اس بات کی تھی کہ وقت گزرنے کے ساتھ حالات بدل رہے تھے، خدشہ تھا کہ مسجد کی تعمیر کی اجازت ملے گی یا نہیں۔

حضور انورؒ نے جرمنی جماعت کو اس پراجیکٹ کی ذمہ داری سونپی۔ ایک نوجوان کو کہا گیا کہ وہ مسجد اور مشن ہاؤس کی ڈرائنگ تیار کریں۔ جب انہوں نے نقشہ جات تیار کر لئے تو البانیہ کی ایک تعمیراتی کمپنی سے رابطہ کیا گیا اور تخمینہ اخراجات لگوایا گیا نیز تعمیر کے معاہدہ طے پا جانے کی صورت میں یہ شرط تھی کہ مسجد اور مشن ہاؤس کی تعمیر کی اجازت کا حصول تعمیراتی کمپنی کی ذمہ داری ہوگی۔ اجازت نہ ملنے کی صورت میں معاہدہ منسوخ ہو جائے گا۔

اب یہ تعمیراتی کمپنی جرمنی آئی اور مکرم امیر صاحب جرمنی سے ملاقات کی اور آپ ہی کی ہدایت پر مکرم سعید گیسلر صاحب، مسعود احمد صاحب آرکیٹیکٹ اور دو تین احباب نے تعمیراتی کام اور اس سلسلہ میں استعمال ہونے والے میٹریل اور اس کی کوالٹی وغیرہ پر طویل میٹنگ کی اور پھر جماعت احمدیہ جرمنی اور تعمیراتی کمپنی کے مابین معاہدہ طے پا گیا۔

اب جب مسجد کی تعمیر کا علم آس پاس کے مکینوں کو ہوا تو ایک ہنگامہ برپا ہو گیا۔ کئی لوگ کلاشنکوف لے کر آگئے۔ اور سخت مشتعل تھے کہ ہم دیکھیں گے کہ کس طرح یہاں مسجد تعمیر ہوتی ہے۔ ان کا اشتعال اس قدر بھڑک رہا تھا کہ خاکسار کو یقین ہو رہا تھا کہ گولی نہ ماردیں۔ بہرکیف بلڈرز اور خاکسار نے انہیں ٹھنڈا کیا اور ان کے ساتھ تفصیلی گفتگو ہوئی اور انہیں سمجھایا کہ جماعت احمدیہ ایک پُرامن جماعت ہے آپ کو کسی قسم کی پریشانی نہ ہوگی۔ کئی دن کی محنت شاقہ کے بعد وہ آمادہ ہوئے۔

سب سے پہلے پلاٹ کے گرد باڑ لگوائی، ایک میٹر کی پتھروں کی دیوار اور اس پر دو میٹر کی سٹیل کی سلاخوں کی دیوار اور تین بڑے گیٹ لگائے گئے۔ اس پلاٹ کے سامنے تو عام سڑک کے ساتھ ساتھ موٹروے گزرتی ہے جب کہ پلاٹ کے دونوں اطراف چھوٹی سڑک ہے جو ارد گرد آبادیوں کو جاتی ہے۔

تعمیر کے دوران کئی تلخ تجربات سامنے آئے، چونکہ جرمنی جماعت کی نگرانی میں تعمیر ہو رہی تھی اس لئے مکرم مسعود احمد صاحب آتے، جائزہ لیتے اور رقم کی ادائیگی کا کہہ دیتے جو امریکہ کی جماعت ادا کر رہی تھی۔ ایک ایسا وقت بھی آیا جب خاکسار نے محسوس کیا کہ رقم ادا ہو رہی ہے اور کام نہ ہونے کے برابر ہے۔ خاکسار نے حضور انورؒ کی خدمت میں اس کی اطلاع دی اور درخواست کی کہ آئندہ اس وقت تک تعمیراتی کمپنی کو کوئی ادائیگی نہ کی جائے جب تک وہ وصول شدہ رقم کے مساوی تعمیری کام مکمل نہ کرے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ جب خاکسار نے رپورٹ دی کہ اب کام آگے بڑھا ہے تو ادائیگی شروع ہوگئی۔

اس کے علاوہ مسجد کے گنبد، میناروں میں سیڑھیاں نہ ہونے جیسے مسائل سامنے آگئے۔ جس پر خاکسار نے معاملہ حضور انورؒ کی خدمت میں ارسال کیا اور پھر حضورؒ کی رہنمائی اور اجازت کے ساتھ بغیر اضافی معاوضہ کے یہ کام کروائے گئے۔ اس کے علاوہ مشن ہاؤس کی تین منزلہ عمارت جہاں دفاتر، رہائشی کمرے، ہال اور لائبریری وغیرہ تعمیر ہوئی وہاں پوری عمارت میں کوئی کچن تعمیر نہ ہوا۔ ڈرائنگ میں یہ کسی طرح نظرانداز ہو گیا تھا۔ بالآخر خاکسار کو ایک کمرہ کو کچن میں تبدیل کرنا پڑا۔ اس طرح کے چھوٹے بڑے کئی مسائل ابھرتے چلے گئے اور وہ حضور انورؒ کی دعا، توجہ اور کوشش سے حل بھی ہوتے رہے۔ الحمدللہ کہ بہت بڑی مسجد اور مشن ہاؤس تیار ہو گیا۔ حضور انورؒ نے اس مسجد کا نام ''مسجد بیت الاوّل'' تجویز فرمایا۔ اور سارے کمپلیکس کا نام ''دارالفلاح''

رکھا۔اس میں کوئی شک نہیں کہ جن مخدوش اور نہایت مشکل حالات میں زمین کی خرید اور پھر مسجد و مشن ہاؤس کی تعمیر کا کام ہوا۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا غیر معمولی فضل اور رحم تھا اور پیارے آقا کی شبانہ روز دعاؤں کا نتیجہ تھا۔الحمدللہ۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی خاکسار پر ایک عظیم شفقت اور ایک اعزاز

خاکسار 1999ء میں نیائش باغ فرینکورٹ میں گیسٹ ہاؤس میں رہائش پذیر تھا اور حضور انورؒ کے ارشاد پر جرمنی کے طول وعرض میں تبلیغی دورے کرتا تھا۔ روزانہ 200 سے 500 کلومیٹر اور کبھی اس سے بھی زیادہ سفر کرتا اور البانین احباب تک احمدیت کا پیغام پہنچانے کی سعادت حاصل کرتا رہا۔اس روز جس دن جرمنی کے شہر Osnaburg میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے مسجد کا سنگ بنیاد رکھنا تھا، خاکسار البانین کے ساتھ ایک تبلیغی نشست کی وجہ سے سنگِ بنیاد کی تقریب میں شامل نہ ہوسکا۔

اسی رات 12 بجے خاکسار کے کمرہ پر دستک ہوئی۔ دستک سن کر میں گھبرا گیا کہ رات گئے کون آ گیا ہے۔ دروازہ کھولا تو مکرم عبدالشکور صاحب تھے۔ان کے ہاتھ میں ایک تھیلہ تھا جس میں ایک اینٹ تھی۔انہوں نے وہ تھیلہ خاکسار کو پکڑایا اور کہنے لگے کہ یہ مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب نے بھجوایا ہے۔حضور انورؒ کا ارشاد ہے آپ البانیہ جا کر مسجد کا سنگِ بنیاد رکھیں۔ یہ اعزاز میرے لئے بہت بڑا اعزاز تھا اور بلا شبہ اللہ تعالیٰ کے عظیم احسانات میں سے ایک تھا۔

جو مجھے بتایا گیا وہ اس طرح تھا کہ حضور انورؒ نے اس موقع پر ایک اینٹ منگوائی۔ آپؒ نے اینٹ پر دعا کی اور آواز دی کہ کہاں ہیں زکریا خان! پھر دوبارہ پوچھا زکریا کہاں ہیں؟ آپؒ کو بتایا گیا کہ وہ نہیں آئے۔اس پر حضور انورؒ نے فرمایا یہ اینٹ ان کو دے دیں اور وہ البانیہ جا کر 'مسجد بیت الاوّل' کا سنگ بنیاد رکھیں۔سنگِ بنیاد کی تفصیلی رپورٹ بحوالہ الفضل انٹرنیشنل لندن درج ذیل ہے۔

البانیہ میں جماعت احمدیہ کی پہلی مسجد بیت الاوّل کا سنگِ بنیاد

البانیہ میں جماعت احمدیہ کی پہلی مسجد بیت الاوّل کے سنگِ بنیاد کی بابرکت تقریب کا انعقاد

(رپورٹ مرتبہ مکرم ساجد احمد نسیم صاحب مبلغ سلسلہ البانیہ)

''یہ محض خدا تعالیٰ کا فضل ہے کہ اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کو دن بدن کامیابیوں اور فتوحات سے نوازتا چلا جارہا ہے۔انہی فتوحات اور کامیابیوں کی ایک کڑی البانیہ میں ہماری پہلی مسجد کے سنگِ بنیاد کی سادہ اور پُر وقار تقریب کا انعقاد ہے۔مسجد کے سنگِ بنیاد کی تقریب کے لئے 28 ستمبر 2000ء جمعرات کا دن مقرر کیا گیا تھا۔اس مسجد کا نام سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے 'مسجد بیت الاول' رکھا ہے اور اس کے ساتھ ملحقہ کمپلیکس کا نام 'دارالفلاح' رکھا ہے۔

اس تقریب کے لئے باقاعدہ دعوت نامے تقسیم کئے گئے۔ چونکہ وقت بہت کم تھا اور وسائل محدود تھے اس لئے محدود لوگوں کو ہی دعوت نامے جاری کئے گئے جس میں ہر طبقہ کے لوگ شامل تھے۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے 250 کے قریب مرد وزن جن میں ڈاکٹرز، انجینئرز، جج، سکول ٹیچرز اور تاجر وغیرہ شامل تھے۔اسی طرح البانین ٹی وی اور ریڈیو کے چیف ڈائریکٹر اپنی پوری ٹیم کے ساتھ شامل ہوئے جنہوں نے پوری کارروائی کو ریکارڈ کیا اور ٹی وی پر خبر نشر کی۔اس کے علاوہ اخباری نمائندے بھی شامل ہوئے جنہوں نے تقریب کی کاروائی کو نوٹ کیا اور امیر صاحب البانیہ مکرم زکریا خان صاحب کا انٹرویو لیا۔

دارالحکومت ترانہ کے علاوہ البانیہ کے دور دراز کے شہروں Berat اور Pogradec سے بھی احمدی مرد وزن طویل سفر طے کر کے اس تقریب میں شامل ہوئے۔

تقریب کے آغاز میں مکرم امیر صاحب البانیہ نے اپنے مختصر سے خطاب میں حاضرین کو جماعت احمدیہ کا تعارف کرواتے ہوئے بتایا کہ کس طرح جماعت احمدیہ خدمت دین کے ساتھ ساتھ خدمتِ خلق کے کاموں میں بھی مصروف ہے۔اسی طرح افریقہ کے ممالک اور دیگر ممالک میں تعمیر کردہ اسکولوں، ہسپتالوں کے قیام اور دنیا کے کونے کونے میں مساجد کی تعمیر کا ذکر کیا۔

اسی طرح آپ نے حاضرین کو یہ بھی بتایا کہ جماعت احمدیہ اب تک جس قدر بھی مساجد، سکول اور ہسپتال تعمیر کر چکی ہے اور کر رہی ہے اس کے پیچھے ممبران جماعت احمدیہ کی مالی قربانیاں ہیں۔ہمارے پاس تیل کی دولت ہے اور نہ ہی ہم کسی حکومت سے امداد لیتے ہیں۔اس مسجد اور مرکز کی تعمیر میں استعمال ہونے والے ہر ذرہ سے جماعت احمدیہ کے ممبران کی قربانیوں کی جھلک آپ کو دکھائی دیتی رہے گی۔ اس مرکز اور مسجد کے دروازے خدائے واحد و یگانہ کی عبادت کرنے کے لئے تمام البانین باشندوں کے لئے یکساں طور پر کھلے رہیں گے اور جس قدر بھی ہمارے لئے ممکن ہوگا ہم البانین قوم کی تعلیمی، اخلاقی، روحانی اور جسمانی نشو ونما میں ممد ومعاون ثابت ہوں گے۔

اس خطاب کے بعد مکرم امیر صاحب البانیہ نے مسجد کی تعمیر کی بنیاد میں وہ اینٹ نصب کی جو حضور ایدہ اللہ نے جرمنی میں ایک طویل دعا کے بعد ازراہِ شفقت عنایت فرمائی تھی۔بعدہ خاکسار (ساجد احمد نسیم، مبلغ البانیہ) نے اینٹ نصب کی۔اسی طرح مکرم عثمان کلایہ مرحوم (پہلے البانین احمدی) کے دو صاحبزادوں مکرم برہان کلایہ صاحب اور مکرم محمد کلایہ صاحب اور چند دیگر احمدی احباب نے اینٹ رکھنے کی سعادت حاصل کی۔

اس موقع پر چار بکرے صدقہ کے طور پر ذبح کئے گئے اور مکرم امیر صاحب البانیہ نے اجتماعی دعا کروائی۔

احباب جماعت دعا کریں اللہ تعالیٰ اس مسجد اور مرکز کو البانین قوم کے لئے نہایت ہی بابرکت اور باعثِ رشد و ہدایت بنائے اور جماعت احمدیہ کی ترقی کی شاہراہ پر ایک عظیم الشان سنگِ میل ثابت ہو۔اللہ کرے کہ یہ مسجد حقیقی توحید کے قیام کا مرکز ہو اور خدائے واحد کی مخلصانہ عبادت کرنے والوں سے ہمیشہ آباد رہے۔آمین!''

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔20 اکتوبر 2000ء، صفحہ 16)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت واجازت سے 16 مئی 2003ء کو مسجد بیت الاوّل البانیہ میں پہلا جمعہ خاکسار نے پڑھایا۔جب کہ پہلی اذان مکرم ساجد احمد نسیم صاحب مربی سلسلہ نے دی۔60 افراد نماز جمعہ میں شامل ہوئے، یہ سب البانین تھے۔نماز جمعہ کے بعد سب کو کھانا پیش کیا گیا اور ایک طویل تبلیغی نشست منعقد کی گئی اور جماعت کا تعارف بڑی تفصیل سے ان تک پہنچانے کی توفیق وسعادت ملی۔الحمدللہ!

اسی سال پہلی نماز عید بھی خاکسار کو پڑھانے کی توفیق ملی اور اس روز 250 البانین نے نماز عید ادا کی۔نماز کے بعد چائے پیش کی گئی اور جماعت کا تعارف اور سوال و جواب کا موقع بھی میسر آیا۔

زمین کی خرید اور مسجد اور مشن ہاؤس کی تعمیر کے دوران میں نے جیسا کہ پہلے ذکر کیا ایک اپارٹمنٹ کرایہ پر لیا ہوا تھا۔ یہ وہ وقت تھا جب البانیہ میں بجلی اور پانی کی شدید قلت تھی، چار چار، پانچ پانچ دن بجلی نہ پانی۔ بازار سے پانچ لیٹر پانی لاتا جو پینے کے

کام آجاتا یا وضو کرنے کے لئے تھوڑا تھوڑا استعمال کرتا۔ خاکسار شام کو چار بجے سے پہلے پہلے گھر پہنچ جاتا کیونکہ اس کے بعد بہت خطرہ تھا کہ کوئی لُوٹ مارنہ کرے یا ویسے ہی نہ مار دے۔ شام کو موم بتیاں جلا جلا کر گزارا کرنا پڑتا۔ حالات کی نزاکت کے پیش نظر تمام کھڑکیوں کے آگے پردے گرا کر ایک موم بتی جلا کر اپنا کام کرتا کیونکہ ڈر رہتا کہ روشنی دیکھ کر کوئی گولی کا نشانہ نہ بنادے، جو کہ وہاں پر معمول کی بات تھی۔

رمضان کا مہینہ تھا، پانی نہیں بجلی نہیں۔ بس وضو کرتا اور نماز پڑھتا۔ دوپہر کو روٹی اور دہی خرید لاتا جس سے سحری کھالیتا۔ اسی طرح افطاری ہوتی۔ یہ وہ ایام تھے جب اللہ تعالیٰ نے بہت زیادہ گریہ زاری اور تضرعانہ دعاؤں کی توفیق بخشی اور انہی ایام میں خواب میں دیکھا کہ حضور انورؒ میرے دائیں ہاتھ کی انگلی میں ایک انگوٹھی پہنا رہے ہیں جو بہت خوبصورت موتی کے ساتھ بنائی گئی ہے۔ حضورؒ کی خدمت اقدس میں اس خواب کا ذکر کیا تو آپؒ نے فرمایا بہت مبارک خواب ہے۔ اللہ بہت کامیابیاں عطا کرے گا۔

البانیہ کی چند یادگار تصاویر

دارالفلاح احمدیہ مشن ہاؤس البانیہ

البانیہ کے خراب ملکی حالات میں پولیس کی نگرانی میں بحفاظت واپسی کا ایک منظر

البانیہ کے ملکی ہنگامی حالات کا ایک ہولناک منظر

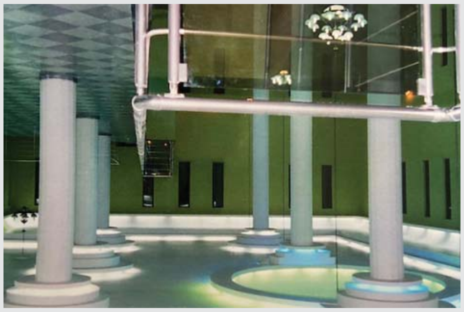

مسجد بیت الاول البانیہ کے اندرونی اور بیرونی مناظر کی چند جھلکیاں

مکرم مولانا راجہ خورشید احمد منیؔر صاحب مربی سلسلہ

مکرم محمد امجد خان صاحب آسٹریلیا

جماعت احمدیہ کے ایک انتہائی مخلص اور دیرینہ خادم مکرم مولانا راجہ خورشید احمد منیؔر صاحب، مربی سلسلہ مورخہ 2 اپریل 2021ء بروز جمعہ، برسبن آسٹریلیا میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن مرحوم کی تدفین 4 اپریل 2021ء بروز اتوار مقبرہ موصیان نمبر 1، مسجد بیت الہدیٰ سڈنی میں ہوئی۔

حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 18 جون 2021ء میں مکرم مولانا راجہ خورشید احمد منیؔر صاحب مربی سلسلہ کا ذکر خیر کیا اور غائبانہ نماز جنازہ پڑھائی۔

ذیل میں مرحوم مولانا راجہ خورشید احمد منیؔر صاحب کے مختصر حالاتِ زندگی درج ہیں جو آپ کے بیٹے مکرم اسماعیل مبارک احمد صاحب، امیر ضلع مظفر آباد نے مرتب کیے ہیں۔

آپ کے والد کا نام اکبر علی تھا۔ آپ کے دادا حضرت امان علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دستِ مبارک پر بیعت کا شرف حاصل کیا۔ آپ کی والدہ روشن بی بی صاحبہ حضرت قاضی محمد اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ (جن کے ذریعہ چار کوٹ کشمیر میں احمدیت کا نفوذ ہوا) کی ہمشیرہ تھیں۔ آپ کی پیدائش 1928ء میں چار کوٹ میں ہوئی۔ آپ کے والد آپ کی پیدائش سے چار ماہ پہلے ہی وفات پا گئے تھے۔ آپ کی تربیت آپ کی والدہ روشن بی بی صاحبہ نے کی جو پابند صوم وصلوٰۃ، عبادت گذار اور بہت نیک خاتون تھی۔ محترم راجہ خورشید احمد منیؔر صاحب کی تربیت پر ان کا گہرا اثر تھا۔ ابتدائی تعلیم تعلیم الاسلام اسکول چار کوٹ میں حاصل کی۔ 1941ء میں مدرسہ احمدیہ قادیان میں داخل ہوئے۔ حضرت میر محمد اسحاق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس عمر میں ہی آپ کی تہجد کی عادت کو دیکھتے ہوئے آپ کی ڈیوٹی مدرسہ کے دوسرے طلباء کو بھی اٹھانے پر لگا دی۔ آپ نے 1944ء میں اپنی زندگی خدمت اسلام کے لئے وقف کر دی۔ تقسیم پاک و ہند کے بعد احمد نگر چلے آئے جہاں سے جامعہ احمدیہ کا قیام عمل میں آیا۔ وقتی طور پر جب آپ کا وظیفہ جماعتی مشکلات کی وجہ سے بند ہو گیا تو جس کمرے میں آپ رہتے تھے اسی میں بچوں کے کھانے پینے کی چیزیں رکھ کر دکان کھول لی مگر تعلیم بند نہ ہونے دی۔ خود بتاتے تھے کہ دکانداری کوئی خاص نہ تھی اس لئے خالدِ احمدیت مولانا ابو العطا صاحب جالندھریؒ اکثر آپ سے خریداری کرتے تا کہ آپ تعلیم جاری رکھ سکیں۔ 1948ء میں تحریک کشمیر کی لڑائی میں آپ کو احمدیہ فرقان بٹالین میں باغ سر بھمبر کے مقام پر کام کرنے کا موقع ملا۔

محاذ جنگ میں بھی کچھ عرصہ رہے 1949ء میں مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا۔ 1952ء میں جامعہ احمدیہ کی شاہد کی پہلی کلاس سے امتحان پاس کرنے کے بعد مربی سلسلہ کی حیثیت سے پاکستان کے مختلف مقامات اور کشمیر میں دینی خدمات انجام دیتے رہے۔ ڈیرہ اسماعیل خان میں اپنے نگرانی میں احمدیہ مسجد تعمیر کروائی۔ چکوال کی مسجد کی توسیع کروائی۔ گرمولہ ضلع گوجرانوالہ کی مسجد کا 1959ء میں سنگ بنیاد رکھا۔ (حال ہی میں اس مسجد کے مینار مخالفین کی طرف سے گرائے گئے اور کلمہ طیبہ مٹایا گیا۔) آپ نے راولپنڈی چھاؤنی میں اپنا پرانا گھر مسمار کر کے نیا تعمیر کرنے کے بعد جماعت کو عطیہ کر دیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے از راہ شفقت قبول فرمایا۔ اور یہ بیتِ خورشید کے نام سے دینی مقاصد کے لئے جماعت کے زیر استعمال ہے۔ یہاں برس ہا برس سے نمازیں اور جمعہ بھی ادا کیا جاتا رہا جو اب گزشتہ چند ماہ سے بوجہ سرکاری حکم نامہ، ادا نہیں ہو رہے ہیں۔ 1974ء میں فسادات کے دوران آپ مربی سلسلہ مظفر آباد، باغ تراڑ کھل تعنیات تھے۔ جون 1974ء میں ایک مشتعل ہجوم نے اس گھر پر حملہ کر دیا جہاں آپ رہائش پذیر تھے۔ آپ نے لائسنس یافتہ بندوق سے ہوائی فائر کرتے ہوئے پونے گھنٹے ہجوم کو روکے رکھا اور گھر میں نہ گھسنے دیا اسی دوران آپ ہجوم کے پتھراؤ سے زخمی بھی ہوئے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ کو اور گھر میں موجود بھانجے کی فیملی کو ہجوم سے محفوظ رکھا۔ اس حملہ کے بعد بھی آپ نے احباب جماعت سے رابطوں اور انہیں ثابت قدمی کی تلقین کا سلسلہ جاری رکھا۔ آپ دور دراز پہاڑوں پر رہائش پذیر احباب جماعت سے ملاقات کے لئے گھنٹوں پیدل سفر کر کے پہنچتے۔ اس حملے کے بعد جولائی 1974ء میں آپ چناری بازار (جو مظفر آباد سے 50 کلو میٹر کے فاصلے پر ہے۔) سے دریائے جہلم کے پاس کچھ مسافت پر رہائش پذیر دو احمدی احباب سے ملاقات کے لئے چناری بازار پہنچے تو وہاں کے لوگوں کو معلوم ہو گیا کہ یہ ایک احمدی مبلغ ہے اس پر انہوں نے آپ کو پکڑ کر مار پیٹ کی اور احمدی احباب سے ملنے نہ دیا۔ آپ واپس مظفر آباد آ گئے اور اگلے روز پھر چناری چلے گئے۔ دریا پار کر کے احمدی احباب کے پاس پہنچے۔ خیریت دریافت کی اور تسلی دی کہ خدائی جماعتوں پر مشکلات اور ابتلاء آتے رہتے ہیں گھبرانا نہیں چاہئے اور ثابت قدمی کا مظاہرہ کرنا چاہئے۔ آپ کے پہنچنے کے کچھ دیر بعد خبر پھیلنے پر ان کی برادری اور قصبے کے لوگ وہاں آ گئے آپ کو باہر نکال کر احمدی احباب کو باہر سے کنڈی لگا کر کمرے میں بند کر دیا۔ ان میں سے ایک شخص نے کہا تم بہت ڈھیٹ آدمی ہو کل مار کھا کر آج پھر آ گئے ہو اور ان کو مارتے ہوئے کہنے لگے اسے چناری بازار کی مسجد میں لے چلو۔ کچھ فاصلے پر بنے کھیت میں نرم زمین پر آپ نے لیٹ کر ایڑیاں پھنسا لیں۔ لوگ مارتے اور زور لگاتے رہے مگر خاص تگ و دو کے بعد بھی چند گز سے آگے نہ لے جا سکے۔ پھر وہ کہنے لگے کہ اس کو دریا میں پھینک دو اسی دوران وہ آپ کو مارتے اور زور لگاتے تھک جاتے تو بیٹھ جاتے اور کچھ دیر بعد پھر مارنا اور زور لگانا شروع کر دیتے۔ لیکن وہ آپ کو دریا کے قریب نہ لے جا سکے۔ اور عصر کا وقت ہونے پر آپ کو دھمکیاں دیتے ہوئے وہاں سے چلے گئے۔ مظفر آباد ہنگامے میں آنکھ پر لگنے والی چوٹ ابھی مندمل نہ ہوئی تھی کہ اب ٹانگوں اور جسم کے دوسرے حصوں پر چوٹیں لگیں۔ کچھ دیر بعد آپ وہاں سے 25 کلومیٹر کے فاصلے پر ایک اور احمدی دوست کے گھر چلے گئے۔ اسی طرح آپ دیگر دور دراز کی جماعتوں پریم کوٹ، تراڑ کھل وغیرہ میں احمدی احباب سے مل کر انہیں ثابت قدمی کی تلقین کرتے۔

آپ بتایا کرتے تھے کہ بعد ازاں جب مربیان سلسلہ کی حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات ہوئی تو صدر صاحب انجمن احمدیہ حضورؒ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ میری باری آنے پر حضورؒ نے ان کی طرف اشارہ کرکے فرمایا میں نے ان سے کہا تھا کہ ہمیں اس مربی کی فکر نہیں یہ مربی تگڑا ہے۔

آپ ایک نڈر، خود دار اور ہر عسر یسر میں خدا تعالیٰ پر کامل بھروسہ رکھنے والے انسان تھے۔ کوئی مشکل پیش آتی یا کوئی کام کرنا درکار ہوتا تو پہلے فوراً نوافل ادا کرتے پھر وہ کام کرتے۔ صوم و صلوۃ کے پابند، تہجد و نوافل باقاعدگی سے بلاناغہ ادا کرنے والے تھے۔ 2005ء میں آنے والے خوفناک زلزلہ کے وقت آپ مظفرآباد میں، جہاں زلزلہ سے ہزاروں ہلاکتیں ہوئیں، اپنے کمرے میں اشراق کے نوافل ادا کر رہے تھے۔ زلزلہ دو اڑھائی منٹ جاری رہا لیکن آپ نے نماز نہیں توڑی۔ نماز مکمل کرنے کے بعد جب زلزلہ ختم ہوگیا آپ باہر آئے۔ تہجد میں باقاعدگی کا یہ عالم تھا کہ ایک مرتبہ جب کہ آپ کی عمر 85/86 برس کی ہوگی فیملی کے ساتھ کاغان ناران کی سیر کے لئے گئے وہاں ہوٹل میں بھی نماز تہجد ادا کی اور اونچی آواز میں تلاوت کی۔ 87 سال کی عمر تک باقاعدگی سے پورے روزے اور رمضان کے بعد شوال کے روزے رکھتے رہے۔ اس کے بعد جب ڈاکٹر نے بڑھاپے کی وجہ سے روزہ رکھنے سے منع کر دیا تو اس پر سخت افسوس کا اظہار کرتے۔ رمضان میں دو یا تین بار قرآن کا دور مکمل کرتے۔ اپنے بچوں کو بھی ان باتوں کے علاوہ خدا تعالیٰ سے پختہ تعلق خلیفۂ وقت سے رابطہ، کامل اطاعت اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی کتب کے مطالعے کی وقتاً فوقتاً تلقین کرتے رہتے۔

آپ گزشتہ چھ برس سے برسبن، آسٹریلیا میں اپنے بیٹے کے پاس مقیم تھے اور برسبن میں آپ کی وفات ہوئی اور سڈنی میں مقبرہ موصیان، ملحق مسجد بیت الہدیٰ میں آپ کی تدفین عمل میں آئی۔

آپ کی شادی حضرت عبدالرحیم شرما رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی محترمہ امۃ الطیف صاحبہ سے ہوئی۔ آپ کا نکاح حضرت مولانا غلام رسول راجیکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے 1961ء میں ربوہ میں پڑھایا اور دعا کروائی۔ آپ کے چار بیٹے اور چار بیٹیاں ہیں جو درج ذیل ہیں۔

1۔ مکرم اسماعیل مبارک احمد صاحب۔ امیر ضلع مظفرآباد

2۔ مکرم ڈاکٹر عمران احمد خورشید صاحب۔ نائب صدر جماعت لوگن ایسٹ، برسبین، آسٹریلیا

3۔ مکرم ذوالقرنین احمد صاحب، سیکرٹری تعلیم جماعت کینبرا آسٹریلیا

4۔ مکرم ذوالمعارج احمد صاحب۔ ربوہ پاکستان

5۔ محترمہ خلعت باری صاحبہ اہلیہ مکرم تسنیم احمد صاحب یوکے

6۔ محترمہ رفعت باری صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر مبشر احمد شرما صاحب کینیڈا

7۔ محترمہ عطیہ باری صاحبہ اہلیہ مکرم حافظ عبدالکریم بھٹی صاحب وائس پرنسپل مدرسۃ الحفظ ربوہ۔

8۔ محترمہ صبیحہ باری صاحبہ اہلیہ مکرم طاہر احمد ملک صاحب، اسلام آباد پاکستان

آپ کہا کرتے تھے جو بیعت شدہ احمدی ہے، وہ دین کے لئے ایک لحاظ سے وقف ہوتا ہے۔ اس لحاظ سے آپ کی اولاد اپنی اپنی جگہ پر حسب توفیق اللہ کے فضل سے جماعتی خدمت کی توفیق پا رہی ہے۔ آپ کے پوتے پوتیوں، نواسے نواسیوں میں نو (9) واقفین نو اور دو (2) حافظ قرآن ہیں۔

اپنے بیٹے مکرم ذوالقرنین احمد صاحب کو بیرون ملک روانگی پر اپنے ہاتھ سے چند نصائح لکھ کر دیں جن میں ایک نصیحت بھی دنیا داری سے متعلق نہیں تھی۔ وہ نصائح درج ذیل ہیں:

1۔ شرائط بیعت ہفتہ میں کم از کم ایک بار اور کشتی نوح میں ہماری تعلیم، مہینہ میں ایک بار ضرور توجہ سے پڑھیں۔ اور ان کی ہدایات کے مطابق اپنے آپ کو ڈھالنے کی کوشش کریں۔

2۔ حسب سابق صبح کی نماز کے بعد بلند اور خوبصورت آواز میں قرآن کریم کی تلاوت باقاعدگی سے ضرور کرتے رہیں اور قرآن کریم کے متعلق تدبر اور غور و فکر ضرور کرتے رہیں۔ ہو سکے تو حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تفسیر کا مطالعہ بھی کرتے رہیں۔ اس سے آپ کو بہت علمی اور روحانی فوائد حاصل ہوں گے۔

3۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی کتب اور سلسلہ احمدیہ کے لٹریچر کا مطالعہ جاری رہے اور دوسرے احمدیوں کو بھی اس کی تلقین کرتے رہیں۔ یہ دجال کے فتنے سے بچنے اور اس کو توڑنے کے لئے نہایت کارآمد نسخہ ہے۔

4۔ جہاں جائیں یا رہیں وہاں امیر جماعت یا مبلغ سلسلہ سے قریبی رابطہ رکھیں اور ان کے دینی کاموں میں جہاں تک ہو سکے ممدون و معاون رہیں۔ ان میں یا کسے احمدی میں ذاتی کمزوری دیکھیں تو حتی الوسع چشم پوشی سے کام لیں اور مناسب رنگ میں انہیں توجہ دلائیں۔ کسی کی ذاتی کمزوری دوسروں میں ہرگز نشر نہ کریں اور نہ خود کسی کی ذاتی کمزوری سے ٹھوکر کھائیں۔ ہاں اگر نظام سلسلہ میں کمزوری دیکھیں تو انہیں توجہ دلائیں اور اگر اصلاح نہ ہو تو خلیفۂ وقت کو مطلع کریں۔

5۔ احمدیوں کی تربیت اور دعوت الی اللہ کا کام ہمیشہ ہر روز جاری رکھیں۔ دعوت الی اللہ کا کام کبھی بند نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق بخشے اور روح القدس تائید سے نوازتا رہے۔

6۔ اپنے صحت کا ہر روز ضرور خیال رکھیں۔ اگر صحت نہ ہوگی تو دینی یا دنیوی کام نہ ہو سکے گا۔ دوا کوئی ورزش سے بہتر نہیں۔ یہ نسخہ ہے کم خرچ بالا نشین

7۔ ہمیشہ خلیفۂ وقت سے رابطہ ضرور رکھیں۔ اس میں کبھی کوتاہی نہ ہو۔ خلیفۂ وقت سے رابطہ رکھنے کے لئے مندرجہ ذیل طریق ہو سکتے ہیں:

(الف) خلیفۂ وقت سے خط و کتابت۔ مہینے میں کم از کم دو دفعہ دعا کے لئے خط ضرور لکھیں۔ مناسب سمجھیں تو اپنے امور کے متعلق مشورہ اور خلیفۂ وقت جو مشورہ دیں اس پر ضرور عمل ہو۔

(ب) حالات اجازت دیں تو اڑ کر خلیفۂ وقت کی خدمت میں حاضر ہوں۔

(ج) خلیفۂ وقت کی صحت و سلامتی، درازی عمر، ان کی دینی و دنیوی مقاصد میں کامیابی اور جو منصوبے وہ غلبۂ اسلام کے لئے بنائیں ان میں ان کی کامیابی۔ اور جو دعائیں وہ غلبۂ اسلام کے لئے کر رہے ہوں۔ ان کی ان دعاؤں کی قبولیت کے لئے عاجزانہ طور پر ہر روز دعائیں کرتے رہیں۔

8۔ اور پہلی اور آخری بات یہ ہے کہ دعاؤں سے کبھی ایک لمحے کے لئے بھی غافل نہ ہوں۔ چلتے پھرتے، اٹھتے بیٹھتے، سوتے جاگتے دعائیں آپ کی زبان سے جاری رہیں۔ ہر ضرورت ہر مشکل کے وقت ماں سے بڑھ کر پیار کرنے والے اللہ تعالیٰ پر نظر رہے۔ ہر عسر اور یسر کی حالت میں اس سے تعلق مضبوط سے مضبوط تر ہو۔ دنیا و آخرت میں یقیناً وہی ایک ہے جو ہمارے کام آنے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہر لمحہ آپ کے اور آپ کی نسلوں کے ساتھ ہو۔ آمین ثم آمین۔

احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ ہمیں اور ہماری نسلوں کو اس کی توفیق عطا فرماوے اور ان کی دعاؤں کا وارث بنائے۔ آمین

(بشکریہ روزنامہ الفضل لندن آن لائن۔ 6 اگست 2021ء)

رپورٹ یوم تبلیغ وان امارت

جماعت ہائے احمدیہ کینیڈا گزشتہ کئی سالوں سے ملک گیر یوم تبلیغ کا انتظام کرتی ہے۔سالانہ ایونٹس کلینڈر میں اس کے لئے سال میں دو بار بہار اور خزاں میں یہ پروگرام ہوتا ہے۔ ہر دفعہ موجودہ حالات کو مدنظر رکھ کر پروگرام ترتیب دیا جاتا ہے۔اس دفعہ موجودہ وباء کووڈ-19 کی وجہ سے مختلف احتیاطی تدابیر کے پیش نظر حضرت مسیح موعودعلیہ الصلوۃ والسلام کی تصویر کے ساتھ بڑے بڑے بینرز اور پلے کارڈز پورے کینیڈا میں اہم چوراہوں پر آویزاں کرنے کا پروگرام بنایا گیا۔

ہماری وان امارت کے سیکرٹری تبلیغ مکرم طلحہ احمد خاں صاحب نے مرکزی ہدایت کے موصول ہونے پر ایک تفصیلی اور جامع پروگرام ترتیب دیا۔ جس میں حلقہ جات کو مخصوص چوراہوں کی فہرست مہیا کی گئی ۔اسی طرح حلقہ جات کے سیکریٹریان تبلیغ کے ساتھ میٹنگز منعقد کی گئیں اور صدران حلقہ جات کو بھی اس پروگرام کو کامیاب بنانے کے لئے تمام احباب تک اس کی بروقت اطلاع پہنچانے اور زیادہ سے زیادہ احباب کو اس پروگرام میں شامل کرنے کی تاکید کی گئی۔صدران حلقہ اپنے طور پر مختلف ذریعے بروئے کارلا کرافراد جماعت کو آگاہ کرتے رہے نیز ہر حلقے میں مذکورہ دن ایک مخصوص جگہ پر جمع ہونے کی ہدایت کی گئی۔

یوم تبلیغ مورخہ بارہ ستمبر 2021ء

252 احباب جماعت جس میں انصار، خدام اور اطفال اپنے اپنے حلقہ میں مقررہ جگہ پر اکٹھے ہوئے جہاں انہیں ہدایات دی گئیں۔ مختلف گروپس بنائے گئے ہر گروپ کے ذمہ ایک چوراہا لگایا گیا ۔ ہر گروپ کو بینرز اور پلے کارڈز دیئے گئے ۔اور بعد دعا تمام گروپس اپنے اپنے مقررہ چوراہوں پر گئے اور یہ بینرز اور پلے کارڈز آویزاں کئے ۔ جس سمت سے ٹریفک آرہی ہوتی رضا کار پلے کارڈز کا رخ اسی طرف کردیتے تاکہ دونوں طرف کی ٹریفک کو تحریر واضح نظر آئے اور لوگ یہ پیغام پڑھ سکیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر صاف دیکھ سکیں۔کئی احباب دوسرے متفرق کام سرانجام دیتے رہے مثلاً سواری کا بندوبست کرنا اور ریفریشمنٹ مہیا کرنا وغیرہ وغیرہ۔

مکرم محمد زبیر منگلا صاحب لوکل امیر وان نے اس پروگرام کی نگرانی کی اور خود بھی اس میں حصہ لیا اور کئی حلقوں کے مختلف چوراہوں پر جا کر رضا کاروں کی حوصلہ افزائی کی اور دلجوئی فرمائی۔ مربیان سلسلہ نے بھی اس پروگرام کو کامیاب بنانے کے لیے ہماری راہنمائی کی اور اس پروگرام میں بھر پور حصہ لیا۔

وان امارت کے سات حلقوں کے احباب نے حصہ لیا ۔ 100 لوگوں نے خود دلچسپی لیتے ہوئے فلائرز لیے۔اسی طرح 63 چوراہوں میں رضا کاروں نے اپنے ہاتھوں میں پکڑ کر یہ بینرز اور پلے کارڈز آویزاں کیے اور ہزاروں لوگوں تک یہ پیغام پہنچایا کہ جاء المسیح ۔ جاء المسیح یعنی مسیح آ گیا ہے۔ مسیح آ گیا ہے۔اس دوران چند اہم واقعات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

صوبائی وزیر تعلیم مسٹر سٹیفن لیچی Stephen Lecce (جو جماعت کے بہت قریب ہیں اور اکثر جماعتی پروگراموں میں موجود ہوتے ہیں) نے ایک چوراہے سے گاڑی پر گزرتے ہوئے پلے کارڈز اٹھائے ہوئے ایک طفل کو شاباش بھی دی۔

کئی لوگوں نے اس پیغام میں دلچسپی کا اظہار کیا اور مزید معلومات حاصل کرنے کی خواہش کی۔ کچھ لوگوں نے تصاویریں بنائیں اور انگوٹھا اوپر کر کے اپنی پسندیدگی کا اظہار کیا۔ ایک مربی سلسلہ کو دو فیملیز کے ساتھ چالیس منٹ تک گفتگو کرنے کا موقع ملا۔ اور اسی طرح چند لوگوں نے اپنے رویوں کے ذریعے اپنی ناپسندیدگی کا اظہار بھی کیا۔ایک ڈرائیور نے گاڑی چلاتے ہوئے جب شہر کے اندر سفر کیا ہوگا تو اسے ہر چوراہے پر یہ پیغام اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی تصویر بار بار دیکھ کر یہ از بر ہو گیا ہوگا کہ مسیح آ گیا ہے پھر سوچتا تو ہوگا کہ معلوم کرنا چاہئے کہ یہ لوگ کون ہیں اور یہ تصویر کن کی ہے۔صرف وان امارت کی حدود میں اندازاً پچیس سے تیس ہزار لوگوں نے یہ پیغام خود پڑھا۔

اجلاس عام

یوم تبلیغ کا دوسرا حصہ ایک آن لائن اجلاس عام منعقد کرنا تھا۔ یہ اجلاس شام چھ بجے سے ساڑھے سات بجے تک ہوا۔مکرم محمد زبیر منگلا صاحب لوکل امیر وان امارت نے تمام شرکاء کو خوش آمدید کہا اور مکرم مولانا عبدالرشید انور صاحب مشنری انچارج کینیڈا نے اجلاس کی صدارت کی۔

محترم صدر صاحب جلسہ نے مختصراً پروگرام کا تعارف پیش کیا۔ اور تلاوت قرآن کریم کے لیے مکرم حافظ فراس چوہدری صاحب کو دعوت دی۔مکرم حافظ صاحب نے سورہ یونس کی آیات 12 تا 14 کی تلاوت کی اور ان آیات کا انگریزی اور اردو ترجمہ پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد آنحضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مبارکہ اور پھر ملفوظات حضرت مسیح موعودعلیہ السلام پڑھ کر سنانے کے لئے مکرم محمد صالح صاحب مربی سلسلہ وان تشریف لائے۔انہوں نے ایک حدیث شریف کا انگریزی اور اردو ترجمہ پیش کرنے کے بعد ملفوظات سے ایک اقتباس پیش کرکے اس کا انگریزی ترجمہ بھی پڑھ کر سنایا۔مکرم عمران حفیظ صاحب حلقہ کلائن برگ نے حضرت مسیح موعودعلیہ الصلوۃ والسلام کے پاکیزہ کلام مناجات اور تبلیغ حق میں سے چند اشعار نہایت خوش الحانی سے سنائے۔ انگریزی ترجمہ اردو اشعار کے ساتھ ساتھ سلائیڈز کے ذریعے دکھایا گیا۔

اس کے بعد پہلی تقریر محترم آدم عابد الیگزینڈر صاحب لوکل مشنری وان نے خدمت انسانیت بطور حصہ ایمان ، کے موضوع پر کی۔انہوں نے اپنی تقریر میں بتایا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالی بنصرہ العزیز نے صحت وصفائی اور حکومتی ہدایات پر عمل کرنے کے ساتھ ساتھ ضرورت مندوں کی بلا امتیاز مدد کرنے، دوران وباء احمدی اور غیر احمدی احباب کے ساتھ رابطہ رکھنے نیز اپنے ہمسایوں کا بھی خیال رکھنے پر زور دیا اور بتایا کہ ہمسایہ وہ نہیں ہے جس کا گھر ہمارے گھر سے متصل ہے بلکہ کئی گھروں تک رہنے والے بھی ہمارے ہمسائے ہیں۔

خصوصاً ضعیف اور معذور افراد جو لمبی قطاروں میں کھڑے نہیں ہو سکتے مدد کے مستحق ہیں ۔ وباء کے دوران جماعت نے ایک مہم ہمسایوں کے مددگار کے نام سے شروع کی اور رابطہ کے لئے ایک

فون نمبر مہیا کیا جس پر ضرورت مند چوبیس گھنٹے میں کسی وقت بھی مدد کے لئے کال کر سکتے تھے۔اس کے ساتھ ساتھ اس وباء کے دوران صحت اور احتیاطی تدابیر سے متعلق ہدایات بھی دی جاتی رہیں۔ یہ مہم اس قدر مقبول ہوئی اور ضرورت مندوں کی تعداد اس قدر زیادہ تھی کہ پہلے تین ہفتوں میں ہی تین ہزار سے زائد خاندانوں کی مدد کی گئی۔ ان رضا کاروں نے خدا تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی حاصل کرنے کے لیے خود اپنی زندگی اور صحت کی پرواہ نہیں کی کیونکہ ہم سمجھتے ہیں کہ خدمت انسانیت ہمارے ایمان کا حصہ ہے۔محترم لوکل مشنری صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک فارسی شعر:

مرا مقصود و مطلوب و تمنا خدمت خلق است
ہمیں کارم ہمیں بارم ہمیں رسمم ہمیں را ہم

کے انگریزی ترجمے پر اپنی تقریر ختم کی۔

اس پروگرام کی دوسری تقریر مکرم صادق احمد صاحب مربی سلسلہ وان نے قدرتی آفت یا عذاب الٰہی کے موضوع پر کی۔اس موضوع پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے ایک مضمون لکھا تھا جو کہ دسمبر 1993ء کے ریویو آف ریلیجنز میں شائع ہوا تھا جس میں قرآنی تعلیمات کو بیان کیا گیا ہے۔انہوں نے اس مضمون سے استفادہ کرتے ہوئے مختلف پہلوؤں سے اس موضوع پر بات کی مثلاً قرآن کریم میں جو مختلف اقوام پر اللہ تعالیٰ کے عذاب کا ذکر ہے اور کس طرح وہ عذاب ان پر نازل ہوا۔اسی طرح اس پہلو کو بھی بیان کیا کہ ایک قدرتی آفت اور عذاب الٰہی میں کیا فرق ہے۔

آخر میں یہ بھی بتایا کہ کس طرح حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان آفات کو اپنی آمد کے ساتھ جوڑا ہے اور متنبہ کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ دنیا کے مختلف حصوں میں یہ آفات آئیں گی اور دنیا کو خدا کی طرف رجوع کرنے کی تلقین فرمائی ہے۔

آخر میں مکرم مربی صاحب نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ہماری ان حقیر کوششوں میں برکت ڈالے اور اپنے خاص فضل سے کینیڈا جماعت کو احسن طور پر اسلام احمدیت کا پیغام کینیڈا میں بسنے والے تمام لوگوں تک پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

اس کے بعد مکرم نور احمد چوہدری صاحب نے ایک ویڈیو پیش کی جس میں دنیا کے بڑے ممالک کے رہنماؤں کی تقاریر کے مختصر حصے دکھائے گئے جن میں وہ اس وباء کی شدت کے بارہ میں اپنی تشویش کا اظہار کر رہے تھے۔

ان کے بعد آخری تقریر مکرم مرزا محمد افضل صاحب سابق مربی سلسلہ نے کی۔انہوں نے وباء اور مشکلات کے وقت اسلام کی راہنمائی کے موضوع پر تقریر کی۔انہوں نے کہا کہ جیسا کہ دستور ہے کہ جب ہم کسی مشکل میں ہوتے ہیں تو اس کی وجوہات اور اس کا علاج تلاش کرتے ہیں وہ مشکلات چاہے عمومی ہوں یا وبائی۔ آنحضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے آج سے چودہ سو سال قبل وباء کی صورت میں ہماری راہنمائی فرمائی۔فاضل مقرر نے کہا کہ میں آج ایسے معاملات پر روشنی ڈالوں گا جن سے ہم گزشتہ ایک سال سے زائد عرصہ سے نمٹ رہے ہیں۔مثلاً سفری پابندیاں، کورنٹین Quarantine، سماجی فاصلہ، الگ تھلگ رہنا، صفائی پر زور دینا، علاج معالجہ کا حصول وغیرہ۔ایک وبائی بیماری جب پھیلتی ہے تو یہ ایک سے دوسرے کو لگتی ہے۔صحیح بخاری کی ایک حدیث کے مطابق آنحضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر طاعون پھیل جائے تو اس علاقے سے باہر نہ جائیں۔گزشتہ سال سے ہم سن رہے ہیں کہ فاصلہ رکھیں اور الگ تھلگ رہیں۔آپ دیکھیں، ہمیں اور تمام انسانیت کو تو یہ تعلیم چودہ سو سال قبل دے دی گئی تھی۔چونکہ یہ وباء ابھی تک ختم نہیں ہوئی لہٰذا ان ہدایات پر عمل کرنا چاہئے۔آپ نے اسی مضمون سے متعلق کئی احادیث پیش کیں جن میں اس بیماری کے متعلق مختلف احتیاطی تدابیر پر زور دیا گیا ہے۔ انہیں تدابیر میں ایک صفائی کا خیال رکھنا بھی ہے۔اسلام میں ہر نماز سے قبل وضو کرنے کا حکم ہے۔یہ دن میں پانچ بار جسم کے مختلف حصوں کو صاف رکھنے کا ایک ذریعہ ہے۔محترم مرزا صاحب نے سورۃ البقرہ کی 223 آیت کا ترجمہ پیش کرنے کے بعد کہا کہ ہمارا ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔اگر ہم صحت کے متعلق احتیاطی تدابیر پر عمل پیرا ہوں اور اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی توبہ کرتے ہوئے اس کی طرف جھکیں تو اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ ضرور اپنی رحمت سے نوازے گا۔انہوں نے سنن ابن ماجہ اور صحیح مسلم سے دو احادیث کا ذکر کیا اور بتایا کہ آنحضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بیماری کی صورت میں علاج کروانے کی تاکید کی ہے۔یہی وجہ ہے کہ جب ہم بیمار ہوتے ہیں تو علاج کرواتے ہیں اور مخصوص دعائیں کرتے ہیں۔اسی طرح ہمیں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایت کی ہے کہ جب حکومت وقت کسی بیماری کے علاج کے لئے کوئی دوا تجویز کرے تو اس کو قبول کریں۔آخر میں انہوں نے احباب کو توجہ دلائی اور کہا کہ ہمیں اپنے پیارے امام کی ہدایات پر عمل کرنا چاہئے اور خدا تعالیٰ کی طرف جھکنا چاہئے تا کہ وہ ہمارے لئے 'السلام' بن کر امن کا سبب بنے۔

آخر میں سوال و جواب کا پروگرام ہوا اور مکرم مرزا محمد افضل صاحب سابق مربی سلسلہ نے سوالوں کے جوابات دیئے۔اس کے بعد مکرم مولانا عبدالرشید انور صاحب مشنری انچارج کینیڈا نے دعا کروائی۔

اس طرح یہ جلسہ اپنے اختتام کو پہنچا۔مختلف ذرائع استعمال کر کے 254 احمدی اور 8 غیر از جماعت مہمانوں نے اس پروگرام کو دیکھا اور سنا۔

نوٹ: تمام پروگرام انگریزی میں ہوا۔افادہ عام کے لئے مختصر اردو ترجمہ پیش کیا گیا ہے۔

(رپورٹ: مکرم غلام احمد عابد صاحب سیکرٹری شعبہ اشاعت وان امارت)

یوم تبلیغ کی چند جھلکیاں

اعلانات

احباب جماعت سے گزارش ہے کہ گزٹ میں شائع کروانے کے لیے اعلانات جلداز جلد لکھ کر بھجوایا کریں۔ نیز اعلانات مختصر مگر جامع اور مکمل ہوں۔ براہ کرم اپنا مکمل پتہ اور ٹیلی فون نمبر یا سیل نمبر ضرور لکھیں۔

تقریباتِ نکاح

مورخہ 22 اکتوبر 2021ء بروز جمعۃ المبارک کی شام گوندل بنکوٹ ہال ربوہ میں نکاح کی تقریب منعقد ہوئی اور مکرم مولانا میر عبدالباسط صاحب مربی سلسلہ ربوہ نے بعوض بیس ہزار کینیڈین ڈالرز حق مہر محترمہ راضیہ محمود صاحبہ آف برمنگھم، یوکے اور مکرم ماہر احمد چوہدری صاحب آف ٹرانٹو کے نکاح کا اعلان فرمایا۔ فریقین کے تعارف اور ایجاب وقبول کرنے کے بعد مکرم مولانا صاحب موصوف نے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کرائی۔

اس کے بعد مہمانوں کی خدمت میں عشائیہ پیش کیا گیا۔

دلہن محترمہ راضیہ محمود صاحبہ، مکرم ڈاکٹر احتشام الحق صاحب مرحوم واقفِ زندگی سابق امیر جماعت احمدیہ محمد آباد اسٹیٹ سندھ کی نواسی اور دولہا مکرم ماہر احمد چوہدری صاحب کی والدہ محترمہ بشریٰ صدف صاحبہ، مکرم ڈاکٹر صاحب مرحوم کی پوتی ہیں۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ ان کا تعلق حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ کے خاندان سے ہے اور یہ دونوں انتہائی مخلص گھرانوں کے چشم و چراغ ہیں۔

شادی خانہ آبادی کی تقریب

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مورخہ 11 نومبر 2021ء کو مکرم امتیاز الحق صاحب اور محترمہ سہیلہ سید صاحبہ بریمپٹن نے اپنی صاحبزادی ثنا ہاشم صاحبہ کی تقریب رخصتانہ کا اہتمام چاندنی بنکوٹ ہال بریمپٹن میں کیا۔ تلاوت قرآن کریم اور دعائیہ نظم کے بعد مکرم باسل محمود بٹ صاحب مربی سلسلہ نے دونوں خاندانوں کا تعارف کروایا اور بتایا کہ دلہن، مکرم ڈاکٹر احتشام الحق صاحب مرحوم واقفِ زندگی وسابق امیر جماعت احمدیہ محمد آباد اسٹیٹ سندھ کی پوتی ہیں اور ان کا تعلق حضرت ڈاکٹر الٰہی بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے اور دولہا، مکرم محمد رفیق خان صاحب یاری پورہ کشمیر کے پوتے ہیں اور ان کا تعلق حضرت ڈاکٹر فضل کریم رضی اللہ تعالیٰ عنہ آف شکرگڑھ سیالکوٹ سے ہے۔

مورخہ 19 نومبر کو مکرم ڈاکٹر محمد شفیق طاہر صاحب اور محترمہ امۃ القیوم صاحبہ آف سیسکاٹون نے اپنے صاحبزادے مکرم عتیق احمد خان صاحب کی دعوتِ ولیمہ کی تقریب Elim ہال میں منعقد کی۔ مکرم نصیر محمد خان صاحب صدر جماعت احمدیہ سیسکاٹون ساؤتھ نے اس موقع پر دونوں خاندانوں کا تعارف کروایا اور بتایا کہ ان کا تعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ کے خاندان سے ہے اور یہ دونوں ہی نیک، صالح، مخلص اور فدائی احمدیوں کے چشم و چراغ ہیں۔ اور اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے اجتماعی دعا کرائی۔

ہر دو تقریبات میں عشائیہ کا اہتمام کیا گیا جس میں اعزاو اقارب کے علاوہ مقامی دوستوں اور دیگر شہروں سے آئے ہوئے مہمانوں نے شرکت کی۔

یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ 5 جون کو مکرم انیق احمد صاحب مربی سلسلہ مسجد مبارک بریمپٹن نے بعوض پندرہ ہزار کینیڈین ڈالرز حق مہر اس جوڑے کے نکاح کا اعلان کیا تھا۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان رشتوں کو ان کے خاندانوں کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور انہیں اپنے فضلوں اور انعاموں سے مالا مال کرے۔ آمین!

احمدیہ گزٹ کینیڈا کے نائب مدیران کا تقرر

قارئین احمدیہ گزٹ کینیڈا کے لئے یہ امر باعثِ مسرت ہوگا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ کینیڈا نے مکرم پروفیسر فرحان احمد حمزہ قریشی صاحب مربی سلسلہ، جامعہ احمدیہ کینیڈا کو انگریزی حصہ کا نائب مدیر مقرر فرمایا ہے۔

اور مکرم منیب احمد صاحب ایم اے، سیکرٹری تربیت سیسکاٹون امارت، نائب صدر حلقہ سیسکاٹون نارتھ و سیکرٹری امور عامہ کو اردو حصہ کا نائب مدیر مقرر فرمایا ہے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کا تقرر ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور انہیں احمدیہ گزٹ کو خوب سے خوب تر بنانے اور محنت اور اخلاص کے ساتھ مقبول خدمتِ دین کی توفیق عطا فرمائے۔

ہادی علی چوہدری
مدیر اعلیٰ احمدیہ گزٹ کینیڈا

احمدیہ گزٹ کے قارئین کرام سے ایک ضروری گزارش

ایسے احباب جو چاہتے ہیں کہ انہیں احمدیہ گزٹ کینیڈا بذریعہ ڈاک نہ بھجوایا جائے۔ بلکہ وہ آن لائن پڑھنا زیادہ مناسب سمجھتے ہیں۔ آپ سے درخواست ہے کہ ادارہ کو اپنے کوڈ نمبر کے ساتھ جلد از جلد مطلع فرمائیں۔ تاکہ انہیں بذریعہ ڈاک گزٹ نہ بھجوایا جائے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

manager@ahmadiyyagzette.ca.
Mobile: 647-988-3494
tajnid@ahmadiyya.ca.
905-303-4000 ext. 2235

دعائے مغفرت

☆ محترمہ فرحت احمد بیگم صاحبہ

یکم نومبر 2021ء کو محترمہ فرحت احمد بیگم صاحبہ آف سینٹ کیتھرائن 76 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

4/ نومبر 2021ء کو بریمپٹن میموریل گارڈن قبرستان میں سوا دو بجے مکرم آصف احمد خاں مجاہد صاحب مربی سلسلہ مسس ساگا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔اور اس کے بعد اڑھائی بجے تدفین ہوئی اور مکرم مربی صاحب موصوف نے ہی دعا کرائی۔مرحومہ نیک، صالحہ، صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، بہت ملنسار اور دعا گو بزرگ خاتون تھیں۔مرحومہ کا نظام جماعت اور خلافت کے ساتھ گہرا تعلق تھا۔

پسماندگان میں مرحومہ نے تین بھائی مکرم منور احمد صاحب، مکرم نعیم احمد صاحب بریمپٹن ویسٹ، مکرم مظفر احمد صاحب پاکستان، چار بہنیں محترمہ نصرت ملک صاحبہ مسس ساگا، محترمہ راشدہ بیگم صاحبہ پاکستان، محترمہ افشاں عبدالسلام صاحبہ متحدہ عرب امارات اور محترمہ نگہت خاں صاحبہ آف سینٹ کیتھرائن یادگار چھوڑے ہیں۔

☆ محترمہ ناصرہ محمودہ چوہدری صاحبہ

8/ نومبر 2021ء کو محترمہ ناصرہ محمودہ چوہدری صاحبہ اہلیہ مکرم ایاز احمد چوہدری صاحب مرحوم بریمپٹن ویسٹ جماعت 78 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

9/ نومبر 2021ء کو مسجد بیت الحمد مسس ساگا میں پونے دو بجے مکرم آصف احمد خاں مجاہد صاحب مربی سلسلہ مسس ساگا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔اور اس کے بعد بریمپٹن میموریل گارڈن قبرستان میں تین بجے تدفین ہوئی اور مکرم خالد احمد منہاس صاحب مربی سلسلہ بریڈفورڈ نے دعا کرائی۔مرحومہ نیک، صالحہ، صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، خلیق، ملنسار، مہمان نواز اور دعا گو بزرگ خاتون تھیں۔مرحومہ کا نظام جماعت اور خلافت کے ساتھ گہرا تعلق تھا۔

پسماندگان میں مرحومہ نے تین بیٹے مکرم کرشن احمد چوہدری صاحب وینکوور، مکرم لطف الرحمٰن صاحب، مکرم مظفر اقبال احمد صاحب امریکہ، تین بیٹیاں محترمہ مبشرہ مانگٹ صاحبہ وینکوور، محترمہ نازیہ ایاز صاحبہ بریمپٹن ویسٹ اور محترمہ ماریہ ایاز صاحبہ لندن انٹاریو یادگار چھوڑے ہیں۔مرحومہ اپنی صاحبزادی محترمہ نازیہ ایاز چوہدری صاحبہ بریمپٹن ویسٹ کے ہاں مقیم تھیں۔اس طرح انہیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنی والدہ کی غیر معمولی خدمت بجالانے کی توفیق ملی۔ خدا تعالیٰ انہیں جزائے جزیل عطا کرے۔

☆ محترمہ بشریٰ عبدالرحمٰن صاحبہ

13/ نومبر 2021ء کو محترمہ بشریٰ عبدالرحمٰن صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالرحمٰن صاحب مرحوم ساؤتھ فیلڈ جماعت یوکے 83 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

15/ نومبر 2021ء کو مسجد بیت الحمد مسس ساگا میں ساڑھے بارہ بجے مکرم قاسم لطیف صاحب مینیجر احمدیہ فیونرل ہوم سروسز مسس ساگا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔اور اس کے بعد بریمپٹن میموریل گارڈن قبرستان میں ڈیڑھ بجے تدفین ہوئی اور مکرم قاسم لطیف صاحب نے دعا کرائی۔مرحومہ نیک، صالحہ، صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، خلیق، ملنسار، ہمدرد اور صلہ رحمی کرنے والی دعا گو بزرگ خاتون تھیں۔مرحومہ کا نظام جماعت اور خلافت کے ساتھ گہرا تعلق تھا۔

پسماندگان میں مرحومہ نے چار بیٹے مکرم خالد محمود صاحب لاہور، مکرم ظفر محمود صاحب ٹرانٹو ایسٹ، مکرم بشیر احمد رحمٰن صاحب ساؤتھ فیلڈ یوکے، مکرم شکیل احمد صاحب کینیا، ایک بیٹی محترمہ غزالہ اقبال صاحبہ بریمپٹن ویسٹ، ایک ہمشیرہ ثریا ملک صاحبہ ساؤتھ فیلڈ یوکے اور مرحومہ کے نواسے مکرم حماد رانا صاحب بریمپٹن ویسٹ یادگار چھوڑے ہیں۔

☆ محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ

23/ نومبر 2021ء کو محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمود احمد صاحب مرحوم مسس ساگا جماعت 88 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

24/ نومبر 2021ء کو مسجد بیت الحمد مسس ساگا میں ساڑھے بارہ بجے مکرم ثناء اللہ خاں صاحب مسس ساگا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔اور اس کے بعد بریمپٹن میموریل گارڈن قبرستان میں ڈیڑھ بجے تدفین ہوئی اور مکرم خاں صاحب موصوف نے ہی دعا کرائی۔

آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت غلام قادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی تھیں۔نیک، صالحہ، صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، خلیق، ملنسار، ہمدرد اور دعا گو بزرگ خاتون تھیں۔مرحومہ کا نظام جماعت اور خلافت کے ساتھ گہرا تعلق تھا۔

پسماندگان میں مرحومہ نے ایک بیٹا مکرم عارف محمود صاحب کویت، چار بیٹیاں محترمہ لبنیٰ شاہین صاحبہ مسس ساگا، محترمہ امۃ الباسط صاحبہ، محترمہ کوثر شاہین صاحبہ، محترمہ نبیلہ شاہین صاحبہ لاہور یادگار چھوڑی ہیں۔مرحومہ اپنی بیٹی محترمہ لبنیٰ شاہین صاحبہ کے ہاں قیام پذیر تھیں۔اس طرح انہیں ان کی خدمت کرنے کی توفیق ملی۔ خدا تعالیٰ انہیں جزائے جزیل عطا فرمائے۔

☆ مکرم اعجاز الحق صاحب

18/ نومبر 2021ء کو مکرم اعجاز الحق صاحب کراچی 59 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

20/ نومبر 2021ء کو مسجد بیت الہادی گلستان جوہر کراچی میں نماز ظہر کے بعد مکرم مولانا سہیل احمد شہزاد صاحب مربی سلسلہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔اور تین بجے قبرستان باغ احمد میں تدفین ہوئی، بعدہ مکرم مولانا نوید مصطفیٰ صاحب مربی سلسلہ نے دعا کرائی۔آپ، مکرم ڈاکٹر احتشام الحق صاحب مرحوم واقفِ زندگی سابق امیر جماعت احمدیہ محمد آباد اسٹیٹ سندھ کے بیٹے تھے۔نیک، صالح، صوم وصلوٰۃ کے پابند، ہمدرد و خیر خواہ، منکسر المزاج اور سادہ انسان تھے۔مرحوم کا نظام جماعت اور خلافت کے ساتھ گہرا تعلق تھا۔

پسماندگان میں بیوہ محترمہ صبیحہ اعجاز صاحبہ اور ایک بیٹا مکرم علی عزیر صاحب کراچی کے علاوہ سات بھائی اور آٹھ بہنیں یادگار چھوڑے ہیں۔ان میں سے دو بھائی مکرم انعام الحق اختر صاحب سینٹرل ٹرانٹو، مکرم امتیاز الحق صاحب بریمپٹن، تین بہنیں محترمہ طاہرہ ہادی صاحبہ، محترمہ زاہدہ قدسیہ صاحبہ وان اور محترمہ ماجدہ خاتون صاحبہ کلائن برگ کینیڈا میں ہیں۔

☆ مکرم مولانا دین محمد شاہد صاحب

18/ نومبر 2021ء کو مکرم مولانا دین محمد شاہد صاحب ایم اے سابق مشنری انچارج فیجی حال کیلگری 92 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

اگلے روز 20/ نومبر مسجد بیت النور کیلگری میں مکرم مولانا حافظ

عطاء الوہاب صاحب مربی سلسلہ نے نماز جمعہ کے بعد ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور کیلگری قبرستان میں تدفین ہوئی بعدہ مکرم زاہد احمد عابد صاحب مربی سلسلہ کیلگری نے دعا کرائی۔17 دسمبر کو نماز جمعہ کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔مکرم مولانا صاحب مرحوم کو لمبا عرصہ سلسلہ کی خدمت کرنے کا موقع ملا۔آپ کو راولپنڈی، واہ کینٹ، مری، کوٹلی آزاد کشمیر، کھاریاں، لاہور، کراچی وغیرہ میں بطور مربی سلسلہ خدمات انجام دینے کی توفیق ملی۔آپ جلسہ سالانہ ربوہ کے موقع پر پریس سیکرٹری بھی رہے۔آپ کو تبلیغ کا جنون کی حد تک شوق تھا۔علم دوست تھے، جماعت احمدیہ کے رسائل وجرائد میں ان کے مضامین شائع ہوتے رہے۔

مرحوم نیک، صالح، صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار، خلیق، مہمان نواز، ہمدرد وخیر خواہ اور دعا گو بزرگ تھے۔ہمہ وقت متبسم چہرہ، خوب رو، چاک و چوبند، تیز رفتار اور دراز قامت تھے۔مرحوم گیارہ سال کی عمر سے ہی قادیان میں پلے بڑے، مدرستہ الاحمدیہ اور جامعہ احمدیہ ربوہ سے شاہد کیا۔آپ کی جوانی کا ایک بڑا حصہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زیر سایہ گزرا۔مرحوم کا نظام جماعت اور خلافت کے ساتھ گہرا تعلق تھا۔

پسماندگان میں بیوہ محترمہ بشریٰ ثریا شاہدہ صاحبہ، دو بیٹے مکرم متین احمد صاحب، مکرم مبارک احمد صاحب کیلگری، تین بیٹیاں محترمہ ڈاکٹر عائشہ صدیقہ شرما صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر محمود احمد شرما صاحب سویڈن، محترمہ طیبہ الطاف صاحبہ اہلیہ مکرم الطاف الرحمٰن صاحب کیلگری، محترمہ ریحانہ اظہر صاحبہ اہلیہ اظہر مصطفیٰ صاحب لندن یوکے، یادگار چھوڑے ہیں۔ماشاء اللہ سب بچے جماعت کی خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔مرحوم کے یہاں دو بھائی ہیں مکرم بشیر احمد بلوچ صاحب بریمپٹن اور مکرم غلام احمد عابد صاحب سیکرٹری اشاعت وان امارت۔

☆ مکرم ذکراللہ خاں صاحب

2/ دسمبر 2021ء کو مکرم ذکر اللہ خاں صاحب بریمپٹن جماعت ایسٹ 79 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

6/دسمبر 2021ء کو مسجد بیت الحمد مسس ساگا میں ساڑھے بارہ بجے مکرم آصف احمد خاں مجاہد صاحب مربی سلسلہ مسس ساگا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔اور دو بجے بریمپٹن میموریل گارڈن قبرستان میں تدفین ہوئی، بعدہ مرحوم کے عزیز مکرم نصیر احمد خاں صاحب کنگ سٹی نے دعا کرائی۔

آپ نیک، صالح، صوم وصلوٰۃ کے پابند، ہمدرد وخیر خواہ، منکسر المزاج اور دعا گو بزرگ تھے۔مرحوم کا نظام جماعت اور خلافت کے ساتھ گہرا تعلق تھا۔

پسماندگان میں بیوہ محترمہ شہناز پروین صاحبہ اور ایک بیٹا مکرم سلمان خاں صاحب، تین بیٹیاں محترمہ حنا کنول صاحبہ بریمپٹن، محترمہ سائرہ شاہین صاحبہ اسلام آباد، محترمہ عظمیٰ کنول صاحبہ پیس ولیج، چار بھائی مکرم محمد ظفر اللہ خاں صاحب پیس ولیج، مکرم اسد اللہ خاں صاحب، مکرم سعید اللہ خاں صاحب جرمنی، مکرم ذکاء اللہ خاں صاحب ملٹن یادگار چھوڑے ہیں۔مرحوم مکرم فہد ظفر صاحب آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ کینیڈا کے چچا تھے۔

☆ محترمہ رانا ناصرہ نسرین صاحبہ

4/دسمبر 2021ء کو محترمہ رانا ناصرہ نسرین صاحبہ اہلیہ مکرم رانا محمد یوسف صاحب مرحوم وان جماعت 91 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

5/دسمبر 2021ء کو مسجد بیت الحمد مسس ساگا میں پانچ بجے مکرم آصف احمد خاں مجاہد صاحب مربی سلسلہ مسس ساگا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔

7 دسمبر میپل قبرستان میں تدفین ہوئی اور مکرم صادق احمد صاحب مربی سلسلہ وان نے دعا کرائی۔

آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔مرحومہ نیک، صالحہ، صوم وصلوٰۃ کی پابند، ہمدرد وخیر خواہ، منکسر المزاج اور دعا گو خاتون تھیں۔مرحومہ کا نظام جماعت اور خلافت کے ساتھ گہرا تعلق تھا۔

پسماندگان میں مرحومہ نے پانچ بیٹے مکرم محمد زکریا صاحب وان، مکرم رانا سلیمان صاحب، مکرم رانا احمد ہارون صاحب پیس ولیج، مکرم رانا محمد ادریس صاحب، مکرم رانا محمد الیاس صاحب جرمنی، دو بیٹیاں محترمہ زکیہ سلطانہ صاحبہ یوکے، محترمہ طاہرہ نگہت صاحبہ جرمنی، دو بہنیں محترمہ ہاجرہ بیگم صاحبہ بریڈفورڈ اور محترمہ سارہ بیگم صاحبہ وان یادگار چھوڑے ہیں۔

☆ مکرم کاشف جمیل صاحب

14 دسمبر 2021ء کو مکرم کاشف جمیل صاحب ہملٹن ماؤنٹین جماعت 56 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

15 دسمبر کو مسجد بیت الحمد مسس ساگا میں ساڑھے بارہ بجے ان کی نماز جنازہ مکرم آصف احمد خاں مجاہد صاحب مربی سلسلہ مسس ساگا نے پڑھائی۔بریمپٹن میموریل گارڈن قبرستان میں دو بجے تدفین ہوئی اور مکرم کرنل (ر) راجہ محمد اسلم صاحب نے دعا کرائی۔

مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے نیک، صالح، صوم وصلوٰۃ کے پابند اور مخلص احمدی تھے۔خلافت کے ساتھ اخلاص کا تعلق تھا۔

آپ نے پسماندگان میں اہلیہ محترمہ فریدہ منہاس کاشف صاحبہ، ایک بیٹا مکرم ارسلان کاشف صاحب، دو بیٹیاں محترمہ حنا چوہدری صاحبہ ملٹن ایسٹ، ثنا کاشف صاحبہ مارکھم، ایک بھائی مکرم عاطف جمیل صاحب اور ایک ہمشیرہ محترمہ صفیہ صدف ناصر صاحبہ ہملٹن یادگار چھوڑے ہیں۔

ادارہ مذکورہ بالا مرحومین کے تمام پسماندگان سے دلی تعزیت کرتا ہے۔اور دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ اِن مرحومین کے لواحقین اور عزیزوں کو صبر جمیل بخشے۔اور اُن کی نیکیوں اور خوبیوں کو جاری وساری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے اور اُن کے ساتھ مغفرت اور بخشش کا سلوک فرمائے۔آمین!

یاد رہے کہ موجودہ عالمی وبا کووڈ۔19 کے پیش نظر حکومت کینیڈا کے جملہ قواعد وضوابط اور سماجی فاصلے کی شرائط کو برقرار رکھتے ہوئے نماز ہائے جنازہ اور قبرستان میں تدفین کے مواقع پر صرف چند اعزہ واقارب نے ہی شرکت کی۔

تعلیمی اعزاز

احمدیہ گزٹ کینیڈا کے نومبر 2021ء کے شمارہ میں صفحہ 18 پر یہ اعلان شائع ہوا تھا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مکرم فہیم انجم صاحب سپرنگ ویلی بریمپٹن کی بیٹی عزیزہ منہا فہیم سلمہا کو گورنر جنرل آف کینیڈا کے تعلیمی میڈل سے نوازا گیا ہے۔یہ قابل قدر ایوارڈ تمام ہائی سکولوں میں سب سے اعلیٰ درجہ کے اوسط نمبر حاصل کرنے والے طلباء کو دیا جاتا ہے۔

یہ امر باعثِ مسرت ہے کہ عزیزہ منہا فہیم سلمہا کے علاوہ قبل ازیں جماعت احمدیہ کینیڈا کے بعض بچوں اور بچیوں کو بھی اس قابلِ قدر ایوارڈ سے نوازا جا چکا ہے۔الحمدللہ علیٰ ذالک

اللہ تعالیٰ ان تمام ہونہار بچوں کو تعلیم کے میدان میں مزید اعلیٰ اور نمایاں کامیابیاں عطا فرمائے۔آمین!